خوب نکتہ سچ ہے سیاہ ہے یہ پاک نیر بار استیعاب باہول اگرچہ لگا کے سبل ہیں جہاں فانی

للہ الحمد

کہ امکان کذب الٰہی ماننے والوں کے ابطال بہت بین ہیں

کتاب لاجواب زنگ زدای صدق و صواب زنگ زدای کذب ارتیاب مسمیٰ بہ نام تاریخی

سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح ۱۳۰۷

کی

جلد اول

ملقب بلقب تاریخی

دو صد تازیانہ برفرق جہول زمانہ

جسمیں

دو سو بیج باہرہ و اعتراضات قاہرہ سے امکان کذب ماننے والوں کا رد

بالغ اور اس رسالہ معہد ثبت میں ہذیانات کہنہ رسالہ یکروزی مصنفہ امام وہابیہ ناحق دہلوی و جہالات تازہ

براہین قاطعہ وہابی گنگوہ کا طرد بازغ ہے تالیف لطیف صاحب تصانیف کثیرہ و تالیف شہیرہ

حامی سنت ماحی بدعت عالم محقق فاضل مدقق محدث ارشد فقیہ امجد دارث العلم کابراً عن کابرٍ عبد المصطفیٰ

جناب مولنا مولوی محمد احمد رضا خانصاحب

محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی لا زالت شموس افضالہ طالعۃ و بدور کمالہ لامعۃ

کے مقاصد و محامد کا اجمالی تذکرہ اور رسالہ تقدیس القدیر کے مفاسد و مکائد کا مجمل بصر اور آخر میں ... خبیث

نظام الملک کی بد ظنیوں کا مختصر نمونہ ہے

مطبع انوار محمدی لکھنؤ میں مطبوع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست جلد اول سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح

پیش از مطالعہ رسالہ فہرست پر ضرور ایک نگاہ ہو کہ اس بحر لآلی کی جواہر تابندہ پر اجمالی اشتباہ ہو

[illegible]

[illegible]

فہرست بعض فوائد تنبیہات و حواشی

[illegible] ۱۰۴ [illegible] ۱۰۱ [illegible] ۹۹ [illegible]

ومن اصدق من اللہ قیلا ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون

الحمد للہ کہ در ابطال ہفوات وہابیہ در دعوی امکان کذب الٰہی این رسالہ رائقہ عجالہ نافعہ ہمین کذب شنیع و تعیین صدق منیع مسمی بنام تاریخی مشعر سال ہجری

سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح
۱۳۰۷ھ

تالیف منیف تاج الفقہاء والمحدثین سراج العلماء المدققین حامی سنت مفتی ملت جناب مولنا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی حفظہ المولی القوی عن شر کل غبی و غوی

در مطبع فیض ... لکھنؤ باہتمام ... طبع شد

استفتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین دربارہ مسئلہ امکان کذب باریتعالی جسکا اعلان تحریری و تقریری علمای گنگوہ و دیوبند اور انکے اتباع آجکل بڑے زور و شور سے کر رہے ہیں تحریراً کتاب براہین قاطعہ ہیں کہ مولوی خلیل احمد انبہٹی کے نام سے شائع کی گئی (جسکے لوح پر لکھا ہے بامر حضرت جناب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور خاتمہ پر انکی تقریظ بایں الفاظ ہے احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب براہین قاطعہ کو اول سے آخر تک بغور دیکھا الحق کہ یہ جواب کافی اور حجت وافی ہے اور اپنے مصنف کی وسعت نظر علم و خوبی فہم پر دلیل واضح حقتعالی اس تالیف نفیس میں کرامت قبولیت عطا فرماوے اور مقبول مقبولین و معمول عاملین فرماوے جس سے ثابت کہ گویا کتاب بھی تالیف انکی ہے) صفحہ ۳ پر یوں لکھتے ہیں امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں ردالمختار میں ہے ہل یجوز الخلف فی الوعید فظاہر ما فی المواقف والمقاصد ان الاشاعرۃ قائلون بجوازہ پس اسپر طعن کرنا پہلے اپنے مشائخ پر طعن کرنا ہے اور اسپر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے اور امکان کذب خلف وعید کی فرع ہے انتہی ملخصاً نیز مولوی محمد حسن دیوبندی مدرس اول مدرسہ عربی میرٹھ نے مسجد کوٹ پر بلند آواز سے چند مسلمانوں میں کہا کہ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ خدا نے کبھی جھوٹ بولا نہ بولے مگر بول سکتا ہے بہشتیوں کو دوزخ اور دوزخیوں کو بہشت میں بھیج دے کسی کا اجارہ نہیں اور یہی امکان کذب ہے انتہی پس ایسا اعتقاد کیسا ہے اور اسکے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں جسکا عقیدہ ایسا ہے سچی بات بتاؤ اجر پاؤ۔ المستفتی ابو محمد صادق علی عفی عنہ کٹرہ ملکیسری از میرٹھ بالائے کوٹ

فتوی

بسم الله الرحمٰن الرحيم

سبحٰن ربك رب العزة عما يصفون ۝ وسلام على المرسلين ۝ والحمد لله رب العٰلمين ۝
الحمد لله المتعالى شانه عن الكذب والجهل والسفه والهزل والعجز والبخل وكل ما
ليس من صفات الكمال ؛ المنزه عظيم قدرته بكمال قدوسيته وجلال سبوحيته عن صحة خروج
محال او ولوج محال ؛ قوله الحق ووعده الصدق ومن اصدق من الله قيلا ؛ وكلامه الفصل وما
هو بالهزل فسبحٰن الله بكرة واصيلا ؛ لذاته القدم ولنعته القدم فلا حادث يعروه ولا قائم
مجهول ؛ وكلامه ازلى وصدقه ازلى فلا الكذب يحدث ولا الصدق يزول ؛ والصلاة
والسلام على الصادق المصدوق سيد المخلوق النبى الرسول ؛ الاتى بالحق من عند الحق
للدين الحق على وجه الحق والحق نقول ؛ فهو الحق وكتابه الحق بالحق انزل وبالحق نزل
وعلى الحق النزول ؛ واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له حقا حقا
واشهد ان محمدا عبده ورسوله بالحق ارسله صدقا صدقا ؛ صلوات
الله وسلامه عليه ؛ وعلى اله وصحبه وكل من ينتمى اليه ؛ وعلينا معهم ؛ وبهم ولهم يا ارحم الراحمين
امين امين ؛ اله الحق امين ؛ قال المصدق لربه بتوفيقه العظيم ؛ المستعيذ به عن كل
وصف ذميم عبد المصطفى ؛ احمد رضا المحمدى السنى الحنفى القادرى ؛ البركاتى البريلوى
صدق الله تعالى قوله فى الدنيا والاخرة ؛ وصدق فيه ظنه بالعفو والمغفرة ؛ امين

الجواب اللّٰہم ہدایۃ الحق والصواب

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ بحول وقوت رب الارباب اس مختصر جواب موضح صواب وتصحیح ارتیاب مین اپنے مولیٰ جل وعلا کی تسبیح وتقدیس اور اوس جناب رفیع وجلال منیع پر جرأت وجسارت والون کی تقبیح وتفلیس کے لیے کلام کو چار تنزیہون پر منقسم اور ایک خاتمہ پر مختتم اور بنظر ہدایت عوام وازاحت اوہام ایک ضروری مقدمہ اون پر مقدم کرتا ہے تنزیہ اول مین ائمہ دین وعلماے معتمدین کے ارشادات متین جنسے بحمد اللہ شمس وامس کی طرح روشن وہبین کہ کذب الٰہی بالاجماع محال اور اوسے قدیم سے ائمہ سنت مین مختلف فیہ ماننا عنادِ وہ مکابرہ یا جاہلانہ خیال تنزیہ دوم مین بفضل ربانی دعوی الحق پر دلائل نورانی جنسے واضح ہو کہ کذب الٰہی قطعاً مستحیل اور ادعاے الامکان باطل وبے دلیل تنزیہ سوم مین اوہام تازہ وتعلمات بانی طائفہ نجدیہ مصنف رسالہ یکروزی کی خدمتگزاری اور اون حضرت کے اوہام باطلہ وہذیانات عاطلہ کی ناجواری کہ یہی صاحبان حضرات نو کے امام ہین اور انکے مرجع وملجا ومأخذ ومنتہیٰ اونہین کے سخن تنزیہ چہارم مین جہالات جدیدہ کا علاج کافی اور اس امر حق کا ثبوت وافی کہ مسئلۂ قدیمہ خلف وعید اس مزلہ حادثہ سے منزلون بعید خاتمہ مین جواب مسائل وحکم فائل والحمد للہ مجیب السائل ؂

مقدمہ

اقول وباللہ التوفیق وبہ الوصول الیٰ ذری التحقیق مسلمان کا ایمان ہے کہ مولیٰ سبحنہ وتعالیٰ کی سب صفات صفات کمال وبروجہ کمال ہین جسطرح کسی صفت کمال کا سلب اوس سے ممکن نہین یونہین معاذ اللہ کسی صفت نقص کا ثبوت بھی امکان نہین رکھتا اور صفت کا بروجہ کمال ہونا یہہ معنی کہ جسقدر چیزین اوسکے تعلق کی قابلیت رکھتی ہین اونکا کوئی ذرہ اوسکے احاطۂ دائرہ سے خارج نہو نہ یہہ کہ موجود ومعدوم وباطل وموہوم مین کوئی شی ومفہوم بے اسکے تعلق کے نرہے اگرچہ وہ اصلاً اصلاً حیثیت تعلق نرکھتی ہو اور اس صفت کے دائرہ سے محض اجنبی ہو اب احاطہ ودائرہ کا تفرقہ دیکھیے (۱) خلاق کبیر جل وعلا فرماتا ہے خالق کل شیءٍ فاعبدوہ وہ ہر چیز کا بنانے والا ہے تو اوسی کو پوجو

(۱) صفات الٰہیہ کے احاطہ وعموم کا نفیس بیان

یہاں صرف حوادث مراد ہیں کہ قدیم یعنی ذات وصفات باری عزمجدہ مخلوقیت سے پاک (۲) سمیع
بصیر جل مجدہ فرماتا ہے انہ بکل شئ بصیر وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے یہ تمام موجودات
قدیمہ وحادثہ سبکو شامل مگر معدومات خارج یعنی جس چیز نے ازل سے ابتک کسوت وجود نہ پہنی
نہ ابدتک پہنے کہ ابصار کی صلاحیت موجود ہی میں ہے جو اصلاً ہے ہی نہیں وہ نظر کیا آئے اسکا تو نقصان جانب
قابل ہے نہ جانب فاعل شرح فقہ اکبر میں ہے قد اتفق اھل السنۃ فبعدو بخارا انہ (یعنی المعدوم) لیس بمرئی
وقد ذکر الامام الزاہد الصفار فی آخر کتاب التلخیص ان المعدوم مستحیل الرؤیۃ وکذا المفسرون ذکروا ان المعدوم
لا یصلح ان یکون مرئی اللہ تعالی وکذا قول السلف من الاشعریۃ والماتریدیۃ ان الوجود علۃ جواز الرؤیۃ
مع الاتفاق ان المعدوم الذی یستحیل وجودہ لا یتعلق برؤیتہ سبحنہ اھ شرح السنوسی للجزائریۃ میں ہے (ای
سمعہ تعالی وبصرہ) لا یتعلقان الا بالموجود والعلم یتعلق بالموجود والمعدوم والمطلق والمقید اھ
حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں ہے المعدومات التی ما ارادہا اللہ تعالی ولا تعلقت القدرۃ
بایجادہا فی ازمنتہا المقدرۃ لہا ولا کشف عنہا العلم موجودۃ فی تلک الازمنۃ فلا یتعلق بہا السمع والبصر
وکذلک المستحیلات بخلاف العلم فانہ یتعلق بالموجود والمعدوم (۳) قوی قدیر تبارک وتعالی فرماتا ہے

ف۵ فائدۃ اعلم انہ ربما یلمح کلام القاری فی شرح الفقہ الاکبر الی تخصیص الابصار لہ تعالی بالاشکال والالوان وسمعہ بالاصوات والکلام
وقد صرح العلامۃ اللقانی فی شرح جوہرۃ التوحید بعمومہا کل موجود وتبعہ سیدی عبدالغنی فی الحدیقۃ وہذا کلام اللقانی قال لیس سمعہ تعالی
خاصا بالاصوات بل یعم سائر الموجودات ذوات کانت او صفات فیسمع ذاتہ العلیۃ وجمیع صفاتہ الازلیۃ کما یسمع ذواتنا وما قام بنا من صفاتنا
کعلومنا والواننا وکذا البصر سبحنہ وتعالی لا یختص بالالوان ولا بالاشکال والاکوان فحکمہ حکم السمع سواء بسواء فمتعلقہما واحد اھ اما ما قال القاری
قبل ذلک حیث عرف السمع بانہا صفۃ ازلیۃ قائمۃ بذاتہ تعالی تتعلق بالمسموعات او بالموجودات الخ والبصر بانہ صفۃ ازلیۃ تتعلق بالمبصرات او
بالموجودات الخ فاقول لا یجب ان یکون اشارۃ الی الخلاف بل اتی اولا بالمبصرات معتمدا علی بداہتہ تصورہ ثم اردف بالموجودات فرارا عن
صورۃ الدور ولیس فی التعبیرین تناف اصلا فان المبصر ما یتعلق بہ الابصار ولیس فیہ دلالۃ علی خصوصیۃ شیئ دون شیئ فاذا کان الابصار یتعلق
بکل شیئ کان المبصر الموجود متساویین نعم لما کان ابصارنا الدنیوی العادی مختصا باللون ونحوہ ربما یسبق الذہن الی ہذا الخصوص فازال الوہم بتعقیبہ
او بالموجودات اتیا بکلمۃ او للتنبیہ فی التعبیر وہذہ نکتۃ اخری للارداف وانما لم یکتف بہ لان ذکر المبصرات ادخل فی التمییز ثم اقول تحقیق المقام
ان الابصار لا شک انہ لیس کالارادۃ والقدرۃ والتکوین التی لا یجب فعلیۃ جمیع تعلقاتہ الممکنۃ لہا بل ہو من الصفات التی یجب ان تتعلق بالفعل بکل
ما یصلح لتعلقہا کالعلم فعدم الابصار ببعض ما یصلح ان یبصر نقص یجب تنزیہہ تعالی عنہ کعدم العلم ببعض ما یصلح ان یعلم وہذا مما لا یجوزان یتنازع فیہ

قولہ ما ارادہا ولا تعلقت ولا کشف عبارات مشتقۃ عن معبر واحد وہو وعام العدم الشامل للموجود بالفعل فان کل ما اراد اللہ تعالی فقد تعلقت القدرۃ بہا

وهو علی کل شیء قدیر ۝ وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے) یہہ موجود و معدوم سبکو شامل شیء حادث
و امکان کہ واجب و محال اصلا لائق مقدوریت نہین مواقف مین ہے القدیم لا یستند الی القدرۃ
شرح مقاصد مین ہے لا شیء من الواجب و الممتنع بمقدور امام یافعی فرماتے ہین جمیع المستحیلات العقلیۃ
لا تعلق للقدرۃ بہا کنز الفوائد مین ہے خرج الواجب و المستحیل فلا یتعلقان ای القدرۃ و الارادۃ بہما
شرح فقہ اکبر مین ہے یا ممتنع بنفس مفہومہ کجمع الضدین و قلب الحقائق و اعدام القدیم لا یدخل تحت القدرۃ
القدیمۃ (۴) علیم خبیر عز شانہ فرماتا ہے وهو بکل شیء علیم ۝ وہ ہر چیز کو جانتا ہے)
یہہ کلیہ واجب و ممکن و قدیم و حادث و موجود و معدوم و مفروض و موہوم غرض ہر شے و مفہوم کو قطعا
محیط جیسے دائرہ سے اصلا کچھ خارج نہین یہہ اون عمومات سے ہے جو عموم قضیہ ما من عام الا و قد خص منہ
البعض سے مخصوص ہین شرح مواقف مین فرمایا علمہ تعالی یعم المفہومات کلہا الممکنۃ و الواجبۃ و الممتنعۃ فہو اعم من القدرۃ
لانہا تختص بالممکنات دون الواجبات و الممتنعات اب دیکھو نقطہ جا دو جگہ ایک ہی یعنی کل شیء
مگر ہر صفت نے اپنی ہی دائرے کی چیزون کو احاطہ فرمایا جو اوسکے قابل اور اوسکے احاطہ مین داخل نہین تو جسطرح
ذات و صفات خالق کا دائرہ خلق مین نہ آنا معاذ اللہ عموم خالقیت مین نقصان نہ لایا نقصان جب تھا کہ کوئی
مخلوق احاطہ سے باہر رہتا یا معدومات کا دائرہ ابصار سے مہجور رہنا معاذ اللہ احاطہ بصر الٰہی مین باعث قصور ہوا
قصور جب ہوتا کہ کوئی مبصر خارج رہ جاتا اسیطرح صفت قدرت کا کمال یہہ ہے کہ جو شی اپنی حد ذات مین ہونے کی قابل
ہے اوس سب پر قادر ہو کوئی ممکن احاطہ قدرت سے جدا نہ ہے نہ یہہ کہ واجبات یا محالات عقلیہ کو بھی شامل ہو
جو اصلا تعلق قدرت کی صلاحیت نہین رکھتی سبحن اللہ محال کے معنی ہی یہہ ہین کہ کسیطرح موجود نہو سکے اور مقدور یہہ
کہ قادر چاہے تو موجود ہو جائے پھر یہہ دونون کیونکر جمع ہو سکتے ہین اور اوسکے سبب یہہ سمجھنا کہ کوئی شی دائرہ
قدرت سے خارج رہ گئی محض جہالت کہ محالات مصداق و ذات سے بہرہ ہی نہین رکھتی حتی کہ فرض و تجویز عقل مین
بھی تو اصلا یہان کوئی شی تھی ہی نہین جسے قدرت شامل نہوئی یا ان اللہ علی کل شیء قدیر ۝
کے عموم سے نکلی یہان سے ظاہر ہو گیا کہ مغویان زمانہ جو اسی مسئلہ کذب و دیگر نقائص و غیرہا کی بحث میں
مسلمون کو بہکاتے ہین کہ مثلا کذب یا فلان عیب یا فلان بات پر اللہ عز و جل کو قادر نہ مانا تو معاذ اللہ عاجز
ٹھہرا اور ان اللہ علی کل شیء قدیر ۝ کا انکار ہوا یہہ اون ہوشیارون کی محض عیاری
و بیچاری عوام کو بہکانے کی تدبیر ہے ایہا المسلمون قدرت الٰہی صفت کمال ہوا ثابت ہوئی ہے نہ

معاذ اللہ صفت نقص وعیب اور اگر محالات پر قدرت مانیں تو ابھی انقلاب ہوا جاتا ہے عموم قدرت کہ اعلیٰ صفات
کمالیہ سے تھا عیاذًا باللہ سخت عیب ومنقصت قرار پاتا ہے۔ وجہ سنیے جب کسی محال پر قدرت مانی اور محال
محال سب ایک سے معہذا تمہارے جاہلانہ خیال پر بس محال کو مقدور نہ کہو تو نہ ہی عجز وقصور سمجھیے تو واجب کہ سب
محالات زیر قدرت ہوں اور منجملہ محالات سلب قدرت الٰہیہ بھی ہے تو لازم کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کھو دینے اور
اپنے آپ کو عاجز محض بنا لینے پر بھی قادر ہو اچھا عموم قدرت مانا کہ اصل قدرت ہی ہاتھ سے گئی یونہی منجملہ محالات
عدم باری عزوجل ہے تو اسپر بھی قدرت لازم اب باری جل وعلا عیاذًا باللہ واجب الوجود نہ ٹھہرا تعمیم قدرت کی
بدولت الوہیت ہی پر ایمان گیا تعالی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا ۝ پس بحمد اللہ ثابت
ہوا کہ محال پر قدرت ماننا قطع نظر اس سے کہ خود قول بالمحال ہے جناب باری عز اسمہ کو سخت عیب لگانا اور
تعمیم قدرت کے پردہ میں اصل قدرت بلکہ نفس الوہیت سے منکر ہو جانا ہے لتد انصاف حضرات کی یہ تو
حالات اور اہلسنت پر معاذ اللہ عجز باری عزوجل ماننے کے الزامات۔ ہمارے دینی بھائی اس مسئلہ کو
خوب سمجھ لیں کہ حضرات کی مغالطہ وتلبیس سے امان میں رہیں واللہ الموفق۔

تنزیہ اول ارشادات علمائین

اقول وباللہ التوفیق یہاں ان الاوہام حضرات مخالفین کو اکثر عبارات ایسی نقل کرونگا کہ امتناع
کذب الٰہی پر تمام اشعریہ وماتریدیہ کا اجماع ثابت کریں جسکے باعث اوس وہم عاطل کا علاج قاتل ہو کہ
معاذ اللہ یہ مسئلہ قدیم سے مختلف فیہا ہے حاش للہ بلکہ بطلان امکان پر اجماع الحق ہے جسمیں اہلسنت
کے ساتھ معتزلہ وغیرہم فرق باطلہ بھی متفق ناظر ماہر دیکھیگا کہ میرا یہ مدعا ان عبارتوں سے کن کن طرح کے
رنگ ثبوت پائیگا **اول** ظاہر وجلی یعنی وہ نصوص جنمیں امتناع کذب پر صراحۃً اجماع منصوص **دوم** اکثر
عبارتیں علمائے اشعریہ کی ہونگی تاکہ معلوم ہو کہ مسئلہ خلافی نہیں **سوم** وہ عبارات جنمیں بنائے کلام
حسن وقبح عقلی کے انکار پر ہو کہ یہ اصول اشاعرہ سے ہے تو لاجرم مسئلہ اشاعرہ وماتریدیہ کا اجماعی ہوا
اگرچہ عند التحقیق صرف حسن وقبح بمعنی استحقاق مدح وثواب وذم وعقاب کی شرعیت وعقلیت میں تجاذب
آرا ہے نہ بمعنی صفت کمال وصفت نقصان کہ بایں معنی باجماع عقلا عقلی ہیں کما نص علیہ جمیعا ونبہ علیہ
ہہنا المولی سعد الدین التفتازانی فی شرح المقاصد والمولی المحقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام

وغیرہا من الجبابذۃ الاعلام اب بتوفیق اللہ تعالی نصوص ائمہ و کلمات علما نقل کرتا ہون نص ۱ شرح عقائد عضدیہ کے
بحث کلام مین ہے الکذب محال باجماع العلماء لان الکذب نقص باتفاق العقلاء وہو علی
اللہ تعالی محال اھ ملخصا جھوٹ باجماع علما محال ہے کہ وہ باتفاق عقلا عیب ہے اور عیب اللہ تعالی پر محال نص ۲
اسیکی بحث حسن و قبح مین ہے قد بینا فی بحث الکلام امتناع الکذب علی الشارع تعالی ہم بحث کلام مین ثابت
کر آئے کہ اللہ عزوجل پر کذب محال ہے نص ۳ اسیکے بحث تکلیف بالمحال مین ہے محال جہلہ او کذبہ تعالی عن
ذلک اللہ تبارک و تعالی کا جہل یا کذب دونون محال ہین برتری ہے اوسے النسبی نص ۴ اوسیمین ہے
الکذب فی اخبار اللہ تعالی فیہ مفاسد لاتحصی و مطاعن فی الاسلام لاتخفی منہا مقال الفلاسفۃ فی المعاد
و مجال الملاحدۃ فی العناد و منہا بطلان ما علیہ الاجماع من القطع بخلود الکفار فی النار فمع صریح اخبار اللہ تعالی
بہ فتجوز عدم وقوع مضمون ہذا الخبر محتمل ولما کان ہذا باطلا قطعا علم ان القول بجواز الکذب فی اخبار اللہ تعالی
باطل قطعا اھ ملتقطا یعنی خبر الہی مین کذب پر بیشمار خرابیان اور اسلام مین آشکار اطعن لازم آئینگے
فلاسفہ حشر مین گفتگو لائینگے ملحدین انہی مکابرون کی جگہہ پائینگے کفار کا ہمیشہ آگ مین رہنا کہ بالاجماع
یقینی ہے اسپر سے یقین اوٹھہ جائیگا کہ اگرچہ خدا کی صریح خبرین ہین مگر ممکن ہے کہ واقع نہون اور جب
یہ امور یقینا باطل ہین تو ثابت ہوا کہ خبر الہی مین کذب کو ممکن کہنا قطعا باطل ہے نص ۵ شرح عقائد
نسفی مین ہے کذب کلام اللہ تعالی محال اھ ملخصا کلام الہی کا کذب محال ہے نص ۶ طوالع الانوار کی
فرع متعلق بمبحث کلام مین ہے الکذب نقص و النقص علی اللہ تعالی محال جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ تعالی
پر محال نص ۷ مواقف کی بحث کلام مین ہے انہ تعالی یمتنع علیہ الکذب اتفاقا اما عند المعتزلۃ فلان
الکذب قبیح وہو سبحنہ لایفعل القبیح و اما عندنا فلانہ نقص و النقص علی اللہ تعالی محال اجماعا یعنی
اہلسنت و معتزلہ سب کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالی کا کذب محال ہے معتزلہ تو اسلیے محال کہتے ہین کہ کذب
برا ہے اور اللہ تعالی برا فعل نہین کرتا اور ہم اہلسنت کے نزدیک اس دلیل سے ناممکن ہے کہ کذب عیب ہے
اور ہر عیب اللہ تعالی پر بالاجماع محال ہے نص ۸ مواقف و شرح مواقف کی بحث حسن و قبح مین ہے
مدرک امتناع الکذب منہ تعالی عندنا لیس ہو قبحہ العقلی حتی یلزم من انتفائہ جوازہ انما لا نعلم امتناعہ منہ ولہ
مدرک آخر قد تقدم اھ ملخصا یعنی ہم اشاعرہ کے نزدیک کذب الہی محال ہونے کی دلیل قبح عقلی نہین ہے
کہ اوسکے عدم سے لازم آئے کہ کذب الہی محال نجانا جائے بلکہ اوسکے لیے دوسری دلیل ہے

کہ اوپر گذری) یعنی وہی جھوٹ عیب اور اللہ تعالی میں عیب محال **نص ۹** اونہیں کی بحث معجزات میں ہے
قد مر فی مسئلۃ الکلام من توقف الالٰہیات امتناع الکذب علیہ سبحٰنہ وتعالٰی یعنی ہم موقف الٰہیات میں مسئلہ
کلام میں بیان کر آئے کہ اللہ تعالی کا کذب ہمارے ممکن نہیں **نص ۱۰** امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد
مسایرہ میں فرماتے ہیں یستحیل علیہ تعالی سمات النقص کالجہل والکذب یعنی نشانہائے عیب کی ہیں جیسے جہل
وکذب سب اللہ تعالی پر محال ہیں **نص ۱۱** علامہ کمال الدین محمد بن محمد ابن ابی شریف قدسی اوسکی شرح
مسامرہ میں فرماتے ہیں لاخلاف بین الاشعریۃ وغیرہم فی ان کل ما کان وصف نقص فالباری تعالی
عنہ منزہ وہو محال علیہ تعالی والکذب وصف نقص اھ ملخصا یعنی اشاعرہ وغیر اشاعرہ کسیکو اسمیں خلاف نہیں
کہ جو کچھ صفت عیب ہے باری تعالی اوس سے پاک ہے اور وہ اللہ تعالی پر ممکن نہیں اور کذب صفت عیب ہے
نص ۱۲ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں قولہ تعالی فلن یخلف اللہ عہدہ یدل علی انہ سبحٰنہ
منزہ عن الکذب فی وعدہ ووعیدہ قال اصحابنا لان الکذب صفۃ نقص والنقص علی اللہ تعالی محال وقالت
المعتزلۃ لان الکذب قبیح لانہ کذب فیستحیل ان یفعلہ فدل علی ان الکذب ممتنع اھ ملخصا اللہ عزوجل کا فرمانا کہ اللہ
ہرگز اپنا عہد جھوٹا نکریگا دلالت کرتا ہے کہ مولی سبحٰنہ وتعالی اپنے ہر وعدہ ووعید میں جھوٹ سے منزہ ہے ہمارے
اصحاب اہلسنت وجماعت اس دلیل سے کذب الہی کو ناممکن جانتے ہیں کہ وہ صفت نقص ہے اور اللہ عزوجل پر نقص
محال اور معتزلہ اس دلیل سے ممتنع مانتے ہیں کہ کذب قبیح لذاتہ ہے تو اوسکا باری عزوجل سے صادر ہونا محال
غرض ثابت ہوا کہ کذب الہی اصلا امکان نہیں رکھتا **نص ۱۳** اللہ عزوجل فرماتا ہے وتمت کلمت
ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمٰتہ وھو السمیع العلیم ۝ پوری ہے بات تیرے رب کی
سچ اور انصاف میں کوئی بدلنے والا نہیں اوسکی باتوں کا اور وہی ہے سنتا جانتا) امام ممدوح اس
آیت کی تحت میں لکھتے ہیں اعلم ان ہذہ الآیۃ تدل علی ان کلمۃ اللہ تعالی موصوفۃ بصفات کثیرۃ
(الی ان قال) الصفۃ الثانیۃ من صفات کلمۃ اللہ کونہا صدقا والدلیل علیہ ان الکذب نقص والنقص علی
اللہ تعالی محال یعنی یہ آیت ارشاد فرماتی ہے کہ اللہ تعالی کی بات بہت صفتوں سے موصوف ہے از انجملہ اوسکا
سچا ہونا اور اسپر دلیل یہ ہے کہ کذب عیب ہے اور عیب اللہ تعالی پر محال **نص ۱۴** اسمیں فرماتے ہیں صحت
الدلائل السمعیۃ موقوفۃ علی ان الکذب علی اللہ تعالی محال یعنی دلائل قرآن وحدیث کا صحیح ہونا اسپر موقوف ہے
کہ کذب الہی محال مانا جائے **نص ۱۵** زیر قولہ تعالی ما کان للہ ان یتخذ من ولد سبحٰنہ

بعض تمسکات معتزلہ کے رد میں فرماتے ہیں اجاب اصحابنا عنہ بان الکذب علی اللہ تعالی محال اہلسنت نے
جواب دیا کہ کذب الٰہی محال ہے نص ۱۶ علامہ سعد تفتازانی شرح مقاصد میں انہیں امام ہمام سے
ناقل صدق کلامہ تعالی لما کان عندنا ازلیا امتنع کذبہ لان ما ثبت قدمہ امتنع عدمہ کلام خدا کا
صدق جبکہ ہم اہلسنت کے نزدیک ازلی ہے تو اسکا کذب محال ہوا کہ جس چیز کا قدم ثابت ہو اسکا
عدم محال ہے) تنبیہ انہیں امام علام کا ارشاد کہ کذب الٰہی کا جواز ماننا قریب
بکفر ہے ان شاء اللہ تعالی تنبیہ چہارم میں آئیگا نص ۱۷ تفسیر بیضاوی شریف میں ومن
اصدق من اللہ حدیثا ۝ انکار ان یکون احد اکثر صدقا منہ فانہ لا یتطرق الکذب الی
خبرہ بوجہ لانہ نقص وہو علی اللہ تعالی محال اللہ تعالی اس آیت میں انکار فرماتا ہے اس سے کہ کوئی شخص
اللہ سے زیادہ سچا ہو کہ اسکی خبر تک تو کذب کو کسی طرح راہ ہی نہیں کہ کذب عیب ہے اور عیب اللہ
تعالی پر محال نص ۱۸ تفسیر مدارک شریف میں ہے ومن اصدق من اللہ حدیثا تمیز
وہو استفہام بمعنی النفی ای لا احد اصدق منہ فی اخبارہ ووعدہ ووعیدہ لاستحالۃ الکذب علیہ تعالی
لقبحہ لکونہ اخبارا عن الشیٔ بخلاف ما ہو علیہ آیت میں استفہام انکاری ہے یعنی خبر و وعدہ و وعید کسی
بات میں کوئی شخص اللہ سے زیادہ سچا نہیں کہ اسکا کذب تو محال بالذات ہے کہ خود اپنے معنی ہی کے
رو سے قبیح ہے کہ خلاف واقع خبر دینے کا نام ہے نص ۱۹ تفسیر علامۃ الوجود سیدی ابی السعود عمادی میں
ومن اصدق من اللہ حدیثا ۝ انکار لان یکون احد اصدق منہ تعالی فی وعدہ وسائر
اخبارہ وبیان لاستحالتہ کیف لا والکذب محال علیہ سبحنہ دون غیرہ آیت میں انکار ہے اسکا کہ کوئی شخص
اللہ تعالی سے زیادہ سچا ہو وعدہ میں یا اور کسی خبر میں اور بیان ہے اس بات کے محال ہونیکا
اور کیوں نہ محال ہو کہ اللہ تعالی کا کذب تو ممکن ہی نہیں بخلاف اوروں کے نص ۲۰ تفسیر روح البیان
میں ہے ومن اصدق من اللہ حدیثا ۝ انکار لان یکون احد اکثر صدقا منہ فان الکذب
نقص وہو علی اللہ محال دون غیرہ اھ ملخصا آیت اس امر کا انکار فرماتی ہے کہ کوئی شخص صدق میں
اللہ سے زائد ہو کہ کذب عیب ہے اور وہ خدا پر محال ہے نہ اوسکے غیر پر نص ۲۱ شرح السنوسیہ میں ہے
الکذب علی اللہ تعالی محال لانہ نقص اللہ تعالی پر کذب محال ہے کہ وہ عیب ہے نص ۲۲
فاضل سیف الدین ابہری کی شرح مواقف میں ہے ممتنع علیہ الکذب اتفاقا لانہ نقص والنقص

علی اللہ تعالی محال اجماعا کذب الہی بالاتفاق محال ہے کہ وہ عیب ہے اور ہر عیب اللہ تعالی پر
بالاجماع محال نص ۳ شرح عقائد جلالی میں ہے الکذب نقص و النقص علیہ تعالی محال فلا یکون من
الممکنات ولا تشملہ القدرۃ کسائر وجوہ النقص علیہ تعالی کالجہل والعجز جھوٹ عیب ہے اور عیب
اللہ تعالی پر محال تو کذب الہی ممکنات سے نہیں نہ اللہ تعالی کی قدرت اوسے شامل جیسے تمام
اسباب عیب مثل جہل و عجز الہی کہ سب محال ہیں اور صلاحیت قدرت سے خارج نص ۴ اوسیمیں ہے
لا یصح علیہ تعالی الحرکۃ والانتقال ولا الجہل ولا الکذب لانہا نقص والنقص علی اللہ تعالی محال اللہ تعالی
پر حرکت وانتقال وجہل وکذب کچھ ممکن نہیں کہ یہ سب عیب ہیں اور عیب اللہ تعالی پر محال
نص ۵ کنز الفوائد میں ہے قدس تعالی شانہ عن الکذب شرعا وعقلا اذ ہو قبیح یدرک العقل قبحہ
من غیر توقف علی شرع فیکون محالا فی حقہ تعالی عقلا وشرعا کما حققہ ابن الہمام وغیرہ اللہ عز جلالہ
بحکم شرع و بحکم عقل ہر طرح کذب سے پاک مانا گیا اسلیے کہ کذب قبیح عقلی ہے کہ عقل بے ورود شرع بھی اوسکے
قبح کو جانتی ہے بغیر اسکے کہ اوسکا سمجھنا شرع پر موقوف ہو تو جھوٹ بولنا اللہ تعالی کے حق میں عقلا
وشرعا ہر طرح محال ہے جیسے کہ امام ابن الہمام وغیرہ نے اسکی تحقیق افادہ فرمائی نص ۶ مولینا
علی قاری شرح فقہ اکبر امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ میں فرماتے ہیں الکذب علیہ تعالی محال
اللہ تعالی پر کذب محال ہے نص ۷ مسلم الثبوت میں ہے المعتزلۃ قالوا لو لا کون الحکم عقلیا لما
امتنع الکذب منہ تعالی عقلا والجواب انہ نقص فیجب تنزیہہ تعالی عنہ کیف وقد مر انہ عقلی بالاتفاق والعقلاء
لان ما ینافی الوجوب الذاتی من جملۃ النقص فی حق الباری تعالی ومن الاستحالات العقلیۃ علیہ سبحانہ ملخصا
مع الشرح حاصل یہ کہ معتزلہ نے اہلسنت سے کہا اگر حکم عقلی نہ ہو تو اللہ تعالی کا کذب محال عقلی نہ ہے حالانکہ
اوسے ہم تم بالاتفاق محال عقلی مانتے ہیں اہلسنت نے جواب دیا کہ کذب اسلیے محال عقلی ہوا کہ وہ عیب ہے
تو واجب ہوا کہ اللہ تعالی کو اوس سے منزہ مانیں اسکے عقلی ہونے پر تمام عقلا کا اجماع ہے وجہ یہ ہے کہ
کذب الوہیت کی ضد ہے اور جو کچھ الوہیت کی ضد ہے وہ سب اللہ تعالی کے حق میں عیب ہے اور اوسکی شان بعید
محال عقلی نص ۸ مولینا نظام الدین سہالی اوسکی شرح میں لکھتے ہیں الکذب نقص لان ما ینافی الوجوب
الذاتی من الاستحالات العقلیۃ بذلک اثبت الحکماء الذین ہم محققون متشرعین بشریعۃ الاستحالۃ المذکورۃ فان
الوجوب والکذب لا یجتمعان کما بین فی الکلام اہ ملخصا جھوٹ بولنا عیب ہے کہ جو کچھ خدا ہونے کے

منافی ہے وہ سب محال عقلی ہے اسی قبیل سے وہ حکما تک اسے محال جانتے ہین جو کسی شریعت پر ایمان
نہین رکھتے کہ خدائی و دروغگوئی جمع نہونگی جیسا کہ علم کلام مین ثابت ہوچکا ہے نص ۳۲ مولنا بحر
العلوم عبد العلی ملک العلما فواتح الرحموت مین فرماتے ہین اللہ تعالی صادق قطعا لاستحالۃ الکذب ہناک
اللہ تعالی یقینا سچا ہے کہ وہان کذب کا امکان ہی نہین نص ۳۳ افسوس کہ امام وہابیہ کے
نسباً چچا اور علماً باپ اور طریقۃً دادا یعنی شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی نے بھی اس پیش پا افتادہ امر کی رعایت
نفرمائی کہ تفسیر عزیزی مین زیر قولہ تعالے فلن یخلف اللہ عہدہ یون تصریح کی ٹھہرائی خبر او تعالی
کلام ازلی اوست و کذب در کلام نقصانیست عظیم کہ ہرگز بصفات او راہ نیابد درحق او تعالی کہ مبرا از
جمیع عیوب و نقائص ست خلاف خبر مطلقا نقصان محض ست اھ ملخصا بحمد اللہ جدید کو چچا جانی جناب
باری مین کہانتک نقصان ممکن مانتے ہین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللہ تعالیٰ سچا ایمان سچا اور نصیب
فرمائے آمین یہان نصوص ائمہ و تصریحات علما مین نہایت کثرت اور جسقدر رقم کئے ذکر کئے عاقل
منصف کے لیے ادنین کفایت بلکہ ایسے مسائل مین ہنگام تنبہ یا ادنی تنبیہ رسالت عقل و نور
ایمان دو شاہد عدل کی گواہی معتبر و اذ وعیت ما القی علیک البیع و تبین الاجماع و بان الحق
لاحد نزاع فلا علیک من اضطراب مضطرب والحمد للہ المنزہ عن کذب ۔

تنزیہ دوم دلائل قاہرہ و حجج باہرہ مین

فقیر غفر اللہ تعالی لہ بتوفیق مولی سبحنہ وتعالی ان مختصر سطور مین بلحاظ اختصار کذب باری عز اسمہ کے محال
صریح اور توہم امکان کے باطل قبیح ہونے پر صرف تیس دلیلین ذکر کرتا ہے جنمین خمسہ اولے کلمات
طیبات ائمہ کرام و علمائے عظام علیہم رحمۃ الملک العلام سے ارشاد و انعام ہوئین اور باقی پچیس
بارہی اجل عز وجل کے فیض ازل سے عبد اذل کے قلب پر القا کی گئین والحمد للہ رب العلمین ۔
دلیل اول نصوص سابقہ مین مکرر گزری حسب تصریح طوالع و شرح مقاصد و مسایرہ و مسامرہ و
مفاتیح الغیب و مدارک و بیضاوی و ارشاد العقل و روح البیان و شرح سنوسیہ و شرح ابہری
و شرح عقائد جلالی و کنز الفوائد و مسلم الثبوت و شرح نظامی و فواتح الرحموت وغیرہا کتب کلام
و تفسیر و اصول مین تعویل فرمائی کہ کذب عیب ہے اور عیب باری عز وجل کے حق مین محال او رنفی النقص

۹ یعنی کذب عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک

یہہ کلیہ اصول اسلام وقواعد علم کلام سے ایک اصل عظیم وقاعدہ جلیلہ ہے جسپر تمام عقائد تنزیہ بلکہ
مسائل صفات ثبوتیہ بھی متفرع کما لا یخفی علی من طالع کلمات القوم شرح عقائد نسفی میں ہے
الحی القادر العلیم السمیع البصیر الشائی المرید لان اضدادہا نقائص یجب تنزیہ اللہ تعالی عنہا شرح
مقاصد میں ہے اما برہان وجوب السمع والبصر والکلام للہ تعالی فالکتاب والسنۃ والاجماع
وایضا لو لم یتصف بہا لزم ان یتصف باضدادہا وہی نقائص والنقص علیہ تعالی محال شرح مواقف
میں ہے لا طریق لنا الی معرفۃ الصفات سوی الاستدلال بالافعال والتنزہ عن النقائص
اقول وباللہ التوفیق بداہت عقل شاہد ہے کہ اکرم مجدہ جمیع عیوب ونقائص سے منزہ اور اسکا
ادراک شرع پر موقوف نہیں ولہذا باہت عقلائے غیر اہل ملت کبھی تنزیہ باری جل وعلا میں ہمارے
موافق ہوئے وان خالفونا فی تفاصیلہا بسبب تسلیمہم النقص غیر دارین انہ کذلک بل زاعمین انہ ہو الکمال فلا
تحیر فیہا فانت الکفار الذین لا عقل لہم ولا دین اعاذنا اللہ تعالی من شرہم اجمعین یہانتک
کہ فلاسفہ نے بھی یہ حکم خود اس اصل جلیل پر مسائل متفرع کیے منہا ما فی المواقف وشرحہا قال
جمہور الفلاسفۃ لا یعلم الجزئیات المتغیرۃ والا فاذا علم مثلا ان زیدا فی الدار الآن ثم خرج عنہا
فاما ان یزول ذلک العلم ای یبقی فی الدار او یبقی ذلک العلم بعینہ بحالہ والاول یوجب التغیر
فی ذاتہ من صفۃ الی اخری والثانی یوجب الجہل وکلاہما نقص یجب تنزیہ تعالی عنہ اہ ومنہا ما ہم
ایضا ان الفلاسفۃ فانکروا القدرۃ بالمعنی المذکور لاعتقادہم انہ نقصان واثبتوا لہ الایجاب زعما
منہم انہ الکمال التام پھر شرع مطہر کی طرف رجوع کیجیے تو مسئلہ اعلی ضروریات دین ہے کبھی صحیح قرآن
حدیث نے باری جل مجدہ کی توحید ثابت فرمائی یونہیں ہر عیب ومنقصت سے اوسکی تنزیہ وتقدیس
اور خود کلمہ طیبہ سبحن اللہ واسمائے حسنے سبوح وقدوس کے یہی معنی ہیں ولہذا التسبیحات
حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں وارد سبحن الذی لا ینبغی التسبیح الا لہ جسکے باعث
تو فروع پر وقف اور تسبیح کو اوس سے فصل کیا گیا پھر مرتبہ اجمال میں اوسپر اجماع اہل اسلام
منعقد کوئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہنے والا ایسا نہیں جو رب عزوجل پر عیوب
ونقائص روا رکھیگا فالاجماع فی الدرجۃ الثالثۃ من الادلۃ الا انہ العمدۃ فی اثبات المسئلۃ کما
نص علیہ بعض الاجلۃ فاعرف **دلیل دوم** — العظمۃ للہ اگر کذب الہی ممکن ہو تو اسلام

وہ ہین لازم آئین کہ اوٹھائے نہ اوٹھین کا فرون ملحدون کو اعتراض ومقال وعناد وجدال کی وہ مجالین ملین کہ مٹائے نہ مٹین دلائل قرآن عظیم ووحی حکیم یکدست ہاتھ سے جائین حشر ونشر وحساب وکتاب وجنت ونار وثواب وعذاب کسی پر یقین کی کوئی راہ نہ پائین کہ آخران امور پر ایمان صرف اخبار الٰہی سے ہے جب معاذ اللہ کذب الٰہی ممکن ہو تو عقل کو ہر خبر الٰہی مین احتمال رہیگا شاید یونہین فرمادی ہو واقع میں ٹھیک نہ پڑے سبحنہ وتعالے عما یصفون ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم یہہ دلیل شرح مقاصد مین افادہ فرمائی جسکی عبارت نص چہارم مین گزری اور امام رازی نے بھی تفسیر کبیر زیر قول تعالی وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا حاسکیطرف اشعار کیا کذب الٰہی کے محال ہونے پر دلیل عقلی قائم کرکے فرماتے ہین ولایجوز اثبات ان الکذب علی اللہ محال بالدلائل السمعیۃ لان صحۃ الدلائل السمعیۃ موقوفۃ علی ان الکذب علی اللہ تعالی محال فلو اثبتنا امتناع الکذب علی اللہ تعالے بالدلائل السمعیۃ لزم الدور وہو باطل **اقول** وباللہ التوفیق تنویر دلیل یہہ ہے کہ عقل جس امر کو ممکن جانیگی اور ممکن وہی ہے جسے وجود وعدم دونون سے یکسان نسبت ہو تو چاہے وہ امر کیسا ہی مستبعد ہو مگر عقل از پیش خویش اوسکے ازلا ابدا عدم وقوع پر جزم نہین کرسکتی کہ ہر ممکن مقدور اور ہر مقدور صالح تعلق ارادہ اور ارادہ الٰہیہ امر غیب ہے جس تک عقل کی اصلا رسائی نہین پھر وہ بطور خود کیونکر کہہ سکتی ہے کہ اگرچہ کذب الٰہی زیر قدرت ہے مگر مجھے اوسکے ارادہ پر خبرت ہے کہ ازل سے ابد تک ہولا نہ ہوسکے ارادہ پر حکم وہین کرسکتے ہین جہان خود صاحب ارادہ جل مجدہ خبر دے کہ فلان امر ہم کبھی چاہا نہ فرمائینگے کقولہ تعالے لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا وقولہ تعالے یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر امام فخر الدین رازی تفسیر سورۂ بقرہ مین زیر کریمہ ام تقولون علی اللہ ما لا تعلمون ○ فرماتے ہین الایۃ تدل علی فوائد (الی ان قال) ثانیہا ان کل ما جاز وجودہ وعدمہ عقلا لم یجز المصیر الی الاثبات او الی النفی الا بدلیل سمعی اور تفسیر سورہ انعام مین زیر قولہ تعالے قل اللہ شہید بینی وبینکم فرماتے ہین المطالب علی اقسام ثلثۃ منہا ما یمتنع اثباتہ بالدلائل السمعیۃ فان کل ما توقف صحۃ السمع علی صحتہ امتنع اثباتہ بالسمع والا لزم الدور ومنہا ما یمتنع اثباتہ بالعقل وہو کل شی یصح وجودہ ویصح عدمہ عقلا فلا امتناع فی احد الطرفین اصلا فالقطع علی احد الطرفین بعینہ لا یمکن الا بالدلیل السمعی الخ امام الحرمین قدس سرہ کتاب الارشاد مین ارشاد

کرتے ہیں اعلموا وفقکم اللہ تعالی ان اصول العقائد تنقسم الی ما یدرک عقلا ولا یسوغ تقدیر ادراکہ سمعا والی ما یدرک سمعا ولا یتقدر ادراکہ عقلا والی ما یجوز ادراکہ سمعا وعقلا فاما ما لا یدرک الا عقلا فکل قاعدۃ فی الدین تتقدم علی العلم بکلام اللہ تعالی ووجوب اتصافہ بکونہ صدقا اذ السمعیات تستند الی کلام اللہ تعالی وما سبق ثبوتہ فی المرتبۃ علی ثبوت الکلام وجوبا فیستحیل ان یکون مدرکہ السمع واما ما لا یدرک الا سمعا فہو القضاء بوقوع ما یجوز فی العقل فلا یتقدر الحکم بثبوت الجائز ثبوتہ فیما غاب عنا الا بالسمع الخ

شرح عقائد نسفی میں ہے القضایا منہا ما ہی ممکنات فلا طریق الی الجزم باحد جانبیہا فکان من فضل اللہ ورحمتہ ارسال الرسل لبیان ذلک اھ ملخصا میں کہتا ہوں اب آدمیوں ہی میں دیکھئے کہ جو کام زید کی قدرت میں ہے دوسرا ہرگز اسپر جزم نہیں کرسکتا کہ وہ کبھی اسے نہ کریگا پھر یہاں بعد اخبار زید بھی جزم ویقین کی راہ نہیں مثلاً زید نے بلکہ قسم بھی کہا ہے کہ میں اس سال ہرگز سفر نہ کرونگا تاہم دوسرا اگرچہ صدق زید کا کیسا ہی معتقد ہو قسم نہیں کہا سکتا کہ زید اس سال یقینا سفر نہ کریگا اور کہا لے تو سخت جری وبیباک اور نگاہ عقلا میں ہلکا ٹھہریگا تو وجہ کیا وہی کہ غیب کا حال معلوم نہیں اور زید کی بات سچی ہی ہونی کیا ضرور ممکن کہ فرق پڑجائے جب یہہ مقدمہ ذہن نشین ہو لیا اور اب تمنی کذب الہی کو زیر قدرت مانا تو عقلاً تو ہر خبر میں احتمال کذب ہوا ہی رہا یہہ کہ خبر الہی یقین دلائے کہ اللہ عز وجل اگرچہ جھوٹ بولنے پر قادر ہے مگر کبھی بولا نہ بولے ہیہات اس یقین کیطرف بھی کوئی راہ نہیں کہ آخر یہہ خبر کلام الہی سے خود ایک کلام ہوگی تو عقلاً ممکن کہ یہی بوجہ کذب صادر ہوئی ہو پھر کونسا ذریعہ وثوق رہا جسکے سبب عقل یقین کرسکے کہ یہہ ممکن جو قدرت الہی میں تھا واقع نہوا حاصل یہہ کہ جب کذب عقلاً ممکن تو استحالہ عقلی تو تم خود نہیں مانتے رہا استحالہ شرعی وہ دلیل شرع سے مستفاد ہوتا ہے اور دلائل شرع سب کلام الہی کی طرف منتہی کما مر من ارشاد امام الحرمین تو جب کلام الہی سے کذب الہی کا استحالہ ثابت کیجے پہلے خود اوسی کلام الہی کا وجوب صدق شرعاً ثابت کر لیجے لاجرم دور یا تسلسل سے چارہ نہیں اب عقلی وشرعی دونوں استحالے اوٹھ گئے اور اللہ تعالی کی بات معاذ اللہ زید وعمرو کی سی بات ہوکر رہ گئی تعالی اللہ عما یقولون علوا کبیرا ۵ پھر حشر ونشر وجنت ونار وغیرہا تمام سمعیات پر ایمان لانے کا کیا ذریعہ ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ہذا ما عندی فی تقریرہ سبیل ہو۔ لا الہ الا علام [illegible]

التقام الحجارۃ طوال تعرف بالغوص فی لجج الکلام ۵ **دلیل سوم** مواقف وشرح مواقف مین ہے

اما امتناع الکذب علیہ تعالیٰ عندنا فلثلثۃ اوجہ (الی ان قال) وایضا فیلزم علی تقدیر ان یقع الکذب

فی کلامہ سبحنہ ان نکون نحن اکمل منہ فی بعض الاوقات اعنی وقت صدقنا فی کلامنا یعنی کذب الٰہی محال ہونا ہم اہلسنت کے نزدیک تین دلیل سے ہے ایک یہہ کہ اوسکے کلام مین کذب آئے تو بعض وقت ہم اوس سے اکمل ہوجائین جبکہ ہم اپنے کلام مین سچے ہون **اقول** تقریر دلیل یہہ ہے کہ ہر محکی عنہ مین امکان عقلی کہ انسان اوسے بروجہ صحیح حکایت کرے اور شک نہین کہ جس حکایت مین جو سچا ہو وہ اوسمین جھوٹے پر خاص اس وجہ کی رو سے تفضل رکھتا ہے اگرچہ اور کرورون وجہ سے مفضول ہو اب اگر کذب الٰہی ممکن ہو تو معاذ اللہ جس وقت وہ جھوٹ بولے اور انسان اوسی بات کو مطابق واقع ادا کرے تو لازم کہ آدمی اس وجہ اوس سے افضل ہوجائے اور باری عزوجل پر کسی جہت سے کسی مخلوق کو کسی طرح کا فضل جزئی بھی اگرچہ نہایت ضعیف و مضمحل ہو ملنا محال تو ثابت ہوا کہ امکان کذب محض باطل خیال فافہم والعزۃ للہ ذی الجلال ثم **اقول** اس دلیل کی ایک مختصر تقریر یون ممکن کہ اگر کذب خالق ممکن ہو تو صدق خلق محال ہو کہ اوسکے امکان پر یہہ بھی ممکن ہو تو کتنی بڑی شناعت ہے کہ خلق سچی اور خالق جھوٹا ہو والعیاذ باللہ رب العلمین لیکن صدق خلق محال نہین تو کذب خالق ممکن نہین **دلیل چہارم** جسکی طرف امام فخر الدین رازی نے نص اربعین اشارہ فرمایا کہ جب اہلسنت کے نزدیک اللہ عزوجل کا صدق ازلی تو کذب محال کہ ہر ازلی ممتنع الزوال **اقول** وباللہ التوفیق تصویر دلیل یہہ ہے کہ اللہ عزوجل پر اسم صادق کا اطلاق قطع نظر اس سے کہ قرآن و حدیث واجماع سے ثابت مخالفان علیہ یعنی طائفہ جدیدہ کو بھی مقبول کہ وہ بھی اللہ عزوجل کو صادق بالفعل تو مانتے ہین اگرچہ صادق بالضرورۃ ہونے سے صاف انکار رکھتے ہین کہ جب کذب ممکن ہوا تو امکان نہین مگر جانب مخالف سے سلب ضرورت تھا تو لاجرم باری تعالیٰ کے صادق ہونے کو ضروری نہ مانا مگر جاہل کہ صادق بالفعل ماننا ہی اونکے مذہب نامہذب کا استیصال کر گیا کہ جب وہ صادق ہے تو اوسمین صدق مشتق قیام مبدء کو مستلزم تو واجب کہ صدق اوسکے ذات پاک سے قائم اور ذات الٰہی محل قیام حوادث محال تو ثابت کہ صدق الٰہی ازلی ہے بعینہ اسی طریقہ سے ہمارے ائمہ کرام نے تکوین

وغیرہ کا صفات ازلیہ ہونا ثابت فرمایا [illegible] (التکوین صفۃ) للہ تعالیٰ الاطلاق

العقل والنقل علی انه تعالی خالق العالم کونه له وامتناع اطلاق الاسم المشتق علی الشیء من غیر ان یکون له ماخذ
الاشتقاق وصفاً له قائماً به (الی ان قال) الوجه الاول انه یمتنع قیام الحوادث بذاته تعالی لما مر (انتہی) اقول یعنی
اللہ تعالی متکلم بکلام ہو صفۃ له ضرورۃ امتناع اثبات المشتق لشیء من غیر قیام ماخذ الاشتقاق به
شرح الرضی میں مسامرہ سے ہے الایمان من صفات اللہ تعالی لان من اسمائه الحسنی المؤمن کما نطق الکتاب
العزیز والایمان ہو التصدیق فے الازل بکلامه القدیم ولا یزال ان تصدیقه محدث ولا مخلوق تعالی ان
یقوم به حادث اھ ملخصاً اور جب صدق الٰہی ازلی ہوا تو امکان کذب کا محل نہ رہا کہ اوسکا وقوع وانعدام
صدق ممکن نہیں تحقیقاً لمعنی التضاد اور انعدام صدق محال ہے کہ علم کلام میں مبین ہو چکا کہ قدیم اصلاً
قابل عدم نہیں [illegible] **دلیل پنجم** اگر باری عز وجل کذب سے متصف ہو سکے تو اوسکا کذب اگر
ہوگا قدیم ہی ہوگا کہ اوسکی کوئی صفت حادث نہیں اور جو قدیم ہے معدوم نہیں ہو سکتا تو لازم
کہ صدق الٰہی محال ہو جائے حالانکہ یہ بالبداہۃ باطل تو کذب سے اتصاف ناممکن یہ دلیل تفسیر
کبیر ومواقف وشرح مقاصد میں افادہ فرمائی امام کی عبارت یہ ہے زیر قوله تعالی ومن اصدق
من اللہ حدیثا ہ امتناع کذب الٰہی پر اہلسنت کی دلیل بیان کرتے ہیں اما اصحابنا فدلیلهم انه
لو کان کاذباً لکان کذبه قدیماً ولو کان کذبه قدیماً لامتنع زوال کذبه لامتناع العدم علی القدیم
ولو امتنع زوال کذبه قدیماً لامتنع کونه صادقاً لان وجود احد الضدین یمنع وجود الآخر فلو کان کاذباً
لامتنع ان یصدق لکنه غیر ممتنع لانا نعلم بالضرورۃ ان کل من علم شیئاً فانه لا یمتنع علیه ان یحکم علیه بحکم مطابق للمحکوم
علیه والعلم بهذه الصحۃ ضروری فاذا کان امکان الصدق قائماً کان امتناع الکذب حاصلاً لا محالۃ اھ
اقول وباللہ التوفیق تحریر دلیل یہ ہے کہ قدرت باری عز وجل کا تکلم بکلام کذب تو ممکن مانا اوسکا
[illegible] متصف بالکذب ہونا بھی ممکن ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو قول بالتناقض ہے اور بداہۃً
عقل سے خروج ہے کہ کاذب ہو متصف بالکذب نہیں مگر ویسا ہو سکے کہ کلام کذب کرے اسے ممکن کہے
اور اسکے زوال ماننا نرا جنون ہے اور اگر کہے ہاں تو اب ہم پوچھتے ہیں یہ اتصاف عرضی ملی ازلی
ممکن یا ازل میں بھی شق اول باطل کہ امکان قیام حوادث کو مستلزم اور شق ثانی پر جب ازلیت
کذب ممکن ہوئی تو اوسکا ممتنع الزوال ہونا ممکن ہے اگر ازلی واجب الابدیۃ اور کذب کا امتناع
زوال استحالہ صدق کو مستلزم کہ کذب وصدق کا اجتماع محال جب اوسکا زوال محال ہوگا اوسکا

[illegible]

ثبوت ممتنع ہوگا اور امکان وجود ملزوم امکان وجود لازم کو مستلزم تحقیقا للمعنی اللازم حیث کان
ثانیا لا العارض کما ہہنا تو لازم آیا کہ صدق الٰہی کا محال ہونا ممکن ہو اور استحالہ وہی شی کا ممکن
ہوگا جو فی الواقع محال ہو یعنی کہ ممکن کا محال ہو جانا ہرگز ممکن نہیں ورنہ انقلاب لازم آئے اور
وہ قطعاً باطل تو ثابت ہوا کہ اگر باری تعالیٰ کا امکان کذب مانو تو اوسکا صدق محال ہوگا لیکن
وہ بالبداہتہ محال نہیں تو امکان کذب یقیناً باطل اور استحالہ کذب قطعاً حاصل و الحمد للہ اصدق قائل

الدلائل القاہرۃ علی قلب الفقیر بعون القدیر عز جدہ

وجل مجدہ ودلیل ششم ۞ اقول وبحول اللہ اصول کلام الٰہی ازلی ہیں یا ایجاب کلی
حق تھا یا سلب کلی معاذ اللہ یا اوسکا بعض باطل یا انہیں حق تھا نہ باطل شق ثانی تو کفر صریح اور ثالث ہیں مطابقت و لا مطابقت
دونوں کا ارتفاع اور وہ قطعاً محال اولاً بالبداہتہ فان ارتفاع محمول الانفصال الحقیقی عن الموضوع
کارتفاع النقیضین ثانیاً باجماع عقلا حتی الجاحظ المعتزلی فانما نزاعہ فی مجرد التسمیہ ثالثاً
خود قرآن عظیم نفی واسطہ پر ناطق قال مولٰنا ذو الجلال فماذا بعد الحق الا الضلال تو لاجرم
شق اول متعین اور شاید مخالف بھی اوس سے انکار نہ رکھتا ہو آپ ہم پوچھتے ہیں کذب ممکن علی
فرض الوقوع صرف کسی کلام لفظی کو عارض ہوگا یا نفسی کو بھی اول محض بے معنی کہ صدق و کذب حقیقۃً
وصف معانی ہے نہ صفت عبارت و لہٰذا شرح مقاصد میں فرمایا طریق اطرادہ ذا الوجہ فی کلامہ
المنتظم من الحروف المسموعۃ انہ عبارۃ عن کلامہ الازلی ومرجع الصدق والکذب الی المعنی بر تقدیر ثانی
سب کلام نفسی وہی کلام قدیم یا علی تقدیر التجزی اوسکا بعض ہوگا جو ازل میں ایجاباً کلیاً صادق تھا یا اوسکا
شق ثانی پر قیام حوادث لازم اور اول میں انقلاب صدق بکذب کہ کلام بشر میں بھی محال یعنی بات کبھی

[illegible]

نہیں ہوسکتی جھوٹی کبھی سچی ورنہ مطابقت و لامطابقت میں تصادق لازم آسکے اور نقیضین باہم نقیضین نہیں بالجملہ کلام صادق کے لیے ثبوت صدق ضروری تو سلب ضروریت ضرور تو مسلوب ہوا المطلوب وانت تعلم ان صدق الکلام القدیم سبحنہ وتعالی لیس علی وجہ الاختیار فان القدیم لایستند الی المختار من حیث ہو مختار والقرآن کلام اللہ غیر مخلوق ولا الی اقتدار فلا یستنکر لک الشیطان ان الاستحالۃ انما جاءت من قبل ان المولی سبحنہ وتعالی لم یصدر فی الازل الا کلاما صادقا وہو القادر ان یخلق النفسیۃ صفۃ حادثۃ فیبقی الامکان فی بدو الامر علی ما کان **دلیل یازدہم** وہو اخصر واظہر **اقول** وباللہ التوفیق امکان کذب اوسکی فعلیت بلکہ دوام بلکہ ضرورت کو مستلزم اگر کلام نفسی ازلی ابدی واجب للذات مستحیل التجدد کذب پر مشتمل نہو تو کلام لفظی کا کذب ممکن نہیں ورنہ وجود دال بلا مدلول یا کذب دال مع صدق المدلول لازم آئے اور دونوں بالبداہۃ محال اور جب کلام لفظی میں کذب ممکن ہو تو نفسی میں بھی ممکن نہیں ورنہ باری عزوجل کا عجز عن التعبیر لازم آئے تو لاجرم امکان کذب ماننے والا اپنے رب کو واقعی کاذب مانتا اور اوسکے کلام نفسی میں کذب موجود بالفعل مانتا اور وہاں فعل مع دوام و وجوب متلازم **وبوجہ آخر اوضح واظہر اقول** وباللہ التوفیق تمہارے دعوی کا حاصل یہہ کہ بعض ما ہو کلام اللہ تعالی فہو ممکن الکذب بالضرورۃ اور شک نہیں کہ کل ما ہو ممکن الکذب کاذب بالضرورۃ کہ کلام واحد میں امکان کذب بے فعلیت کذب متصور نہیں اور فعلیت کذب امتناع صدق اور امتناع صدق ضرورت کذب ہے نتیجہ نکلا بعض ما ہو کلام اللہ تعالی کاذب بالضرورۃ اب اسمیں جو عنوانی کا صدق خواہ بالفعل لو کما ہو المشہور خواہ بالامکان کما ہو عند الفارابی ہرطرح باری عزوجل کا معاذ اللہ کاذب بالفعل ہونا لازم برتقدیر اول تو لزوم بدیہی اور برتقدیر ثانی اس قضیہ یعنی بعض ما ہو کلام اللہ تعالی بالامکان العام کاذب بالضرورۃ کو کبری کیجیے اور قضیہ کل ما ہو کلام اللہ بالامکان العام فہو کلام اللہ بالفعل کو صغری ثبوت صغری یہہ کہ باری تعالی سے کوئی حالت منتظرہ نہیں شکل ثانی کی ضرب خامس یہی نتیجہ دیگی کہ بعض ما ہو کلام اللہ بالفعل کاذب بالضرورۃ والعیاذ باللہ تعالی بلکہ حقیقۃ یہہ وجہ دلیل مستقل ہونے کے قابل کما لا یخفی علی المتامل واللہ الموفق لابطال الباطل **دلیل دوازدہم** **اقول** وباللہ التوفیق صدق الہی صفت قائمہ بذات کریم ہے ورنہ مخلوق ہوگا کہ ذات وصفات کے سوا سب مخلوق اور ہر مخلوق عدم سے مسبوق تو لازم کہ عیاذا باللہ ازل میں اللہ تعالی سچا نہو تعالی عن ذلک علوا کبیرا اور جب صدق صفت

بالذات ... ذات بیچون محال کہ تغیر متقضی تغیر مستلزم کی
مقتضی ذات ... ہو یا محال جو سوء ادب سے خارج ہیں ... صفت کی مستحیل تو لازم کذب ذاتی
ذات ہو اور منافی ذات کا وقوع نا ممکن ذات اس سے بری ہے اور کیا استحالہ ... دلیل ہشتم — اقول
وباللہ التوفیق ہم یہ دلیل چہارم و ششم بدلائل ثابت کر آئے کہ صدق صفت قائمہ بالذات ہے تو
کذب بھی اگر ممکن ہو صفت ہی ہوگا ... نقصان ... دیکھو
محال ... ضرور استحالات دیکھا اور لازم کہ کذب الٰہی ہو ... بالفعل ہو کہ صفات
... کی صفت ... باطل ...
... لازم آئے گا ... اولاً ...
الٰہیہ ... بالذات ہیں ثانیاً صدق الٰہی محال ... کذب امتناع صدق
... صفت کمال ہو کہ صفات باری سب صفات کمال خامساً صدق
نقصان ہو کہ وہ عدم کذب کو مستلزم اور اب عدم کذب عدم کمال اور عدم کمال ہی نقصان
سادساً سابعاً ثامناً صدق کلی و کذب جزئی جب دونوں صفت اور دونوں ممکن ہوں
واجب تو دونوں قائل ہو اجتماع نقیضین ارتفاع نقیضین اجتماع اجتماع وارتفاع سب
تاسع عاشر حادی عشر یونہی اسی طرح ہے دونوں کمال تو دونوں نقصان تو
مجمع کمال و نقصان ثانی عشر ثالث عشر رابع عشر جب دونوں صفت تو دونوں
تو دونوں منافی تو دونوں جامع اقتضا و تنافی خامس عشر جب دونوں مقتضی تو
مستلزم اجتماع نقیضین اور جس کا وجود مستلزم محال ہو وہ محال ... امکان کذب ...
اللہ محال ٹھہرا ہے مدعی ... کہ ...
... ہیں اور ... استحالہ ... دلیل مستقل ...
دلیلیں ہوئیں دلیل بست و چہارم — اقول وباللہ التوفیق اگر کذب کو عیب
ونقص نہ ... تو اتنا ضرور ... کمال ... اتصاف ... واجب
الثبوت ہوتا اور عقل سلیم شاہد کہ باری عزوجل کے لیے ایسی شے کا ثبوت بھی محال جو کمال سے
خالی ہو اگرچہ نقص نہ ہو امام سعد الدین تفتازانی مبحث رابع فصل ... شرح مقاصد میں فرما

ہیں ان لم یکن من صفات الکمال امتنع اتصاف الواجب بہ للاتفاق علی ان کل ما یتصف ہو بہ یلزم
ان یکون صفۃ کمال علامہ ابن ابی شریف شرح مسایرہ میں فرماتے ہیں یستحیل علیہ تعالی کل صفۃ لاتدل
و لا النقص لان کلا من صفات الا صفۃ کمال ۔ **دلیل بست و ہفتم ۔ اقول** وباللہ
التوفیق بداہت عقل شاہد عدل کہ جو مطلق کذب پر قادر ہوگا کذب مطلق پر بھی قدرت رکھیگا
کہ بعض کلام میں کذب پر قادر اور بعض میں اوس سے عاجز ہونے کے کوئی معنی نہیں اور قرآن کلام
اللہ قطعا حق کہ جسکے بعض قضایا مثل قولہ تعالی لا الہ الا اللہ و قولہ تعالی محمد رسول
اللہ جنہیں ماسکے صدق پر عقل صرف بے توقف شرع و توقیف سمع خود حکم کرتی ہے تو واجب
کہ قرآن عظیم مقتضائے ذات ہو ورنہ کذب مطلق مقدور نہ ہوگا کہ کلام صادق ہرگز کاذب نہیں ہوسکتا
اور جب مقتضائے ذات نہ ہوگا تو وہ قطعا حادث و مخلوق تو کذب الہی کا ممکن ماننا قرآن عظیم
کلام اللہ کے حادث و مخلوق ماننے کو مستلزم اب تم بھی یا صرار کرو تو اپنے معتزلی کرامی گمراہ
ہوئے ہیں کیوں انکار کرو ۔ **دلیل بست و ہشتم ۔ اقول** وباللہ التوفیق جب بتقدیر
امکان کذب بوجہ بطلان ترجیح بلا مرجح تغیر بحکم بداہت عقل [illegible] ہر فرد کذب قدرت الہی میں ہوا
تو ہر فرد صدق بھی مقدور ہوگا ورنہ صدق فی البعض واجب یا محال ہوگا تو کذب فی البعض محال یا
واجب ہوگا حالانکہ ہر فرد کذب مقدور مانا تھا ہذا خلف پس صدق و کذب کا ہر ہر فرد مقدور ہوا اور
ہر مقدور حادث تو کلام الہی کے انواع میں مطابقت و لا مطابقت دونوں مرتفع اور یہ بالبداہت
محال ۔ **دلیل بست و نہم ۔ اقول** وباللہ التوفیق کتب حدیث و سیر مطالعہ کیجئے بہت
خوش نصیب وہی عقل لبیب صرف اجمال جہان آرائے تنویر نور سید عالم سرور اکرم مولائے اعظم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دیکھکر ایمان لائے کہ لیس ہذا وجہ الکذابین یہ منہ جھوٹ بولنے کا نہیں
ان خوش نصیبوں سے اوسکے حبیب کا پیارا منہ سجا جس پر خوبی و بہار دو عالم نثار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اور پاکی و قدوسی ہے اوسکے وجہ کریم کے لئے واللہ اگر آج حجاب اوٹھا دیں تو ابھی کھلتا ہے
کہ اس وجہ کریم پر امکان کذب کی تہمت کسقدر جھوٹ تھی مخالف اسی دلیل مثالی سے کیوں مگر
ہیں اوسے حجت اتفاقی لقب دیتا اور مسلمان کی بداہت ایمانی سے انصاف لیتا اور اپنے
رب کے پاس اوس دن کے لیے ودیعت رکھتا ہوں یوم ینفع الصادقین صدقہم

یوم لا ینفع مال ولا بنون ۰ الا من اتی اللّٰہ بقلب سلیم ۰ یا انہیں کچھ اور
بار نہ آئے تو دلیل سقیم ہیں وجہ دوم کہ سچائے تنہا دلیل مستقل تھی اس کے کوئی معدود بیانے
بہرحال بیر کلی صدق کامل ہانے دلیل بست و ششم ۔ قال اللّٰہ عزوجل ومن اصدق
من اللّٰہ قیلا ۰ اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے **اقول** وباللّٰہ التوفیق آیہ کریمہ نص جلی
ہے کہ کذب الٰہی محال عقلی ہے وجہ دلالت سننے تمہید و تفسیر حدیث مواقف کلمات فقہا پر روشن
کہ امثال عبارات اگرچہ لفظا سرفی مرتبت غیر کی نفی ہیں مگر عرف شائع میں تفضیل مطلق و نفی برابری کے لیے
مسوق ہوتی ہیں سید عالم صلے اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل کوئی نہیں یعنی سید عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ
علیہ وسلم سب سے افضل ہیں ومن احسن من اللّٰہ صبغۃ یعنی صبغۃ اللہ سب سے احسن ہے
ومن احسن قولا ممن دعا الی اللّٰہ ای ہو احسن قولا من کل من سواہ علامۃ الوجود
سیدی ابوالسعود علیہ رحمۃ الودود تفسیر ارشاد میں زیر قولہ عزوجل ومن اظلم ممن افتری
علی اللّٰہ کذبا فرماتے ہیں ہو انکار واستبعاد لان یکون احد اظلم ممن فعل ذلک او مساویا لہ
فان کان سبک الترکیب غیر متعرض لانکار المساواۃ ونفیہا یشہد بہ العرف الفاشی والاستعمال المطرد
فانہ اذا قیل من اکرم من فلان او لا افضل من فلان فالمراد بہ حتما انہ اکرم من کل کریم وافضل من
کل فاضل الا تری الی قولہ عزوجل لا جرم انہم فی الاٰخرۃ ہم الاخسرون بعد قولہ
تعالیٰ ومن اظلم ممن افتری علی اللّٰہ کذبا والسر فی ذلک ان النسبۃ بین الشیئین انما
تتصور غالبا لاسیما فی باب المغالبۃ بالتفاوت زیادۃ ونقصانا فاذا لم یکن احدہما ازید یتحقق النقصان
لا محالۃ تو لاجرم معنی آیت یہ ہیں کہ مولیٰ عزوجل کی بات سب کی باتوں سے زیادہ صادق ہے جسکے
صدق کو کسی کلام کا صدق نہیں پہنچتا اور ظاہر کہ صدق کلام فی نفسہ اصلا قابل تشکیک نہیں کہ باعتبار
ذوات قضایا خواہ اختلاف قدم وحدوث کلام یا بقا وفنائے سخن یا کمال ونقصان متکلم خواہ کسی
وجہ سے اوسمیں تفاوت ہاں ہیکن سچی سچی باتیں مطابقت واقع میں سب یکسان اگر ذرا بھی فرق ہوا تو
سچ سچ ہی نہ رہا اصدق وصادق کہاں سے صادق آئیگا یہہ معنی اگرچہ فی نفسہ بدیہی ہیں مگر کلام
واحدین لحاظ کے لئے نیز اون اغبیا پر بھی انکشاف تام پائیگے جنہیں بدیہیات میں بھی حاجت شانہ
جنبانی تنبیہ ہوتی ہے قرآن عظیم نے فرمایا محمد رسول اللّٰہ ہم بھی کہتے ہیں محمد رسول اللّٰہ

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہا وہ بھلا سچا ہے یا رسول اللہ کا کہ قرآن مین آیا زیادہ مطابق واقع ہے اور ہم نے
تو عمل یہ رسول اللہ کہا کہ مطابق ہے حاشا کوئی مجنون بھی اسمین تفاوت گمان نہ کریگا یا مستعد ہو تو نظر
دیکھیے تو یون نظر کیجیے فرقان عزیز نے فرمایا وحمله وفصاله ثلثون شهرا اما ہم کہتے ہین
لا اله الا الله الملك الحق المبين کیا وہ ارشاد کیجیے کا پیٹ مین رہنا اور دودھ چھوٹنا تیس مہینے مین
ہے زیادہ سچا ہے یا اس قول کے صدق مین کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہین معاذ اللہ کچھ بھی ہو
تو ثابت ہوا کہ اصدقیت یعنی اشد مطابقۃ للواقع غیر معقول ہے ہان نظر سامع مین ایک تفاوت متصور
اور اسی تشکیک کو اصدق وصادق مین وہی مقصود و معتبر جسے دو عبارتون سے تعبیر کرسکتے ہین ایک یہ
کہ وقعت وقبول مین زائد ہے مثلا رسول کی بات ولی کی بات سے زیادہ سچی ہے یعنی ایک کلام کہ ولی سے
منقول اگر وہی بعینہ رسول سے ثابت ہو جائے قلوب مین وقعت اور قبول کی قوت اور دلون مین
سکون وطمانیت وہ پیدا کریگا کہ ولی سے ثبوت تک اوسکا عشر عشیر نہ تھا اگرچہ بات حرف بحرف
ایک ہی دوسرے کہ احتمال کذب سے ابعد ہونا مثلا مستور کی بات سے عادل کی بات صادق تر ہے یعنی
بہ نسبت اوسکے احتمال کذب سے زیادہ دور ہے اور حقیقۃ تعبیر اول اسی تعبیر دوم کی طرف راجع کہ سامع
کے نزدیک جسقدر احتمال کذب سے دوری ہوگی اوسی درجہ وقعت ومقبولیت پوری ہوگی جب یہ
امر ممہد ہو لیا تو آیۂ کریمہ کا مفاد یہ قرار پایا کہ اللہ عز وجل کی بات ہر بات سے زیادہ احتمال کذب
سے پاک ومنزہ ہے کوئی خبر اور کسی کی خبر اس امر مین اوسکے مساوی نہین ہوسکتی اور شاید حضرات
مخالفین بھی اس سے انکار کرتے کچھ خوف خدا دلمین لائین آپ جو ہم خبر اہل تواتر کو دیکھتے ہین
تو وہ بالبداہۃ بروجہ عادت دائمہ ابدیہ غیر متخلفہ علم قطعی یقینی جازم ثابت غیر محتمل النقیض کو
مفید ہوتی ہے جسمین عقل کسیطرح تجویز خلاف روا نہین رکھتی اگرچہ بنظر نفس ذات خبر ومخبرین امکان
ذاتی باقی ہے کہ اون کا تجمع علی الکذب قدرت الٰہیہ سے خارج نہین تلویح مین ہے المتواتر یوجب
علم الیقین بمعنی ان العقل یحکم حکما قطعیا بانهم لم یتواطؤا علی الکذب وان ما اتفقوا علیه حق
ثابت فی نفس الامر غیر محتمل للنقیض لا بمعنی سلب الامکان العقلی عن تواطئهم علی الکذب فضلا
ایسا امکان منافی قطع بالمعنی الاخص بھی نہین ہوتا کما حققہ فی المواقف وشرحها واشار
الیه فی شرح المقاصد وشرح العقائد وغیرہا اسے پیش نظر رکھکر کلام باری عز وجل کیطرف

چلیے امکان کذب باری کے بعد مباحث مذکورہ دلیل دوم و فرق امور عادیہ جو ارادۂ غیبیہ سے
قطع نظر بھی ہو تو ثابت درجہ اسقدر کہ کلام ربانی و خبر اہل تواتر کا سننے کی قول ہم پلہ ہونگے
جیسا احتمال کذب یعنی نافی قطع و منافی جزم اس کلام پاک میں نہیں اوس سے خبر تواتر کا بھی فی اسر
پاک اور بنظر امکان ذاتی جو احتمال عقلی خبر تواتر میں ناشی وہ بعینہ کلام الٰہی میں بھی باقی پھر کلام
الٰہی کا سب کلاموں سے اصدق ہونا اور کسی کی بات کا اوس سے بڑھ کر تو کیا برابری بھی نہ کر سکنا کہ مفاد آیہ
کریمہ تھا معاذ اللہ کذب و سست آیا بخلاف عقیدۂ مجیدۂ اہلسنت وفاتہ السلام و اہلسنت یعنی
امتناع عقلی کذب الٰہی کہ اس تقدیر پر کلام مولیٰ جل و علا میں کسیطرح احتمال کذب کا امکان نہیں بخلاف
خبر تواتر کہ احتمال امکانی رکھتی ہے اور یہ بات قطعا صرف اوسیکے کلام پاک سے خاص تو کیا کہ کوئی
شخص ایسی حیثیت نکال سکے کہ کسی غیر خدا پر کذب محال عقلی ہو جائے عصمت اگر بمعنی امتناع
صدور و عدم قدرت ہی ہے تاہم امتناع ذاتی نہیں کہ سلب عصمت ہو زیر قدرت ہے بحمد اللہ
شمس تابندہ کیطرح روشن و درخشندہ صادق آیا کہ من اصدق من اللہ قیلا ۞ اور العزۃ
للہ کیوں نہ صادق آئے کہ آخر من اصدق من اللہ حدیثا ۞ دیکھو یہ شانہ تعالیٰ
کے اوس ارشاد کا کہ زیر آیۂ کریمہ استدلال میں فرمایا کہ کوئی اوس سے کیونکر اصدق ہو سکے کہ
اوس پر تو کذب محال اور سب پر ممکن والحمد للہ رب العلمین ۞ دلیل بست و ششم قول
المولیٰ تبارک و تعالیٰ قل ای شیء اکبر شہادۃ قل اللہ اے نبی تو کافروں سے پوچھ کون سی چیز
گواہی میں سب سے بڑی ہے تو خود ہی فرما کہ اللہ اقول اس کے لیے حجت ہی یہ آیۂ کریمہ
سابقہ سے بھی اجلی و اظہر اور افادہ مراد میں اجل ہے یہاں تقابل ... ہے وہ قطعاً
اور اثبات صدق کلام الٰہی یہاں تصریح ارشاد ہوا کہ اللہ عزوجل کی گواہی
سب گواہیوں سے اکبر و اعظم و اعلیٰ ہے اب اگر معاذ اللہ امکان کذب کو دخل دیجئے تو ضرور
شہادت الٰہی کو شہادت اہل تواتر پر تفوق نہیں کہ جو یقین اس سے ملیگا اوس سے بھی ملا اور جو
احتمال اوس میں باقی اسمیں بھی پیدا تو قرآن پر ایمان لانے والے کو یہی چارہ کہ مذہب مہذب
اہلسنت کیطرف رجوع کرے اور جناب عزت سے امکان کذب سے براءت پر ایمان لائے باقی
تقریر دلیل مثل دلیل سابق ہے فافہم واعلم واللہ اعلم دلیل بست و ہفتم قال ربنا عز قائل

وتمت كلمت ربك صدقا وعدلا لا مبدل لكلماته وهو السميع العليم ○

اور پورا ہے تیرے رب کا کلام صدق وانصاف میں کوئی بدلنے والا نہیں اوسکی باتوں کا اور وہی ہے
سننے والا جاننے والا) علما فرماتے ہیں یعنی باری عزوجل کا کلام نہایت درجہ صدق وعدل پر ہے جسکا کمال
ان امور میں متصور نہیں جو مضامین میں ہے بلغت الغاية اخبارہ واحکامه ومواعیده صدقا فی الاخبار
والمواعيد وعدلا فی الاقضية والاحکام ارشاد العقل السليم میں ہے المعنی انها بلغت الغاية
القاصية صدقا فی الاخبار والمواعيد وعدلا فی الاقضية والاحکام لا احد يبدل شيئا من ذلك
بما هو اصدق واعدل ولا بما هو مثله **اقول** وبالله التوفيق صدق قائل کے لیے درجات ہیں
درجہ ۱ روایات وشہادات میں قطعا کذب سے محترز ہو اور مخاطبات میں بھی زنہار ایسا جھوٹ روا نہ رکھے
جس میں کسی کا ضرر ہو اگرچہ اسقدر کہ غلط بات کا باور کرانا مگر مزاحا یا عبثا ایسے کذب کا استعمال کرے جو نہ
کسی کے نقصان دہ نہ سننے والا یقین لاسکے مثلا آج زید نے منوں کہانا کھایا آج مسجد میں لاکھوں آدمی
تھے ایسا شخص کاذب نہ گنا جائیگا یا آثم ومردود الروایۃ نہ ہوگا تاہم بات خلاف واقع ہے اور محض فضول غیر
نافع اگرچہ نفس کلام میں حکایت واقع مراد نہ ہونے پر دلیل قاطع ولہذا حدیث میں ارشاد فرمایا انی وان
داعبتکم فلا اقول الا حقا اخرجه احمد والترمذی باسناد حسن عن ابی ہریرة رضی الله تعالی عنه عن النبی
صلی الله تعالی علیه وسلم **درجہ ۲** ان لغو وعبث جھوٹوں سے بھی بچے مگر نثر یا نظم میں خیالات
شاعرانہ ظاہر کرتا ہو جسطرح قصائد کی تشبیبیں ع بانت سعاد فقلبی الیوم متبول سب جانتے
ہیں کہ وہاں نہ کوئی عورت سعاد نامی تھی نہ حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ اوسپر مفتون نہ
وہ انسے جدا ہوئی نہ یہہ اوسکے فراق میں محزون محض خیالات شاعرانہ ہیں مگر نہ فضول بحت
کہ تشحیذ خاطر وتشویق سامع وترقیق قلب وتزیین سخن کا فائدہ رکھتے ہیں تاہم از انجا کہ حکایت
سے محکی عنہ ہے ارشاد فرمایا گیا وما علمنه الشعر وما ینبغی له ط نہ ہمنے اوسے شعر
سکھایا نہ وہ اوسکے شان کے لائق صلی اللہ تعالی علیہ وسلم **درجہ ۳** اوسنے بھی تحرز
کرے مگر مواعظ وامثال میں ادن امور کا استعمال کرتا ہو جنکے لیے حقیقت واقعہ نہیں جیسے
کلیلہ دمنہ کی حکایتیں منطق الطیر کی روایتیں اگرچہ کلام قائل بظاہر حکایت واقع ہے مگر تغلیط
سامع نہیں کہ سب جانتے ہیں وعظ ونصیحت کے لیے یہہ تمثیلی باتیں بیان کی گئی ہیں جنسے

مقصد ... صداق ... [illegible]

کے بعض ... بیان ... اسلام ... [illegible]

... شیطان ... [illegible]

تعالى الله عما يقول الظالمون علوا كبيرا ... [illegible]

... سے اجتناب ... [illegible]

... اولیاء اللہ کا ہے ... اللہ عزوجل سہو و خطا ... صدور کذب سے محفوظ ... مگر ...

... ان الله تعالى يكره فوق سمائه ان يخطأ ابو بكر الصديق

في الارض رواه الطبراني في المعجم الكبير والحارث في مسنده وابن شاهين في السنة عن معاذ بن

جبل رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ... [illegible]

بالجملہ ... کذب کا امکان وقوعی بھی ہے ... امکان ذاتی ... [illegible]

انبیا و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام اجمعین کا ہے ... کذب کا امکان ذاتی ... [illegible]

اور ... بالذات کذب ... نقائص ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... باجماع اہلسنت محال عقلی ہے ... صدور کذب و خلاف ... [illegible]

... [illegible]

اور ... خلاف فثبت المقصود والحمد لله العلي الودود ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

استدیا دیتے تھے عذر تیرا اگر سست ہے گو بیش و بیش ☆ واللہ الہادی الی الحق المبین ☆

والحمد للہ رب العالمین

تمہید سوم — رد دینیات امام وہابیین

باعث اس تحریر ان بیہانات نمایت فرمانا القصہ یہ اس اللہ تعالی الی الحق المبین کا معاملہ سخت نازک تھا یہ راہ سادگی ایک شخص جو امام بنا لیا اور یہ مخش خوائش اسما ان پر پا اوٹھا کر لکھ دیا اب اوسکے خلاف کسی کی بات قبول ہو تو ہی بات کان کہا آئی او و با عمت سے آگ کی آہٹ ہوئی اور غصہ سے بانگ اٹھے سے پہلے ہو کام ایسا ایک فرضتے گوشت کی قسم کہا لے نہ منیگے آن مثلوں کا باعث رہا جو دین اللہ تحقیر کی اوس اُدھار حق سے بغیر چارہ کیا ہے یہ من انجم شرط بالتیسیت با اوسن لوگوں از مخصوص پیرو مرا ال ☆ کاش خدا انکو توفیق دے کہ اک را وچھے انصاف تو ان تحقیق سے قائل امام طرف ہے معتبر قصہ فرقان حیثیتوں کے کیا سے انکی چاہے پھر گوش ہوش کو باعث شنیدن ہو پھر میزان خرد کو حکم سنجیدن اسپ اگر قول خصم قابل قبول ہو تو اتباع حق سے کیون ناحق عدول ہو ورنہ پھر وہی حکم وہی تمہارے امام جیا وہ ان کا کام ہے کل بھی درجام اس چند ساعت میں نہ پہچنے نگے نہ رنگ اباحت ہیا سوا اون کے ہاں اسکے نہ سوا خوب ہے کہ دونوں طرف کو ہر ساعت سے کان کے مشتری سوائی ہو جین ہیان تحقیق سے بار در ہو کر میں پھینکیں پوچھا ہے سے آوازون کا کہا ارسالی آوران قدر کی سیمون میں اون تھی بونہ یون سے سننے کے ہوئی بنائی ہین کیا تم مین سے کوئی القی السمع وھو شہید ساں کے قابل نہیں ہاں اے گوشت کے وہ مضمون کی نگرو تحقیقون کے باتین پہلوون میں ملک ہدایت کے تخت نشین ہوجنکی سرکارین آنکھون سے عرض سنگی کانون سے ہیا سوں ہیں وہی اختیار سے پرچے سنائے آور جو کہ ور فہم کے سیر اپنی روشن چہرہ لطف و نشتر سے جیرا دکھائے ہین کیا تم مین کوئی یستمعون القول فیتبعون احسنہ کا قائل نہیں یہان برا دنیرین بیان تعصب باطل و اصرار عاطل کا و بال شدید ہی آج نہ کھلا تو کل کیا کھلیگا یہ نصیب و بیان قرو الوکنا نسمع او نعقل کا لوم تعصب الا ان ہو علما ذھم

الصبح الیس الصبح بقریب آوسدن نہ آب ارجعون اعمل صالحا کا جواب
کلا ہوگا اور طعن ہے انا ان الہ ربیا انکم نذیرہ کے جگر دوز تیر بین بلا کا پلا ابھی سویرا
ہوش سنبھالو انکھیں مل ڈالو راستہ سوجھنے کی راہ نکالو چل تو دیکھو کبھی دیکھتے ہو کہ اس
جھلی اندھیری بین کیسے پیچھے ہو جسنے نہ صرف ایک مسئلہ کذب باری بلکہ خوارج روافض معتزلہ
تیسیہ ظاہریہ کرامیہ وغیرہم طوائف ضالہ کی بدعات شنیعہ اور انکے علاوہ صدہا ضلالات قبیحہ
فظیعہ کی خندقین جھنکائین اور تمہین ان ٹھوکرون ستم لشکر شوون کی خبر تک نہوئی ہشتم فہم بین
وہ بلا کی نیندین جھکائین اور یہہ گمان یہہ کہ اس شہر راہ کا ہدایت نال ہیہات ہیہات کہان
ہدایت اور کہان یہہ چال سہ اذا کان الغراب دلیل قوم + سیہدیہم طریق
الھالکینا + للہ اپنی حالت پر رحم کرو قبل اسکے کہ پھر معذرت سہنا ہولاء الذین
اضلونا السبیلا کام نہ آئے اور لا تختصموا لدی کی غضب جھنجھلاہٹ اذ تبرا
الذین اتبعوا من الذین اتبعوا کا رنگ دکھائے ربنا افتح بیننا وبین قومنا
بالحق وانت خیر الفاتحین ہ فقیر اس تمہید تمہید و تہدید تشدید کو اپنا شفیع بنا کر مجال مقال
مین قدم دھرتا اور ڈرتے ڈرتے نازک طبعون گران سمعون چلن چھینون تا توان بندونسے
کچھ عرض کرتا ہے سہ کہتے تو اونسے کہتا ہون احوال دل مگر + ڈر ہے کہ شان ناز پہ
شکوہ گران نہو + ایہا القوم ان حضرت امام اول وہابیت شاریہ معلم ثانی طوائف نجدیہ کو
اپنی ایجاد کا فرہ مقدمہ تھا بیباک ہی بین ایکا عالم تھا زبان کے آگے بارہ ہل چلتے جب ہاتھی
پھر کیا کسی کے سنبھالے سنبھلتے جدہر جا نکلے سبھی ہو یا دہر لگی رکھنے سے پورا سہ کہ بت
شکنی گاہ بسجد زنی آتش + از مذہب تو گبر و مسلمان گلہ دارد + اسلیے حضرت کی ایک کتاب مین
جو کفر ہے تو دوسری مین ایمان اج جو ولی ہے کل پکا شیطان ایک آنکھ سے راضی دوسری سے
خفا ایک پہ مین رہو دوسرے مین شفا دور کیون جائیے ایک ہاتھ پر صراط ایک پر تقویۃ رکھ
لیجیے ایک دوسری کا رد کر دے تو سہی اب ایک بڑی مصلحت ہے جسکے لیے حضرت نے اپنی تصانیف
مین بڑے بڑے یانی باندھے اور پیش خویش آہستہ آہستہ سب سامان کر لیے جسے فقیر نے اپنے
مجموعہ مبارکہ البارقۃ الشارقہ علی مارقۃ المشارقہ مجلد سوم فتاوائی فقیر مسمی

العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ میں مفصل و مدلل بیان کیا یہ سمجھی کہ وہ مطلب نہ نکلیگا جبتک اللہ تعالی کا وجوب صدق باطل نہو لہذا رسالہ یکروزی میں امکان کذب کے قائل ہوئے اور اس بیہودہ دعوے کے ثبوت کو ہزار جانکنی وہ ہذیان بکے البطلان ظاہر کیے

ہذیان اول امام وہابیہ اگر کذب الہی محال ہوا اور محال پر خدا کو قدرت نہیں تو اللہ تعالے جھوٹ بولنے پر قادر نہوگا حالانکہ اکثر آدمی اوسپر قادر ہیں تو آدمی کی قدرت اللہ کی قدرت سے بڑھ گئی یہہ محال ہے تو واجب کہ اوسکا جھوٹ بولنا ممکن ہو **ایہا المسلمون** حماکم اللہ شر المجون للہ بنظر انصاف اس اغوائے عوام و طغوائے تمام کو غور کرو کہ اس تلبیس کی گانٹھ میں کیا کیا فسق کی پڑیاں بندی ہیں **اولا** یہوکا دیا کہ آدمی تو جھوٹ بولتے ہیں خدا نہ بول سکے تو قدرت انسانی اوسکی قدرت سے زائد ہو جائیگی حالانکہ اہلسنت کا ایمان ہے کہ انسان اور اوسکے تمام اعمال و اقوال و اوصاف و احوال سب جناب باری عزوجل کے مخلوق ہیں قال المولی سبحنہ و تعالے **واللہ خلقکم وما تعملون** ○ (تم اور جو کچھ تم کرتے ہو سب اللہ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے) انسان کو فقط کسب پر ایک گونہ اختیار ملا ہے اوسکے سارے افعال مولی عزوجل ہی کی سچی قدرت سے واقع ہوتے ہیں آدمی کی کیا طاقت کہ بے اوسکے ارادہ و تکوین کے پلک مار سکے انسان کا صدق کذب کفر ایمان طاعت عصیان جو کچھ ہے سب اوسی قدیر مقتدر جل و علا نے پیدا کیا ہے اور اوسکی عمیم قدرت عظیم ارادت سے واقع ہوتا ہے **وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العلمین** ○ تم نہ چاہو گے مگر یہہ کہ اللہ چاہے جو پروردگار سارے جہان کا ع اوسکا چاہا ہوا ہمارا نہوا ہے ○ ما شئت کان وما تشاء یکون لا ما یشاء الدہر والافلاک ○ پھر کتنا بڑا فریب دیا ہے کہ آدمی کا فعل قدرت الہی سے جدا ہے یہہ خاص شفیان معتزلہ کا مذہب نامہذب اور قرآن عظیم کا مردود و مکذب **ثانیا۔ اقول** اس دہوش سے پوچھو انسان کو اپنے جھوٹ بولنے پر قدرت ہی یا معاذ اللہ عزوجل سے بلوانے پر بہر قدرت بڑھنا تو جب ہوتا کہ اللہ تعالی آدمی سے جھوٹ بلوانے پر قادر نہو کھتا اپنی کذب پر قادر نہوا تو انسان کو اوس عزیز جلیل کے کذب پر کب قدرت تھی کہ قدرت الہی سے اوسکی قدرت زائد ہو گئی **ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور** **ثالثا** حضرت کو اسی یکروزی میں یہہ تسلیم ضروری کہ کذب عیب ہے اور بیشک باری عزوجل میں عیب و نقصان آنا محال عقلی اور ہم اسی رسالے کے مقدمہ میں روشن کر چکے

کہ محال پر قدرت ماننا اللہ عزوجل کو سخت عیب لگانا بلکہ اوسکی خدائی سے منکر ہو جانا ہے
معلم ملکوت ابلیس خبیث علیہ اللعن نے یہہ عجز قدرت کا مسئلہ شاگرد ان دہلوی ابن حزم
فاسد العقیدہ فاقد الحجہ ظاہری المذہب ردی المشرب کو بھی سکھایا تھا کہ اپنی رب کا ادب و اجلال یکسر
پشت ڈال کر کتاب الملل والنحل میں بک گیا کہ اللہ تعالی قادر ہے کہ ولد اختیار کرے
اللہ تعالی اپنے لیے بیٹا بنانے پر قادر ہے کہ قدرت نہ ہو تو عاجز ہوگا تعالی اللہ عما یقول
الظالمون علوا کبیرا ۵ لقد جئتم شیئا ادا ۵ تکاد السموات یتفطرن منہ و
تنشق الارض وتخر الجبال ہدا ۵ ان دعوا للرحمن ولدا ۵ وما ینبغی للرحمن ان یتخذ
ولدا ۵ سیدی علامہ عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی مطالب وفیہ میں ابن حزم کا یہہ قول نقل کر
فرماتے ہیں فانظر اختلال ہذا المبتدع کیف غفل عما یلزم علے ہذہ المقالۃ الشنیعۃ من اللوازم التی لا تدخل
تحت وہم وکیف فاتہ ان العجز انما یکون لو کان القصور جائیا من جہۃ القدرۃ اما اذا کان لعدم قبول
المستحیل لتعلق القدرۃ فلا یتوہم عاقل ان ہذا عجز یعنی اس بدعتی کی بدحواسی دیکھو کیونکر غافل ہوا اس
قول شنیع پر کیا کیا قباحتیں لازم آتی ہیں جو کسی وہم میں نہ سمائیں اور کیونکر اوسے یہہ نہ سوجھا کہ
عجز تو جب ہو کہ قصور قدرت کی طرف سے آئے اور جب وجہ یہہ ہے کہ محال خود ہی تعلق قدرت کی
قابلیت نہیں رکھتا تو اس سے کسی عاقل کو عجز کا وہم نہ گزریگا اوسمیں فرمایا و بالجملہ فذلک التقدیر
الفاسد یؤدی الی تخلیط عظیم لا یبقی معہ شیء من الایمان ولا من احکام العقل اصلا (یعنی یہہ تقدیر فاسد
(کہ اللہ عزوجل محالات پر قادر ہے) وہ سخت وہمی و سہی کا باعث ہوگی جسکے ساتھ نہ ایمان کا
نام رہے نہ اصلا احکام عقل کا نشان) اوسمیں فرمایا وقع ہہنا لابن حزم ہذیان من الہذیان
لیس لہ قدوۃ فیہ الا شیخ الضلالۃ ابلیس یعنی مسئلہ قدرت میں ابن حزم سے وہ بہکی بہکی باتیں
بیہودہ باطل واقع ہوئی ہیں جنمیں اوسکا کوئی پیشوا نہیں مگر سردار گمراہی ابلیس
القدرۃ والارادۃ صفتان مؤثرتان والمستحیل لا یمکن ان یتأثر بہما فلو تعلقتا بہ
لتعلقتا بانعدام الذات العالیۃ وانتفاء الالوہیۃ لا لا یتعلقہما من الجواز شدید
الی ... فای قصور وفساد ونقص اعظم من ہذا وہذا الاعتقاد یؤدی الی تخلیط عظیم وتخریب جسیم
لا یبقی معہ عقل ولا نقل ولا ایمان ولا کفر لفساد تعقل الاشیاء من المبتدعۃ عن ہذا الصریح

فانظر بعد هذا التقريع كيف عمى عما يلزم على هذا القول الشنيع من اللوازم التي لا يتفوه

بها الا ... يعني قدرت وارادہ دونون صفتیں [illegible] ہوتی ہیں اور محال کا اسکے ساتھ ہونا ممکن [illegible]

[illegible] لازم آتا ہے کہ قدرت وارادہ [illegible] عدم اور وجود اللہ تعالی کے عدم اور محال [illegible]

خدا کا دینا اور خالق [illegible] ان سب باتوں سے متعلق ہو سکے اس سے بڑھکر کونسا

قصور وفساد ونقصان ہوگا اس تقریر پر [illegible] خرابی لازم آئیگی جسکے ساتھ عقل

رہے نہ نقل نہ ایمان نہ کفر اور بعض اشقیا نے بدیہیات کو جو بسا اوقات نہ سوچا تو صاف لکھ گیا کہ ایسی

بات پر بھی خدا قادر ہے [illegible] نہ سوجھیں وہ شناعتیں جو

اس [illegible] قول پر لازم آتی ہیں [illegible] ہم کو بھی استحضار نہیں ہے مسلمان انصاف کریں کہ ہم

[illegible] اس مذہب ابن حزم پر کیوں اس [illegible] الجہم سے کتنی [illegible]

کذالک قال الذین من قبلھم مثل قولھم تشابھت قلوبھم واللہ

لا یھدی کید الخائنین ۰ الجواب - اقول العزة للہ اگر دہلوی ملا کی یہ دلیل

[illegible] تو [illegible] خدا [illegible] ممکن ہو جائیں وجہ یہ کہ جب یہ قرار پایا کہ آدمی جو

[illegible] خدا بھی اپنی ذات پاک کے لیے کر سکتا ہے اور معلوم کہ نکاح کرنا عورت سے ہم بستر ہونا

[illegible] رحم میں نطفہ پہونچانا قدرت انسانی میں ہے تو واجب کہ الہی کا سو ہم خدا بھی یہ باتیں

[illegible] آدمی کی قدرت [illegible] بڑھ جائیگی اور جب اتنا ہو چکا تو وہ اقسام جنکے سبب

اہل اسلام انکا ولد کو محال جانتے تھے امام وہابیہ نے قطعا جائز مان لیں آگے نطفہ ٹھہرنے

اور بچہ ہونے میں کیا زہر گھل گیا ہے وہ کونسی ذلت وخواری باقی رہی ہے جسکے باعث [illegible]

ماننے [illegible] ہوگا [illegible] اگر خدا کا عاجز رہ جانا تو سخت تعجب ہے کہ یہ تو خاص اپنے ہاتھ کا کام [illegible]

[illegible] جسکے لیے اسکی قدرت واقع ہوئے ہیں تو کیا اپنی [illegible] کے بارے [illegible]

[illegible] ہوگا [illegible] کہ نطفہ استقرار کرے اور خدا استقرار پر قادر ہی یا [illegible]

[illegible] رحم میں [illegible] بالکل [illegible] بالغ اولاد [illegible] خدا [illegible]

[illegible] جب [illegible] ممکن ٹھہرے [illegible] قطعا ممکن [illegible]

[illegible] خدا ہی ہوگا قال اللہ تعالی قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین ۰ [illegible]

اگر جن کے لیے کوئی بچہ ہے تو میں سب سے پہلے پوجنے والا ہوں) تو قطعا وجود خدا کا امکان ہوا اگر
چہ منافی غیرت ہو کر امتناع بالغیر ٹھہرے اور جب ایک ممکن تو کروڑوں ممکن کہ قدرت خدا کی انتہا نہیں
والا ہول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ⁂ خامسا ملائے دہلی کا خدائے موہوم کہاں کہاں آدمی کی
حرص کریگا آدمی کھانا کھاتا ہے پانی پیتا ہے پاخانہ پھرتا ہے پیشاب کرتا ہے آدمی قادر ہے کہ جس
چیز کو دیکھنا نہ چاہے آنکھیں بند کرلے سننا نہ چاہے کانوں میں انگلیاں دے لے آدمی قادر
ہے کہ اپنے آپکو دریا میں ڈبودے آگ سے جلالے خاک پر لیٹے کانٹوں پر لوٹے رافضی ہو جائے
وہابی بنجائے مگر ملائے بلوم کا سولائے موہوم یہہ سب باتیں اپنے لیے کر سکتا ہوگا ورنہ عاجز
ٹھہریگا اور کمال قدرت میں آدمی سے گھٹ رہیگا **اقول** غرض خدائی سے ہر طرح ہاتھ دھو
بیٹھنا ہے نہ کر سکا تو حضرت کے زعم میں عاجز ہوا اور عاجز خدا نہیں ۔ کر سکا تو ناقص ہوا ناقص خدا
نہیں ۔ محتاج ہوا محتاج خدا نہیں ۔ ملوث ہوا ملوث خدا نہیں تو شمس و امس کی طرح اظہر
و ازہر کہ دہلوی بہادر کا یہہ قول ابتر حقیقۃً انکار خدا کی طرف منجر ما قدروا اللہ حق قدرہ
والعیاذ باللہ عن اضلال الشیاطین مگر سبحن ربنا ہمارا سچا خدا سب عیبوں سے پاک اور قدرت
علی المحال کی تہمت سے بالضلال سے کمال منزہ عالم اور عالم کے اعیان اعراض ذوات صفات
اعمال اقوال خیر شر صدق کذب حسن قبیح سب اوسکی قدرت کاملہ و ارادہ ازلیہ سے ہوتے ہیں نہ
کوئی ممکن اوسکی قدرت سے باہر نہ کسیکی قدرت اوسکی قدرت کے ہمسر نہ اپنے لیے کسی عیب
و منقصت پر قادر ہونا اوسکی شان قدوسی کے لائق و درخور تعالی اللہ عما یقول الظلمون
علوا کبیرا ۵ وسبحن اللہ بکرۃ و اصیلا والحمد للہ حمدا کثیرا ثم **اقول** فقیر میں ان پانچ کے
علاوہ ہذیان مذکورہ اور ابحاث دقیقہ کثیرہ ہیں جنکے ذکر کے لیے مخاطب قابل فہم دقائق درکار
نہ وہ حضرات جنہیں اجلہ و اکابر کا مبلغ علم سید ہی سید ہی نفس عبارت مشکوۃ وغیرہ سے سن سنا کر
اجازت و سند کی داد وستد تا بہ اذلہ و اصاغر چہ رسد امرنا ان نکلم الناس علی قدر عقولھم واللہ

[illegible]

الہادی دولی الایادی ✽ **ہذیان دوم مولای نجدیہ** ✽ عدم کذب را از کمالات
حضرت حق سبحنہ بیشمارند و او جلشانہ بان مدح میکنند بخلاف اخرس و جماد کہ ایشان راکسی بعدم
کذب مدح نمیکنند و پرظاہر ست کہ صفت کمال ہمین ست کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب بسیار دارد
و بنابر رعایت مصلحت و مقتضی حکمت تنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نمی نماید ہمان شخص ممدوح
میگردد و بسبب عیب کذب و اتصاف بکمال صدق بخلاف کسیکہ لسان او ماؤف شدہ باشد و تکلم
بکلام کاذب نمی تواند کرد یا قوت متفکرہ او فاسد شدہ باشد کہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع نمیتواند
کرد یا شخصیکہ ہرگاہ کلام صادق میگوید کلام مذکور از و صادر میگردد و ہرگاہ کہ ارادہ تکلم بکلام کاذب
می نماید آواز او بند می گردد یا زبان او ماؤف میشود یا کسے دیگر دہن او را بند می نماید یا حلقوم
او را خفہ میکند و یا کسی کہ چند قضایا صادقہ را یاد گرفتہ است و اصلا بر ترکیب قضایای دیگر قدرت
نمیدارد و بنا بر عدم تکلم بکلام کاذب از و صادر نمیگردد و این اشخاص مذکورین نزد عقلا قابل مدح نیستند
بالجملہ عدم تکلم بکلام کاذب ترفعا عن عیب الکذب و تنزہا عن التلوث بہ از صفات مدح ست و بنا بر
عجز از تکلم بکلام کاذب تکلم نکردن از صفات مدح نیست یا مدح آن بسیار ادون ست از مدح اول
انتھی بلفظہ و الکتاب المختل اس تمام باطل و تطویل لاطائل کا یہہ حاصل ہے حاصل کہ عدم کذب
اللہ تعالی کے کمالات و صفات مدائح سے ہو اور صفت کمال و قابل مدح یہی ہے کہ متکلم باوجود
قدرت بلحاظ مصلحت عیب الائش سے بچنے کو کذب سے باز رہے نہ کہ کذب پر قدرت ہی نرکھے کونگو
یا توتلے کی کوئی تعریف نکریگا کہ یہہ جھوٹ نہیں بولتا تو لازم کہ کذب الہی مقدور و ممکن ہو ✽
اقول وباللہ التوفیق اس ہذیان شدید الطغیان کے شنائع و مفاسد حد شمار سے
زائد ہیں مگر ان نوشتوں بدلگامیوں پر چند تازیانے بنگاہ اولین ذہن فقیر میں حاضر ہوئے پیشکش
کرتا ہوں و باللہ العصمۃ فی کل حرف و کلمۃ **تازیانہ ۱ - اقول العزۃ للہ و**
العظمۃ للہ واللہ الذی لا الہ الا ہو کبرت **کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون**
الا کذبا ○ لقد یہہ ظلم شدید و ضلال بعید تماشا کردنی کہ جا بجا خود اپنی زبان سے کذب کو عیب
و الوث کہتا جاتا ہے پھر اوسی کو باری عز وجل کے لیے ممکن بتاتا اور اللہ کے جھوٹ نہ بولنے کی وجہ
یہہ ٹھہراتا ہے کہ حکیم ہے اور مصلحت کی رعایت رکھتا ہے لہذا ترفعا عن عیب الکذب و تنزہا عن

التلوث ہے یعنی اس لحاظ سے کہ کہیں عیب و لوث سے آلودہ نہو جاؤں کذب سے بچتا ہے دیکھو صاف
صریح مان لیا کہ باری عز و جل کا عیب دار و ملوث ہونا ممکن وہ چاہے تو ابھی عیبی و ملوث بنجائے
مگر یہہ امر حکمت و مصلحت کے خلاف ہے اسلیئے قصداً پرہیز کرتا ہے تعالی اللہ عما یقولون علوا
کبیرا (۵) اور خود مسکے سے اصل بنائے خود سری دیکھیے جاسے مقبوح کا پہلا استقبوح اس
کلام اللہ کے رد مین ہے کہ کذب نقص ہے اور نقص باری تعالی پر محال اسکے جواب مین فرمائے ہین
محال بالذات ہونا ہمین تسلیم نہین بلکہ ان دلیلون (یعنی دونون نہ پاتون) سے ممکن ہے تو
کیسی صاف روشن تصریح ہے کہ نہ فقط کذب بلکہ ہر عیب و آلائش کا خدا مین آنا ممکن واہ بہادر
کیا غضب کر دیا شرچشم مین تمام عقائد تنزیہ و تقدیس کی جڑ کاٹ گیا عاجز جاہل احمق کا ایک ادنی بہرا
سکتا کہ انکا سب کچھ ہونا ممکن ٹھہرا کہانا پینا پاخانہ پھرنا پیشاب کرنا بیمار پڑنا بچہ جننا اونگھنا سونا
بلکہ مر جانا مر کے پھر پیدا ہونا سب جائز ہوگیا غرض اصول اسلام کے ہزارون عقیدے جنہین مسلمان خود
کے ہاتھ مین یہی ایک دلیل تھی کہ مولی عز و جل پر نقص و عیب محال بالذات ہین دفعۃً سب باطل و بے
دلیل ہوکر رہ گئے فقیر تنزیہ دوم مین زیر دلیل اول ذکر کر آیا کہ یہہ مسئلہ کیسی عظمت والا اصل دینی
تھا جس پر ہزارہا مسئلہ ذات و صفات باری عز و جل متفرع وہابی اس ایک کے انکار کرتے ہی وہ سب
اڑ گئے تو ہین شرح مواقف سے گزرا کہ ہمارے لیے معرفت صفات باری کیطرف کوئی راستہ نہین
مگر افعال الہی سے استدلال یا یہہ کہ اوس سے عیوب و نقائص محال اب یہہ دوسرا راستہ تو تمنے
خود مسدود کر دیا رہا پہلا یعنی افعال سے دلیل لانا کہ اوسنے ایسی عظیم چیزین پیدا کین اور ان مین یہہ
پیچ حکمتین ودیعت رکھین تو لاجرم انکا خالق بالبداہۃ علیم و قدیر و حکیم و مرید ہے اقول اولاً
یہہ استدلال صرف اونہین صفات کا ان مین جاری جنہین خلق و تکوین کو علاقہ داری باقی ہزارہا
مسائل و صفات تنزیہیہ سلبیہ پر دلیل کہان سے آئیگی مثلاً مصنوعات کا ایسا بدیع و رفیع ہونا کیونکر
دلالت کریگا کہ اسکا صانع صفت کلام یا صفت صدق سے بھی متصف یا نوم و اکل و شرب سے بھی منزہ
ہے ثانیاً جن صفات پر دلالت افعال وہان بھی صرف اوسکے حصول پر دال نہ یہہ کہ اونکا
حدوث و تغیر یا زوال محال مثلاً اس نظم محکم عظیم بنانے کے لیے بیشک علم و قدرت و ارادہ و
حکمت درکار تھے مگر اس کے صرف بنانے کے وقت انکا ہونا ثابت ہوا نہ یہہ کہ ہمیشہ سے ہوئے اور ہمیشہ رہینگے

[illegible]

دلیل ساکت اگر دلائل سمعیہ کیطرف چلیے **اقول** اولا بعض صفات سمع پر متقدم تو اونکا
سمع سے اثبات دور کو مستلزم **ثانیا** سمع بھی صرف گنتی کے سلوب و ایجابات مین وارد اور انکے
سوا ہزارون مسائل کس طرح سے اثبات کیے مثلا نصوص شرعیہ مین کہین تصریح نہین کہ باری عزوجل امراض
و اعراض و بول و براز سے پاک ہے اسکا ثبوت کیا ہوگا **ثالثا** نصوص بھی فقط وقوع و عدم پر دلیل
ہونگے وجوب و استحالہ و ازلیت و ابدیت کا پتا کہان سے چلیگا مثلا **بکل شیء علیم**
علی کل شیء قدیر سے بیشک ثابت کر سکیے لیے علم و قدرت ثابت ہے مگر یہ کہ
کہ ازل سے ہین اور ابد تک رہینگے اور انکا زوال اوس سے محال تو ہین **وہو یطعم ولا**
یطعم اور **لا تاخذہ سنۃ ولا نوم** کا اتنا حاصل کہ کھاتا پیتا سوتا اونگھتا نہین نہ
یہ کہ یہ باتین اوس پر ممتنع **ہان ہان** ان سب امور پر دلالت قطعی کرنے والا آن تمام دعاوی
ازلیت و ابدیت و وجوب و امتناع پر بوجہ کامل ٹھیک اوترنے والا انھین ہزار ہا مسائل صفات
ثبوتیہ و سلبیہ کے اثبات کا یکبارگی سچا ذمہ لینے والا تمہارا مخالف ذی ہوش غیر مجنون و مدہوش کے
سوکھے ہین و ضعیف بھاری پتھر دہرنے والا تھا مگر وہی دینی یقینی عقلی بدیہی اجماعی ایمانی مسئلہ
کہ باری تعالی پر عیب و نقصت محال بالذات جب یہی ہاتھ سے گیا سب جہا تار ہا اب نہ
دین ہے نہ نقل نہ ایمان نہ عقل **انا للہ وانا الیہ راجعون** کذلک یطبع اللہ علی کل قلب
متکبر مفتون **ہان وہابیہ نجدیہ کو دعوت عام ہے** اپنے مولوی مسلم امام
مقدم کا یہ ہذیان امکان ثابت مان کر دیکھا تمہین تو کہ اونکا معبود بول و براز سے بھی پاک
ہے یا نہین حاش للہ امتناع تو امتناع عدم وقوع کے بھی لالے پڑینگے آخر قرآن و حدیث میں
تو کہین اسکا ذکر نہین نہ افعال الہی اس نفی پر دلیل اگر اجماع مسلمین کیطرف رجوع لائین اور
بیشک اجماع ہے مگر جان برادر یہ بیشک ہمنے تو یہی کہا کہ یہ عیب ہین اور عیب سے تنزیہ
ہر مسلمان کا ایمان تو قطعا کوئی مسلم ان امور کو روا نرکھیگا جب عیب سے تلوث ممکن ٹھہرا
تو اب ثبوت اجماع کا کیا ذریعہ رہا کیا نقل و روایت سے ثابت کروگے حاشا نقل اجماع درکنار
سلفا و خلفا کتابون مین اس مسئلہ کا ذکر ہی نہین اگر کہیے بول و براز کا وقوع انہی آلات
جسمانیہ پر موقوف جنسے جناب باری منزہ تو اولا اون آلات کے بطور آلات ہونا اجزا ہی

ذات ہونے کے استحالہ پر سوا اوس وجوب تنزہ کے کیا دلیل ہے تمہارا امام دعولی یہ وبیٹھا ہے
ثانیا توقف ممنوع آخر بے آلات زبان ودہن وکام وپردۂ گوش کلام وبصر وسمع ثابت ہونے
بے آلات بول پڑا ہے کون مانع اسیطرح لاکھون کفریات لازم آئینگے کہ تمہارے امام کا وہ
بہتان امکان تسلیم ہو کر قیامت تک نہ سنبھلیگی کذالک یحق اللہ الحق ویبطل الباطل
ولو کرہ المجرمون کا مسلمانون نے دیکھا کہ اس طائفہ ضالہ کے سردار وامام
مدعی اسلام نے کیا بس ہویا اور کیا کچھہ کہویا اور لاکھون تحفظ بنا اسلام کو کیسا ڈہویا اور ازہان
کفر شنیع وضلال فظیع کا دروازہ کیسا کہولا کہ اوسکا مذہب مان کر کبھی بند نہوگا پہر وعدہ یہ ہے
کہ دنیا بہر میں جتنے معبود ہیں باقی سب بمشرک سبحن اللہ یہہ ہو نجس اور یہہ وعدہ ہی اور ناقص عیبی
وملوث خدا کے پوجنے والے کس منہہ سے اون اپنے تراشیدہ باطل معبودونکو حضرت حق سبحنہ
کہتا ہے سبحن اللہ وہی تو سمجہنے کے قابل ہین دنیا بہر کے معبودان الا آلہین کا امکان حاصل الحمد
للہ مین اپنے رب ملک سبوح قدوس عزیز مجید عظیم جلیل کیطرف ہزار زبان وصد ہزار احسان رجوع
کرتا ہون تیرے اون عیبی الاشی تراشیدہ معبود اور اوسکے سب پوجنے والون سے مسلمانو
تمہارے رب کی عزت وجلال کی قسم کہ تمہارا سچا معبود جل وعلا وہ پاک منزہ وسبوح وقدوس ہے
جسکے لیے تمام صفات کمالیہ ازلا ابدا واجب للذات اور اصلا کسی عیب لوث سے ملوث ہونا جسکے
قطعا محال بالذات اوسکی پاک قدرت اس ناپاک شناعت سے بری ومنزہ کہ معاذ اللہ اپنے عیبی
وناقص بنانے پر حاصل ہو نعم المولی ونعم النصیر یہہ نالائق گم کا سوال ہم سے ہوتا تمہارا رب
اپنے لیے عیوب وفواحش پر قدرت تو رکھتا ہے مگر لوگون کے شرم لحاظ یا ہمارے سچے خدا کے قہر و
غضب سے ڈر کر باز رہتا ہے ضعف الطالب والمطلوب لبئس المولی
ولبئس العشیر O اوسفیہ ملوم کذوب تو ملوم الوہیت ومنقصت باہم الٰہی درجہ منافی
ہین اگر وہی ہے جسکے لیے جمیع صفات کمال واجب لذاتہ ہون تو کسی عیب سے اتصاف
ممکن ماننا زوال الوہیت کو ممکن جاننا ہے پہر خدا خدا کب رہا وکان الظانین باللہ
بمجاوزن O عنقریب انشاء اللہ تعالی تفسیر کبیر سے منقول ہوگا کہ باری کے لیے امکان
ظلم ماننے کا یہی مطلب کہ اوسکی خدائی ممکن الزوال ہے مین گمان نہین کرتا کہ اس عیار کیطرح

[illegible]

(مسلمانوں کی تو خدا امان کرے) کیسی سچ والا کا فر تے بھی جسے لیے دھڑک تصریح کر دی ہو
کہ عیب لوث خدا میں آ تو سکتے ہیں مگر بطور ترفع یعنی نشخت بنی رکھنے کے لیے اوس سے دور
رہتا ہے صدق اللہ ومن اصدق من اللہ قیلا فانہا لا تعمی الابصار
ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور ۔ بیشک آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں ولیکن
وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں والعیاذ بالمولی سبحنہ وتعالی ثم **اقول** طرفہ
تماشا ہے خدا کی شان سنیے بنائے کا تو وہ ایمان کہ خدا کے لیے عیب کا امکان اور ارباب
طائفہ یوں بے وقعتی کی کیجیئے گا احق بلکان کہ تمام امت کے خلاف حق تعالی کے جھوٹ پر
عقیدہ ٹھہرایا تو مؤلف کے پیشوایان دین کا ہے مؤلف اسپر افسوس نہیں کرتا حضرت ذرا
ٹھہر کر خبر لیجیے دربان مولائے طائفہ عجز و جہل وظلم و بخل وسفہ و ہزل وغیرہا دنیا کے سب
عیوب و نقائص کے امکان کا انتقاد کر کے چلے ہیں پھر بفرض غلط اگر کسی نے ایک جگہ عجز مان
بھی لیا تو تمہارے امام کے ایمان پر کیا بچا کیا ایک امر کہ خدا کے لیے اوس سے کذب درجہ
تکمیل تھا وہ تو اوس حریص نے ایک خوشہ تسلیم کر لیا پھر کیا قہر کیا مگر تمہارا امام جو خدا کا
ناقص عیبی ملوث آلائشی ہو سکنے پر ایمان لایا نہ یہہ قابل افسوس نہ خلاف امت ہے یہیں تو
تمہارے اعظم پیشوایان دین کی سنت ہے معاذ اللہ اس امام کی بدولت طائفہ بیچارے کی کیا
بری گت ہے ثم **اقول** اس سے بڑھکر منظا ہر حالفہ تناقض صحیح امام الطائفہ اوسی
منہ سے خدا کے لیے عیب و تلوث ممکن مانتا ہے اوسی مونہہ سے کہتا ہے جھوٹ نہ بول
سکے تو قدرت جو گھٹ جائیگی حتی گھٹ جائیگی تو کیا آفت آئیگی آخر جہاں ہزار عیب ممکن تھے
ایک یہہ بھی سہی ۔ اللہم علیہم لیس ہے یہہ کہ رب کریم رؤف رحیم عز مجدہ اپنے اضلال سے اپنی پناہ میں رکھے
امین امین بجاہ سید الہادین محمد الصادق الحق المبین صلوات اللہ تعالی علیہ وعلی الہ
وصحبہ اجمعین **تازیانہ ۲-۱** **اقول** وباللہ التوفیق ایہا المسلمون جاننا چاہیے
کہ باری عز جلالہ کا عیوب و نقائص سے ملوث ہونا اس شخص کے نزدیک صرف ممکن ہی نہیں
نہیں بلکہ یقینا اوسی بالفعل ناقص جانتا اور کمال حقیقی سے دور مانتا ہے اسلئے کہ مسلمان
کمال حقیقی یہہ ہے کہ اوس صاحب کمال کی نفس ذات مقتضی جملہ کمالات ومنافی جملہ

تلوثات ہو اور قطعاً جو ایسا ہوگا اوسپر ہر عیب و نقصان محال ذاتی ہوگا کہ ذات سے مقتضای ذات کا ارتفاع یا ذات و منافی ذات کا اجتماع دونوں قطعاً بدیہی الامتناع اور بیشک ہم اہلسنت اپنے رب کو ایسا ہی مانتے ہین اور بیشک وہ سچے کمال والا ایسا ہی ہے اس شخص نے کہ اوس عز جلالہ پر عیب و نقصان کا امکان مانا تو قطعاً کمالات کو اوسکا اقتضای ذات نجانا تو کمال حقیقی سے بالفعل خالی اور حقیقۃً ناقص و فاقد مرتبہ عالی ہوا آج وجہ معلوم ہوئی کہ یہہ طائفہ تائفہ اپنے آپ کو موحد اور اہلسنت کو مشرک کیون کہتا ہے اسلئے کہ ہم کہتے ہین اللہ عزوجل کے لیے اثبات کمالات واجبہ للذات شرک ہے کہ لفظ وجوب جو مشترک ہوجائیگا اگرچہ وجوب بالذات و وجوب للذات فرق اوس طفل مکتب پر بھی مخفی نہین جو اربعہ و زوجیت کی حالت جانتا ہے و لہذا اس فرقہ ضالہ نے باتباع کرامیہ کمالات الٰہیہ کو مقتضای ذات نہ ٹھہرایا تو جیسے معتزلہ نے تعدد قدما سے بچنے کو نفی صفات کی اور اپنا نام اصحاب التوحید رکھا یونہین اس طائفہ جدیدہ نے اشتراک لفظ وجوب سے بھاگنے کو نفی اقتضای ذات کی اور اپنا نام موحد ترا شاد فی ذلک **اقول**

تعسًا لمن بالاعتزال وبالتوہب جاؤا ذا اہل توحید و ذاک موحد عفوا ۞

تشابہت قلوبہم فتناسب الاسماء تشابیہ تنبیہ جہول سفیہ کو جنکہ اوسکا استاد قدیم ابلیس رجیم علیہ اللعن نے یہہ نقصان و تلوث باری عزوجل کا مسئلہ سکھایا تو دوسری کتاب افضاح الباطل مسمی بہ ایضاح الحق مین ترقی ضلال و شدت نکال کا رستہ دکھایا یعنے اوسمین نہایت دریدہ دہنی سے مسائل تنزیہ و تقدیس باری تعالی عزوجل کو جنپر تمام اہلسنت کا اجماع قطعی ہے صاف بدعت حقیقیہ بتایا۔ جری بیباک کی خود عبارت ناپاک یہہ ہے تنزیہ او تعالی

از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلا جہت و محاذات و قول بجسد و رعالم بسبیل ایجاب

و اثبات قدم عالم و امثال آن ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آن اعتقادات مذکورہ

را از جنس عقائد دینیہ میشمارد اھ ملخصاً دیکھو کیسا بے دھڑک لکھہ دیا کہ اللہ عزوجل کی یہہ تنزیہین تقدیسین کہ اوسے زمانہ و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اوسکا دیدار بلا کیف حق ماننا سب بدعت حقیقیہ ہین سچ ہے جب اللہ تعالی کے لیے ہر عیب و آلائش کو ممکن ماننا سنت ملعونہ امام نجدیہ ہے تو اوس عزیز مجید جل مجدہ کی تنزیہ و تقدیس آپہی بدعت حقیقیہ شریعت وہابیہ ہوگی

[illegible]

[illegible]

وہی حساب ہے ع کہ توہم در میان ما تلخی ۔ مشرکین بھی تو دین اسلام کو بدعت بتاتے تھے
ما سمعنا بهذا فی الملة الاخرة ان هذا الا اختلاق کہ خیر یہاں تک
تو نری بدعت ہی بدعت تھی آگے شراب ضلالت تیز و تند ہو کر اونچی چڑھی اور نشہ کی ترنگ کیف
کی امنگ دون پر آکر کفر تک بڑھی کہ اللہ عزوجل کو پاک و منزہ اور دیدار الٰہی کو بے جہت و
مقابلہ ماننے کو مخلوقات کے قدیم جاننے اور خالق تعالیٰ کو بے اختیار ماننے کے ساتھ گنا
اور اوسے ان ناپاک مسئلون کے ساتھ کہ باجماع مسلمین کفر محض ہیں ایک حکم میں شریک کیا
اب کیا کہا جائے سوا اسکے کہ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایسے امام اور ایسے ماموم ع مذہب معلوم و اہل مذہب
معلوم ۔ تازیانہ ۳ ۔ اقول وباللہ التوفیق سفیہ سحیق کی اور جہالت و ضلالت دیکھیے
تو مانتا جاتا ہے کہ صدق اللہ عزوجل کی صفات کمالیہ سے ہے حیث قال صفت کمال یکون لہ سبحانہ
پھر اوسے امر اختیاری جانتا ہے کہ باری تعالیٰ نے باوجود قدرت عدم برعایت مصلحت بطور ترفع
اختیار فرمایا اہلسنت کے مذہب میں اللہ عزوجل کے کمالات اوسکے پاکیزہ قدرت و اختیار سے
نہیں بلکہ باقتضائے نفس ذات ہے بے توسط قدرت و ارادہ و اختیار اوسکی ذات پاک کے لیے
واجب و لازم ہیں نہ کہ معاذ اللہ وہ اوسکی صنعت یا اونکا عدم اوسکے زیر قدرت تمام کتب
کلامیہ اسکی تصریح سے مالامال وہ احادیث و آثار تمہارے کان تک کبھی پہونچے ہونگے جنمیں
کلام الٰہی کو باختیار الٰہی ماننے والا کافر ٹھہرا ہے اور عجب نہیں کہ بعض اونمیں سے میں بھی
ذکر کرون مگر مجھے یہان حیرت ہے کہ اس بیباک بدعتی کو کیونکر الزام دون اگر یہ کہتا ہون
کہ صفات کمالیہ الٰہی کا اختیاری اور اونکے عدم کا زیر قدرت باری ہونا ائمہ اہلسنت کا مسئلہ
اجماعی ہے تو اوسنے جیسے اور مسائل اجماعیہ تنزیہ و تقدیس کو بدعت حقیقیہ لکھ دیا یہاں
کہتے کون اوسکی زبان پکڑتا ہے کہ ائمہ اہلسنت سب بدعتی تھے اور اگر یون دلیل قائم
کرتا ہون کہ صفت کمال کا اختیاری اور اوسکے عدم کا زیر قدرت ہونا مستلزم عیب و منقصت
ہے کہ جب کمال اختیاری ہوا کہ چاہے حاصل کیا یا نکیا تو عیب و نقصان بھی روا ٹھہرا
اور مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ کا موصوف بصفات کمالیہ ہونا کچھ ضروری نہوا تو یہ اوس بدمذہب کا

عین مذہب ہے وہ صاف لکھ چکا کہ باری عزوجل بیان وعیب و آلائش کا ناممکن مگر ان اپنے
پیروؤں سے اتنا کہونگا کہ آنکھ کھول کر دیکھتے جاؤ کس معتزلی گمراہی کو امام جانتے ہو جو صراحۃً عقائد
اجماعیہ اہلسنت وجماعت کو رد کرتا جاتا ہے پھر کہنا کہ ہم سنی ہیں شیپ شیپ شیپ حضرت نے صفات
کمالیہ باری جل وعلا کا اختیاری ہونا کچھ فقط صفت صدق ہی میں نہ کہا بلکہ صفت علم الٰہی میں بھی
اسکی تصریح کی کتاب تفویت الایمان مسمّی بہ تقویۃ الایمان ص ۲۶ پر عکس نہند نام زنگی کافور میں
صاف لکھدیا غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی
شان ہے حاشا لله یہ اللہ عزوجل پر صریح بہتان ہے دہلوی نے کھلا اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ
چاہے تو علم حاصل کرلے چاہے جاہل ہی رہے تعالیٰ شانہ اور اچھا ایمان رکھتا ہے خدا اہلسنت
کے مذہب میں ازلاً ابداً ہر بات کو جاننا ذات پاک کو لازم ہے کہ نہ وہ کبھی ارادہ واختیار سے
نہ اوسکا حاصل ہونا یا زائل ہو جانا کبھی قابو واقتدار میں ہے پھر ان کی بد مذہبیاں
گنتے جاؤ اور اپنے امام معلم کے لیے ہم اہلسنت کے امام اعظم ہمام اقدم امام الائمہ سراج
الامہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد واجب الانقیاد وکتاب مستطاب فقہ اکبر میں فرماتے ہیں
صفاتہ تعالیٰ فی الازل غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انہا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہما
فہو کافر باللہ تعالیٰ صفات الٰہی ازلی ہیں نہ حادث نہ کسی کی مخلوق تو جو انہیں مخلوق یا حادث
بتائے یا انمیں تردد کرے یا شک لائے وہ کافر ہے اور اللہ تعالیٰ کا منکر **اقول** وجہ
اسکی وہی ہے کہ صفات مقتضائے ذات ہیں تو انکا حادث وقابل فنا ہونا ذات کے حدوث
وقابلیت فنا کو مستلزم اور یہ عین انکار ذات ہے والعیاذ باللہ رب العالمین **تازیانہ ۴۲**
اقول وباللہ التوفیق جب صدق الٰہی اختیاری ہوا اور قرآن عظیم قطعاً اوسکا کلام صادق
تو واجب کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا مقتضائے ذات نہو ورنہ قرآن لازم ذات ہوگا اور صدق
لازم قرآن اور لازم لازم لازم اور لازم کا اختیاری ہونا بداہۃً باطل اور باجماع مسلمین جو
کچھ ذات ومقتضائے ذات کے سوا ہے سب حادث ومخلوق تو دلیل قطعی سے ثابت ہوا کہ مولی
وہابیہ پر قرآن عظیم کو مخلوق ماننا لازم اور اس بارے میں اگرچہ حضرت عبداللہ بن مسعود وعبداللہ
بن عباس وجابر بن عبداللہ وابو درداء وحذیفہ بن الیمان وعمران بن حصین ورافع بن خدیج

و ابو حکیم شامی و انس[۵۳] بن مالک و ابو ہریرہ[۵۴] دس اصحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی حدیثون سے
مروی ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قرآن مجید کے مخلوق کہنے والے کو کافر بتایا مگر انکا
کہ ائمہ محدثین کو ان احادیث[۵۵] مین کلام شدید ہے لہذا آثار و اقوال صحابہ کرام و تابعین عظام و ائمہ
اعلام علیہم رضا الانعام استماع کیجیے (ارشاد ۱ تا ۱۰) امام لالکائی کتاب السنہ مین بسند صحیح روایت
کرتے ہین انبانا الشیخ ابو حامد احمد بن ابی طاہر الفقیہ انبانا عمر بن احمد الواعظ حدثنا محمد بن
ہرون الحضرمی حدثنا القاسم بن العباس الشیبانی حدثنا سفین بن عیینہ عن
عمرو بن دینار قال ادرکت تسعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یقولون من قال
القرآن مخلوق فھو کافر یعنی حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہین مین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کی نو صحابہ کو پایا کہ فرماتے تھے جو قرآن کو مخلوق بتائے کافر ہے (۱۱) بیہقی کتاب
الاسماء والصفات مین امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ و عن آبائہ الکرام سے راوی کہ مخلوقیت
قرآن ماننے والے کی نسبت فرماتے انہ یقتل ولا یستتاب قتل کیا جائے اور اوس سے توبہ نہلین
(۱۲) اوسیمین امام علی بن مدینی سے منقول انہ کافر (۱۳) اوسیمین امام مالک سے مروی کافر
فاقتلوہ کافر ہے اوسے قتل کرد (۱۴) جزء الفیل مین یحیی بن ابی طالب سے روایت من زعم ان
القرآن مخلوق فھو کافر جو قرآن کو مخلوق کہے کافر ہے ذکر ہذہ الاربع الامام السخاوی فی المقاصد
الحسنۃ (۱۵) امام احمد کتاب السنہ مین فرماتے ہین من قال القرآن مخلوق فھو عندنا کافر لان
القرآن من صفۃ اللہ قرآن کو مخلوق کہنے والا ہمارے نزدیک کافر ہے کہ قرآن خدا کی صفت ہی
ہے (۱۶) امام عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہین من قال القرآن مخلوق فھو زندیق جو کہے
قرآن مخلوق ہے وہ بے دین ہے (۱۷) امام سفین بن عیینہ فرماتے ہین القرآن کلام اللہ
من قال مخلوق فھو کافر قرآن کلام الہی ہے جو اوسے مخلوق کہے کافر ہے (۱۸) عبد اللہ
بن ادریس کے سامنے خلق قرآن ماننے والون کا ذکر ہوا کہ اپنے آپ کو موحد کہتے ہین فرمایا
کذبوا لیس ھؤلاء بموحدین ھؤلاء زنادقۃ من زعم ان القرآن مخلوق فقد زعم ان اللہ مخلوق
ومن زعم ان اللہ مخلوق فقد کفر ھؤلاء زنادقۃ جھوٹے ہین وہ موحد نہین زندیق ہین جسنے قرآن کو
مخلوق کہا اوسنے[۵۶] خدا کو مخلوق کہا اور جسنے خدا کو مخلوق کہا کافر ہوا یہ بیدین ہین (۱۹ تا ۲۱)

۵۳ [illegible]

۵۴ [illegible]

۵۵ [illegible]

۵۶ [illegible]

وکیع بن الجراح و معاذ بن معاذ و یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں من قال القرآن مخلوق فہو کافر (۲۲) ابن ابی مریم نے فرمایا من زعم ان القرآن مخلوق فہو کافر (۲۳ و ۲۴) شبابہ بن سوار و عبدالعزیز بن ابان قرشی فرماتے ہیں القرآن کلام اللہ ومن زعم انہ مخلوق فہو کافر قرآن کلام اللہ ہے جو اوسے مخلوق مانے کافر ہے (۲۵) امام یزید بن ہارون نے فرمایا واللہ الذی لا الہ الا ہو الرحمٰن الرحیم عالم الغیب والشہادۃ من قال القرآن مخلوق فہو زندیق قسم اللہ کی جسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں بڑا مہربان رحمت والا حاضر غائب سب کا خبردار کہ جو کوئی قرآن کو مخلوق کہے زندیق ہے اورد ہذہ الاواخر فی الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ للعلامۃ النابلسی (۲۶) سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصایا میں فرماتے ہیں من قال ان کلام اللہ مخلوق فہو کافر باللہ العظیم جو قرآن کو مخلوق کہے اوسنے عظمت والے خدا کے ساتھ کفر کیا (۲۷) امام فخر الاسلام فرماتے ہیں قد صح عن ابی یوسف انہ قال ناظرت ابا حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فی مسئلۃ خلق القرآن فاتفق رایی و رایہ علی ان من قال بخلق القرآن فہو کافر امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ سے بروایت صحیحہ ثابت ہوا کہ انہوں نے فرمایا میں نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ خلق قرآن میں مناظرہ کیا بالآخر میری اور اونکی رائے متفق ہوئی کہ خلق قرآن ماننے والا کافر ہے (۲۸) مولانا علی قاری شرح فقہ اکبر میں اسے نقل کرکے فرماتے ہیں صح ہذا القول ایضا عن محمد یہہ قول امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی بسند صحیح مروی ہوا (۲۹ و ۳۰) فصول عمادی پھر فتاوی عالمگیری میں ہے من قال بخلق القرآن فہو کافر (۳۱) خلاصہ میں ہے لو قال تا قرآن آفریدہ شدہ است یکم پیغمبر نہادہ شدہ یکفر الخ (۳۲) خزانۃ المفتین میں ہے من قال بخلق القرآن فہو کافر فصل سئل نجم الدین النسفی عن معلمۃ قالت تا قرآن آفریدہ شدہ است بیچ پیغمبر استاد و نہادہ شدہ است ہل تقع فی نکاحہا شبہۃ قال نعم لانہا قالت بخلق القرآن ایہا المسلمون امام وہابیہ کے صرف اس ایک قول کے متعلق صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین و علمائے دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے یہہ **چھتیس فتوے** ہیں جنکی رو سے اوسپر کفر لازم اور اوسکے بہت اقوال کہ اس کے مثل یا اس سے بھی شنیع تر ہیں اونکا کہنا ہی کیا ہے ع قیاس کن زگلستان او بہارش را اللہم انا نسألک الخاتم علی الایمان والسنۃ آمین آمین یا عظیم المنۃ یہہ **چار تازیانے**

خاص اس امر کے اظہار مین سمجھے کہ مولوی مجدد یہ نے اس ایک قول مین کتنی کتنی بدمذہبیان کین معتزلیت کرامیت وغیرہا کس کس طرح کی ضلالتین لین کیسا کیسا عقائد اجماعیہ اہلسنت کو جھٹلایا اللہ عزوجل کی جناب مین گستاخی و بے ادبی کو کس نہایت تک پہونچایا جب بحمد اللہ تفضیل مستدل سے فراغت پائی اب بتوفیقہ تعالی تذلیل دلیل کیطرف چلیے یعنی اس ہذیان دوم مین جو اوسنے امکان کذب باری پر ایک فریبی مغالطہ دیا اوسکا رد بلیغ سنیے ذرا اوسکی تقریر مغالطہ پر پھر ایک نظر ڈال لیجیے کہ تازہ ہو جائے حاصل اوس کلام پریشان کا یہہ تھا کہ عدم کذب باری تعالی کے صفات کمال سے ہی جس سے اوسکی مدح کیجاتی ہے اور صفت کمال و قابل مدح یہی ہے کہ کذب پر قادر ہو کر اوس سے بچے سرے سے قدرت ہی نہو تو عدم کذب مین کیا خوبی ہے پتھر کی کوئی تعریف نکریگا کہ جھوٹ نہین بولتا یونہین جو کذب کا ارادہ کرے مگر کسی مانع کے سبب بول نسکے عقلا اوسکی بھی مدح نکرینگے **اب** بتوفیق اللہ تعالی پہلے نقوض اجمالی لیجیے پھر حل مغالطہ کا مژدہ دیجیے واللہ الہادی وولی الایادی **تازیانہ ۵** - رب عزوجل فرماتا ہے ما انا بظلام للعبید (مین بندون کے حق مین ستمگر نہین) اور فرماتا ہے لا یظلم ربک احدا (تیرا رب کسی پر ظلم نہین کرتا) اور فرماتا ہے ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ (بیشک اللہ تعالی ایک ذرہ برابر ظلم نہین فرماتا) **اقول** ان آیات مین مولی عزوجل نے عدم ظلم سے اپنی مدح فرمائی کیونکر ملاجی بھلا جو ظلم پر قدرت ہی نرکھے اوسکی بے ظلمی کی کیا تعریف یون تو پتھر کی بھی ثنا کیجیے کہ ظلم نہین کرتا اسیطرح جو صوبہ ظلم چاہے مگر حاکم بالا کا خوف مانع آئے عقلا اوسکی بھی مدح نکرینگے تو لاجرم باری عزوعلا کو ظلم پر قادر کہیے گا سبحن اللہ تمسے کیا دور جب کذب وغیرہ ہر عیب و آلائش پر قدرت مان چکے تو ظلم مین کیا تم رکھا گر اتنا سمجھ

[illegible]

لیجیے کہ ظلم کہتے ہین ملک غیر مین تصرف بیجا کو جب باری سبحانہ و تعالی کو اسپر قادر مانیےگا تو پہلے بعض اشیا کو
اوسکے ملک سے خارج اور غیر کی ملک مستقل مان لیجیے مسلمانون کو تو بزور زبان و زور دہان
مشرک کہتے ہو خود ہی پکے کافر مشرک بنجاتے ہو قال تعالی للہ ما فی السموات وما فی الارض
(اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانون مین ہے اور جو کچھ زمین مین) وقال تعالی قل لمن ما فی السموات و
الارض قل للہ (تو فرما کسکا ہے جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہے تو فرما اللہ کا ہے) وقال تعالی ام لہم شرک فی السموات
والارض (کیا اونکا ساجھا ہے آسمانون اور زمین مین) و لہذا اہلسنت و جماعت کا اجماع قطعی قائم کہ باری جل مجدہ سے
ظلم ممکن ہی نہین شرح فقہ اکبر مین ہے لا یوصف اللہ تعالی بالقدرۃ علی الظلم لان المحال لا یدخل تحت القدرۃ
وعند المعتزلہ انہ یقدر ولا یفعل (باری تعالی کو ظلم پر قادر نہ کہا جائیگا کہ محال زیر قدرت نہین
آتا اور معتزلہ کے نزدیک قادر ہے اور کرتا نہین) بیضاوی و عمادی وغیرہما تفاسیر مین ہے الظلم
یستحیل صدورہ عنہ تعالی اھ ملخصا (اللہ تعالی سے ظلم صادر ہونا محال ہے) تفسیر روح البیان مین ہے
الظلم محال منہ تعالی (اللہ تعالی سے ظلم محال ہے) تفسیر کبیر مین ہے الذی یدل علی ان الظلم محال
من اللہ تعالی ان الظلم عبارۃ عن التصرف فی ملک الغیر والحق سبحانہ لا یتصرف الا فی ملک نفسہ
فیمتنع کونہ ظالما و ایضا الظالم لا یکون الہا والشئ لا یصح الا اذا کانت لوازمہ صحیحۃ فلو صح منہ الظلم
لکان زوال الہیتہ صحیحا و ذلک محال اھ ملخصا (ظلم الہی محال ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ظلم ملک
غیر مین تصرف سے ہوتا ہے اور حق تعالی جو تصرف کرے اپنی ہی ملک مین کرتا ہے تو اوسکا
ظالم ہونا محال اور نیز ظالم خدا نہین ہوتا اور شی جبھی ممکن ہوتی ہے کہ اوسکے سب لوازم
ممکن ہون تو اگر ظلم الہی ممکن ہو تو لازم ظلم یعنی زوال الوہیت بھی ممکن ہو یہ محال ہے) اوسی مین
زیر قولہ تعالی ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ الآیۃ لکھتے ہین الظالم سفیہ
خارج عن الالہیۃ فلو صح منہ الظلم لصح خروجہ عن الالہیۃ (ظالم بے وقوف ہے خدائی سے خارج تو
اگر خدا سے ظلم ممکن ہو تو اوسکا خدائی سے نکل جانا ممکن ہو) یہ تفسیر کبیر کی وہی عبارت
ہے جسکا ہم تازیانہ اول مین وعدہ کر آئے تھے **تازیانہ ۶** ۔ قال ربنا تبارک
وتعالی وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا (تو کہہ سب تعریفین اوس خدا کو جسنے
اپنے لیے بیٹا نہ بنایا) وقال تعالی حاکیا عن الجن وانہ تعالی جد ربنا ما اتخذ صاحبۃ

ولا ولداہ بیشک بڑی شان ہے ہمارے رب کی جسنے اپنی لیے نہ عورت اختیار کی نہ بچہ) **اقول**
اِن آیات مین سبوح قدوس جل جلالہٗ نے یون اپنی تعریف فرمائی اب بھلا میانجی کہین
اپنی دلیل سے چوکتے ہین ضرور کہین گے کہ اونکا خدای موہوم چاہے تو بیاہ کرے بچے
جنائے مگر عیب ولوث سے بچنے کو دور رہتا ہے جب تو صفت مدح ٹھہری ورنہ سری سے
قدرت ہی نہو تو خوبی ہی کیا ہے یحیی علیہ الصلاۃ والسلام کو فرمایا گیا سیداً وحصوراً
سردار اور عورتون سے پرہیز رکھنے والا) حینر نامرد کی کون تعریف کریگا کہ عورتون سے
بچتا ہے **تازیانہ ۷** ۔ قال المولی سبحنہٗ تعالی وماکان ربک نسیاً (تیرا رب
بھولنے والا نہین) **اقول** اب دہلوی ملا اپنی ہذیانی دلیل کو آیہ کریمہ مین جاری کر دیکھے
رب تعالی ذکرہٗ نے عدم نسیان سے اپنی مدح فرمائی اور صفت کمال وقابل مدح یہی ہے کہ
باوجود امکان نسیان عیب لوث سے بچنے کو اپنے علوم حاضر رکھے پتھر کی کوئی تعریف
نکریگا کہ یہہ بات نہین بھولتا حالانکہ عدم نسیان قطعاً اوسی بھی حاصل ہو ہین اگر ایک شخص
بالقصد کسی مسئلہ کا بھلا دینا چاہتا اور عمداً اپنی دل کو اوسکے یاد سے پھیرتا ہے مگر جب بھولنے پر
آتا ہے کوئی یاد دلا دیتا ہے یون بھلانے پر قدرت نہین پاتا عقلا ایسے شخص کو بھی عدم نسیان
سے مدح نکرینگے تو لاجرم واجب کہ باری سبحنہٗ کا نسیان ممکن ہو اور وہ اپنی علوم کو بھلا دینے پر
قادر تعالی عن ذلک علواً کبیرا **تازیانہ ۸** ۔ ایہ کریمہ لایضل ربی ولاینسی (میرا
رب نہ بہکے نہ بھولے) **اقول** موسی کلیم علی سیدہ وعلیہ الصلاۃ والتسلیم نے عدم ضلال سے
اپنے رب کی ثنا کی اگر دہلوی میانجی کی دلیل سچی ہو تو لازم کہ باری عزوجل کا بہکنا ممکن ہو کہ مدح
اسمین ہے کہ باوصف امکان عیب ولوث سے بچنے کو ضلال مین نہ پڑے اگر ضلالت پر قدرت
ہی نپائی تو مجبوری کی بات مین تعریف کاہے کی پتھر کو کوئی نہ کہیگا کہ یہہ راہ نہین بھولتا
یا جب پھینکتے ہین تو سیدہا زمین ہی پر آتا ہے کبھی بہک کر آسمان کو نہین چلا جاتا اسیطرح
جب کوئی شخص بہکنے کو ہو تو راہ بتا دی جائے یون بہکنے نپائے اسمین بھی کوئی تعریف نہین
یہہ چار تازیانے نقض کے لیے بس ہین اور جو شخص طرز تقریر سمجھ لیا اوسپر اور نقوض
کثیرہ کا استخراج آسان مگر انصاف یہہ ہے کہ جو گستاخ دہن دریدہ حیا پریدہ اپنے رب سے کیسے

دنیا بھر کے عیبِ آلائش روا کر چکا اوس سے ان استحالون کا ذکر بیجا صل کہ وہ سہو و ضلالت
و جماع و ولادت سب کچھ گوارا کر لیگا ۵ تیر بر جاہ انبیا انداز * طعن در حضرت الہی کن
بے ادب زی وانچہ دانی گو بگو * بیحیا باش و ہرچہ خواہی کن * تازیانہ ۔ ۹ ۔ اقول
ع عیب مے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگوے * جامعیت اوصاف عجب چیز ہے اور مجموعہ کا فضل
اتحاد پر ظاہر دہلوی ملا کو بھی اللہ عز و جل نے جامعیت اصناف بدعت عطا فرمائی تھی دنیا بھر مین
کم کوئی طائفہ ارباب ضلالت نکلیگا جس سے ان حضرت نے کچھ تعلیم نہ لی ہو پھر ایجاد بندہ اوسپر
علاوہ تو اس نئے فتنے کو چاہے عطر فتنہ کہیے یا ضلالت کی کھاٹیون کا عطر مجموعہ ۔ اب یہہ نفیس
دلیل جو حضرت نے امکان کذب باری عز و جل پر قائم کی حاشا اونکی اپنی تراشی نہین کہ وہ دین
مین نئی بات نکالنے کو بہت برا جانتے تھے بلکہ اپنے اساتذہ کاملہ حضرات معتزلہ خذلہم اللہ
تعالی سے سیکھ کر لکھی ہے اون خبیثون نے بعینہ حرف بحرف اسی دلیل سے مولی تعالی کا امکان
ظلم نکالا تھا اور جو نقض فقیر نے ان حضرت پر کیے بعینہ ایسے ہی نقضون سے ائمہ اہلسنت نے
اون ناپاکون کا رد فرمایا امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین زیر قولہ عز و جل ان اللہ لا
یظلم مثقال ذرۃ فرماتے ہین قالت المعتزلۃ الآیۃ تدل علی انہ قادر علی الظلم لانہ تمدح بترکہ
ومن تمدح بترک فعل قبیح لم یصح منہ ذلک التمدح الا اذا کان ہو قادرا علیہ الا تری ان الزمن لا یصح
منہ ان یتمدح بانہ لا یذہب فی اللیالی الی السرقۃ والجواب انہ تعالی تمدح بانہ لا تاخذہ سنۃ
ولا نوم ولم یلزم ان یصح ذلک علیہ وتمدح بانہ لا تدرکہ الابصار ولم یدل ذلک عند
المعتزلۃ علی انہ یصح ان تدرکہ الابصار یعنی معتزلہ نے کہا آیت مذکورہ دلالت فرماتی ہے کہ اللہ
تعالی ظلم پر قادر ہے اسلیے کہ رب عز و جل نے اوسکی ترک ظلم سے اپنی مدح فرمائی اور کسی فعل
قبیح کے ترک پر مدح جبھی صحیح ہوگی کہ اوسے اوسکے کرنے پر قدرت ہو آخر نہ دیکھا کہ لنجا اپنی تعریف
نہین کر سکتا کہ مین راتون کو چوری کے لیے نہین جاتا مسلمان دیکھین کہ معتزلی ذلیل کی یہہ
وہی ذلیل بعینہ وہی ہذیان ملا کی ضلیل ہے یا نہین فرق ہے تو یہہ ہے کہ اونہون نے اوس
قدیم العدل پر تہمت ظلم رکھی اور انہون نے اوس واجب الصدق پر افترائے کذب اوٹھایا
اونہون نے بر تقدیر تنزل اپنے رب کو لنجے سے تشبیہ دی اونھون نے گونگے اور پتھر سے

بلایا وفی ذلک **اقول ۹** ہم آمنوا ظلما بظلم علیکم + ذا قائل کذبا بکذب الہمر +

لاغرو فیہ اذ القلوب تشابہت فالشبہ نزاع الی اشتباہہ آب ایمۂ اہلسنت کا جواب سنیے

امام ممدوح فرماتے ہین) اس دلیل سے جواب یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے اپنی تعریف فرمائی

کہ اوسے غنودگی وخواب نہین آتی اس سے یہہ لازم نہ آیا کہ معاذ اللہ یہہ چیزین اوسکے لیے ممکن

تھین ہون اور اوسنے اپنی تعریف فرمائی کہ نگاہین اوسے نہین پاتین اس سے معتزلہ کے نزدیک

اوسپر نظر پہونچنے کا امکان نہ نکلا انتہی کیون ہم نہ کہتے تھے ع انچہ شوخان ہمہ دارند تو

تنہا داری + تازیانہ - ۱۰ - وہو الحل **اقول** وباللہ التوفیق صفات مدائح کی دو جانب

متفاوت ہین بعض مدائح اولی ہوتے ہین یعنی اعلی درجہ کمال اور بعض تنزلی یعنی فائت

الکمال کو مبلغ کمال پھر یہہ اوسکے حق مین مدح ہونگی جو مدائح اولی نہین رکھتا صاحب کمال تام کا

اسپر قیاس جہل وسواس مثلا عبادت وتذلل وخشوع وخضوع وانکسار وتواضع انسان کے

مدائح جلیلہ سے ہین اور باری جلشانہ پر محال کہ اونکا مدح ہونا فوت کمال حقیقی یعنی معبودیت پر

مبنی تھا معبود عالم عزجلالہ کے حق مین عیب ومنقصت ہین بلکہ اوسکے لیئے مدح تعالی وتکبر

ہے جل وعلا وسبحنہ وتعالی یونہین ترک نقائص ومعائب مین مخلوق کی مدح بالقصد باز رہنے پر

مبتنی ہونا بھی اوسکے نقصان ذاتی پر مبنی کہ وہ اپنی ذات مین سبوح وقدوس وواجب

الکمال ومستحیل النقصان نہین بلکہ جائز العیوب والقبوح ہی اور بنظر نفس ذات کے عیوب

ونقائص سے منافات نہین رکھتا تو غایت مدح اوسکے لیے یہہ ہی کہ جہانتک بنے اس گند

سے بچے اور تلوث سے بھاگے ولہذا جہان بوجہ فقدان اسباب وآلات بعض معائب

وفواحش کی استطاعت نہ ہی وہان مدح بھی نہوگی جیسے نامرد ہیجڑے اپاہج گونگے کا زنا کرنا

چوری کو نجانا جھوٹ نہ بولنا کہ مناط مدح کہ دور بھاگنا اور اپنے نفس کو باز رکھنا تھا بہالت

مفقود اور جب امکان ہے تو کیا معلوم کہ عصمت بی بی از بیچادری نہین شاید اسباب سالم

ہوتے تو مرتکب ہوتا سفیہ جاہل نے اپنے رب جل وعلا کو بھی انہین گونگون لنجھون بلکہ الٹو

پتھرون پر قیاس کیا اور جبتک عیب ونقصان سے متصف نہو سکے عدم عیب کو مدح نسمجھا

حالانکہ یہہ مدح اولی وکمال حقیقی تھا کہ وہ اپنے نفس ذات مین متعالی وقدوس وسبوح واجب

الکمالات ومستحیل القبوح ہے تعالی وتقدس تو یہان عیب ممکن سے باز رہنی اور بطور ترفع
بالقصد بچنے کی صورت ہی متصور نہین نہ حاشا للہ یہہ اوسکے حق مین مدح بلکہ کمال مذمت وقدح
ہے وللہ العزۃ جمیعا ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم **تنبیہ نفیس** ایہا المسلمون
ایک عام فہم بات عرض کرون سفیہ جاہل کی ساری مبلغ سعی یہہ ہے کہ کذب پر قدرت پاکر پھر
اوس سے بچنا صفت کمال ہے نہ کہ کذب ممکن ہی نہوا **اقول** جب کذب ممکن ہوا تو صدق ضروری
نرہا اور جو ضروری نہین وہ ممکن الزوال تو حاصل یہہ ہوا کہ کمال وہی ہے جسے زوال ہو سکے اور
جو ایسا کمال ہو جسکا زوال محال تو کمال ہی کیا ہے سبحن اللہ یہہ بھی ایک ہی ہوئی او احمق کمال
حقیقی وہی ہے جسکا زوال امکان ہی نرکھے یہہ کمال قابل زوال عارضی کمال ہے نہ ذاتی کمال مسلمانو
لللہ انصاف باری عزوجل کا صدق یون مانا کہ ہے تو سچا مگر جھوٹا بھی ہو سکتا ہے یہہ کمال ہوا
یا یون کہ وہ سبوح قدوس تبارک وتعالی ایسا سچا ہے جسکا جھوٹا ہونا قطعا محال اہل اسلام
ان دونون باتون کو میزان ایمان مین تول کر دیکھین کہ کون گستاخ بے ادب اپنے رب کی
تنزیہ کو بدعت وضلالت جاننے والا بحیلہ مدح اوسکی مذمت وتنقیص پر اوترتا ہے اور کون سچا
مسلمان صحیح الایمان اپنے مولی کی تقدیس کو اصل دین ماننے والا اوسکے صدق ونزاہت وجملہ
کمالات کو علی وجہ الکمال ثابت کرتا ہے والحمد للہ رب العلمین ○ وقیل بعدا للقوم
الظلمین ○ للہ الحمد اس **عشرہ کاملہ** نے ہذیان ناپاک گستاخ بیباک کی دھجیان اوڑادین
مگر ہنوز اونکی نزاکتون کو تو بس نہین ع صد سال می توان سخن از زلف یار گفت ٭ ابھی حضرت
کی اس چار سطری چار دیواری مین شواہد وزوائد وغیرہا مفاسد سے بہت ابکار افکار ستم کشیر
عیار آہوان نطلہ حرم شکار کی چھلبل نظر آتی ہے جنہین بے خدمت کامل وتسکین بالغ نا شاد
ناحر او سے سکتا بلکتا چھوڑ جانا خلاف مروت وفتوت ذاتی ہے لہذا اپنے سمند رہوار غضنفر خونخوار
صاعقہ سہرق بار کی دوبارہ عنان لیتا اور خامہ پختہ کار شہر ور شہسوار شیر گیر ضیغم شکار کو ٭
از سر نو رخصت جولان دیتا ہون وباللہ التوفیق **تازیانہ ۱۱** قولہ عدم کذب را از کمالات
حضرت حق جل مجدہ می شمارند **اقول** اس ہوشیار عیار کی چالاکی دیدنی صدق کو چھوڑا عدم کذب پر ساحشہ
پھیرا تاکہ جماد وغیرہ کی نظیرین جما سکے ظاہر ہے کہ پتھر کو سچا نہین کہہ سکتے مگر یہہ ٹھیک ہے کہ جھوٹا نہین جانا تکلم

قلب حاضر اور عقل ناظر ہو تو فقیر ایک نکتہ بدیعہ القا کرے سلب کسی شی کا بنفسہ ہرگز صفت کمال نہین ورنہ لازم آئے کہ معدومات کرورون اوصاف کمال سے موصوف اور اعلی درجہ مدح کے مستحق بلکہ باری تعالی کی تنزیہ و تقدیس مین اوسکے شریک ہون کہ بحالت عدم موضوع سب سالبے سچے ہین جو کسی موجود ہی نہین وہ جسم بھی نہین جہت مین بھی نہین زمان مین بھی نہین مکان مین بھی نہین مصور بھی نہین محدود بھی نہین مرکب بھی نہین متجزی بھی نہین حادث بھی نہین متناہی بھی نہین کاذب بھی نہین ظالم بھی نہین مخلوق بھی نہین فانی بھی نہین ذی زوجہ بھی نہین ذی ولد بھی نہین اوسے خواب بھی نہین اونگھہ بھی نہین بہکنا بھی نہین بھول بھی نہین ہنسی یہہ اور ان جیسے صدہا اوسپر صادق ہین مگر کوئی مجنون ہی ان سلوب کو اوس مسلوب کے لیے صفت مدح و کمال جانیگا ہان عیوب و نقائص کا سلب اوسوقت معرض مدح و بیان کمال مین آتا ہے جب کسی صفت کمال کے ثبوت پر مبنی اور وصف مدح سے منبی ہو و لہذا اقضیایء مذکورہ باری عزوجل کے مدائح سے ہین کہ ان چیزون کا سلب اعظم صفات کمال یعنی وجوب وجود کے ثبوت سے ناشی اور اونکے بیان سے اوسکا سبوح و غنی و قدوس و متعالی ہونا ظاہر باری عزوجل کو کہنا کہ متجزی نہین بیشک مدح ہے کہ اس سے اوسکا غنا سمجھا گیا اور نقطہ کو کہنے مین کچھہ تعریف نہین کہ اوسکے لیے خوبی نہ نکلی کہ وہان غنا درکنار متجزی محتاج کے محتاج المحتاج کی محتاجی ہے وعلی ہذا القیاس جب یہہ امر ممہد ہولیا تو ظاہر ہوگیا کہ حقیقۃً صدق صفت کمال ہے نہ مجرد عدم کذب جو معدومات بلکہ محالات کے بارے مین بھی صادق البتہ سلب کذب وہان مفید مدح جہان اوسکا سلب ثبوت صدق کو مستلزم ہو مثلاً زید عاقل ناطق کی تعریف کیجیے کہ جھوٹا نہین بیشک تعریف ہوئی کہ جھوٹا نہین تو آپ ہی سچا ہوگا اور سچا ہونا صفت کمال تو اس سلب نے ایک صفت کمال کا ثبوت بتایا لہذا محل مدح مین آیا جہان ایسا نہو وہان زنہار نہ مفید مدح نہ مظہر کمال یہہ نکتہ بدیعہ ملحوظ رکھیے پھر دیکھیے کہ عیار بہادر کی وہی ہوتی نظیر کیا کیا کیسے کو پہونچتی ہین واللہ الموفق ❊ تازیانہ ۱۲ و ۱۳ — **قولہ** اخرس وجماد کہ کسے الشان را بعدم کذب مدح نمیکند **اقول** دونون نظیرون پر پتھر پڑے ہین گنگ وسنگ کی کیون مدح کرین کہ وہان سلب کذب ثبوت صدق سے ناشی نہین گونگا یا پتھر اگر

جھوٹا نہوا تو کیا خوبی کہ سچا بھی تو نہیں تو وہ استلزام صفت کمال جو مبنائے مدح تھا یہان منتفی ہے سر یہہ ہے کہ منفصلہ حقیقیہ کے مقدم و تالی ہین جب وصفت مدح و ذم محمول ہون تو جس فرد موضوع سے ذمیہ کو سلب کیجیے مدحیہ ثابت ہوگی کہ یہان ہر ایک کا رفع دوسرے کی وضع کو منتج بخلاف اون چیزون کے جو زیر موضوع مندرج ہی نہین کہ اونسے دونون محمول کا ارتفاع معقول پھر سلب ذم ثبوت مدح پر کیونکر محمول یہان قضیہ کل متکلم مخبر اما صادق واما کاذب تھا اخرس و جماد پر سرے سے وصف عنوانی ہی صادق نہین پھر عدم کذب انکے لیے کیا باعث مدح ہو دیکھا او ذی ہوش یہہ فارق ہے نہ وہ کہ جناب عیب ممکن نہو کمال حاصل ہی نہین ولاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم **تکمیل جمیل** - **اقول** او جھوٹی نظرون سے بیچارے عوام کو چھلنے والے اس تفرقہ کی سچی نظیر دیکھ مسلمانکو اہل سنت کے بہتر فرقے پورے گنا کر کہیے رافضی وہابی خارجی معتزلی جبری قدری ناصبی وغیرہ نہین تو بیشک اوسکی بڑی تعریف ہوئی اور بعینہ یہی کلمات کسی کافر کے حق مین کہیے تو کچھ تعریف نہین حالانکہ یہہ سالبہ قضیے دونون جگہ قطعاً صادق تو کیا اسکی وجہ یہہ ہے کہ وہ مسلمان باوجود قدرت رافضی وہابی ہونے سے بچا لہذا محمود ہوا اور اس کافر رافضی وہابی ہونے پر قدرت ہی نتھی لہذا مدح نہ ٹھہرا کوئی جاہل سا جاہل یہہ فرق نہ سمجھیگا بلکہ تفرقہ وہی ہے کہ جب یہہ فرقے اہل قبلہ کے ہین تو مسلمان کے حق مین اون بہتر کی نفی سنی ہونے کا اثبات کریگی لہذا اعظم مدائح سے ہوا اور کافر سرے سے مقسم یعنی کلمہ گوہی سے خارج تو انکی نفی سے کسی وصف محمود کا اوسکے لیے اثبات نہ نکلا ولہذا مفید مدح نہ ٹھہرا والحمد للہ علی اتمام الحجة و وضوح المحجة

تازیانہ ۱۴ - **قولہ** بخلاف کسیکہ لسان او ماوف شدہ باشد و تکلم بکلام کاذب نمی تواند کرد **اقول** - اچھا ہوا کہ تم بھی اوسی کس کے مثل ہو لیے کہ ایسے کاذب کلامون کے بس تو نہ ہوسکے اعتقاد شدہ یا ماوف اللسان تکلم بکلام صادق بھی نکر سکیگا تو عدم مدح کی وہی وجہ کہ سلب کذب سے ثبوت صدق نہین

تازیانہ ۱۵ - **قولہ** یا قوت متفکرہ او فاسد شدہ باشد کہ عقد قضیہ غیر مطابق للواقع نمی تواند کرد - **اقول** تمسے بڑھکر فاسد المتفکرہ کون ہوگا پھر کتنے قضایا تم باطلہ کا عقد کرتے ہو بھلا حضرت کیا فساد متفکرہ صرف قضایائے کاذبہ ہی کے لیے ہوگا اور جب مطلقاً ہے تو عقد قضیہ مطابقہ پر بھی قدرت نہوگی تو صراحةً وہی فارق صادق اور وہم احمق

ہان جس تام العقل سالم النطق کو لطف الٰہی صدق محض کی استطاعت دے کہ بوجہ مانع غیبی اصدار کذب سے ممنوع ومصروف ہو تو یہہ عدم کذب بیشک مدح عظیم ہوگا اسوجہ سے کہ اب ثبوت صادقیت کبریٰ سے مبنی اور کمال جلیل یعنی عصمت من اللہ پر مبنی خلاصہ یہہ کہ شخص مذکور اس طور پر زیر موضوع مندرج اور بطور فساد تفکر خارج فظہر التفرقہ وذہب الوسوسہ تازیانہ ۱۶

تا ۱۹ - **قولہ** یا شخصے کہ کلام صادق ازو صادر گردد وہرگاہ ارادہ کاذب نماید آواز نہ برآید زبان باؤ ف شود یا کسے دہن او بندد یا حلقوم خفہ کند **اقول** ایسا تو کیا کہون جو آپکی طبع نازک بالکل خفہ کند ہان اتنا کہونگا کہ اپکی تو ادھیل کر تارہی ہی توڑ لائے یہہ چار نظیرین دہ منتظر دیکھا کہ باید و شاید اوعقل کی پڑیا جب وہ عزم تکلم بکذب کریگا تو کلام نفسی مین کاذب ہوچکا اگرچہ بوجہ مانع صادر نہوسکا تو اوسکے عدم سے حاکم کذب کیونکر ٹہ کا کذب حقیقۃً صفت معانی ہے نہ صفت الفاظ پھر اوسکی مدح کیا معنی قطعاً مذموم ہوگا بھلا ایسے دیکر اگلے نظیرون مین عدم کذب کی صورت تھی یہان اللہ کی عنایت سے وہ بھی نرہی صریح کذب متحقق وموجود اور عدم کذب کی نظیرون مین معدود جبھی تو کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ جب گمراہ کرتا ہی عقل پہلے لے لیتا ہے والعیاذ باللہ رب العٰلمین

تازیانہ ۲۰ - **قولہ** یا کسے کہ چند قضایا ہی صادقہ یاد گرفتہ واصلاً ترکیب قضایا ہی دیگر قدرت ندارد وبنا بر علیہ تکلم بکاذب ازو صادر نگردد **اقول** یہہ صورت بھی وہی فساد عقل کی ہے جسمین فقط حفظ صوادق کا شعبدہ پڑھا یا مگر کام نہ آیا قطع نظر اس سے کہ یہہ تصویر کیسی اور ایسے شخص سے حفظ قضایا معقول بھی ہے یا نہین اولاً انسان ہر تبہ عقل بالملکہ مین بالبداہۃ ترکیب قضایا پر قادر تو سرے سی تصویر ہی باطل اور عقل ہیولانی مین کہ تعقل انطباعی نہین ہوتا اگر تعقل نسبت خبر یہ معقول بھی ہوتا ہم حکایت وقصد افادت قطعاً غیر معقول اور صدق وکذب باعتبار حکایت ہی ہین نہ باعتبار مجرد علم ورنہ معاذ اللہ عالم کو اذب کاذب ٹہرے تو یہان بھی سلب کذب سے ثبوت صدق لازم نہوا اور وہی فارق پیش آیا **ثانیاً** جو اصلاً کسی قضیہ حسیّے قضایا تحو ہمیہ وا استکام شخصیہ بدیہیہ حسیہ پر بھی قادر نہو قطعاً مجانین بلکہ حیوانات سے بھی بدتر اور جماد سے ملحق تو اوسکا کلام کلام نہو گا صوت بے صورت ہوگا اور صدق وکذب اولاً وبالذات صفت معانی ہے عبارات تو بات اگرچہ بایں معنی سچی ہو کہ سامع اوس سے ادراک معنی مطابق للواقع کرے مگر اس

اوس جمادی آواز کرنے والے کا صدق لازم نہین کہ معنی متصف بالصدق اوسکے نفس سے قائم
نہین ہوتے کہ علمانے کلام مجنون کو بھی خبریت سے خارج کیا اور ظاہر کہ صدق و کذب اوصاف
خبر ہین نہ شامل مطلق آواز مولٰینا بحر العلوم قدس سرہ فواتح مین فرماتے ہین الکلام الصادر عن المجنون

لایکون مقصودًا بالافادۃ فلایکون حکایۃ عن امر حتی یکون خبرًا **تنبیہ دائرہ سائرہ**
تسفیہ جملہ نظائر **اقول** ایہا المسلمون سفیہ جاہل نے حتی الامکان اپنے رب مین راہ کذب نکالنے
کو نظیرین دین مگر بحمد اللہ سب بیجا جنھین ہمنے اسوقت تک اونکے رد مین اس امر پر بنائے کار رکھے کہ عدم
کذب نفسہ کمال نہین جبتک ثبوت کمال پر مبنی ہو اور یہان ایسا نہین اوسکی سزا کو اسیقدر بس تھا
مگر غور کیجیے تو معاملہ اور بھی بالکل معکوس اور عقل مستشہد کا کاسہ منکوس اور تمام نظائر رد و رقعا
ہین یعنی یہان عدم قدرت علی الکذب کا بربنائے کمال ہونا بالائے طاق اونکا بربنائے عیوب و نقائص
ہے کہین عدم عقل کہین عجز آلات کہین لحوق مغلوبی کہین عروض آفات پھر ایسا عدم کذب اگر ہوگا
تو مورث ذم ہوگا نہ باعث مدح یہہ وجہ ہے کہ ان صورتون مین سلب کذب سے تعریف نہین کرتے نہ وہ
جاہلانہ وسفیہانہ خیال کہ عیب پر قدرت نہونا مانع کمال آپ ختم الٰہی کا ثمرہ کہ سفیہ جاہل کو خدا
و جماد مین فرق نہ سوجھا اوسکا عدم کذب اوسکے کمال عالی یعنی سبوحیت و قدوسیت بلکہ نفس
الوہیت سے ناشی کہ الوہیت اپنی حد ذات مین ہر کمال کی مقتضی اور ہر نقص کی منافی اور انکا
عدم کذب عیوب و نقائص پر مبنی پھر کیسی پرلے سرے کی کوری یا سینہ زوری کہ عین کمال کو کمال
نقص پر قیاس کرے اور اینٹون پتھرون کے عیوب و نقائص باری جل مجدہ کے ذمے دھرے
جاہل پر ایسی نظیر دینی لازم تھی جسمین عدم کذب باآنکہ کمال سے ناشی ہوتا پھر بھی بحالت عدم
امکان مدح نہ سمجھا جاتا واسلئے لہ ذلک اب جو اوسکا حامی ہے سبکو دعوت عام دیجیے کہ ایسی
نظیر ڈھونڈھ کر لاؤ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا الآیۃ **تنبیہ دوم** **اقول** اسسے
زائد قہر یہہ ہے کہ اپنا لکھا خود نہین سمجھتا نظیرین دیکر بالجملہ کہکر آپ ہی خلاصہ مطلب یہہ نکالتا ہے کہ عدم
کذب اگر بربنائے عجز ہو تو مورث مدح نہین معلوم ہوا کہ ان نظائر مین تحقق عجز و قصور پر مطلع ہے پھر
باری عز و جل کے عدم کذب کو ان سے ملاتا ہے حالانکہ وہان عیب و منقصت پر عدم قدرت زنہار
عجز نہین بلکہ عین کمال و مدحت لہ معاذ اللہ داخل قدرت ماننا ہی صریح نقص و مذمت یہہ تقریر کافی ووافی

طور پر مقدمہ رسالہ و نیز رد ثالث ہذیان اول مین گزری اور وہین یہہ بھی بیان ہوا کہ عجز جب ہے کہ جانب فاعل متصور ہو کمی ہاجت کے سفیہ ان تیری نظیرون مین کہ گنگ و سنگ اپنے نقصان کے باعث جھوٹ سچ کچہہ نہین بول سکتے نہ یہہ کہ جانب قابل نالائقی ہو کہ تعلق قدرت کی قابلیت نہین رکھتا جسطرح جناب باری عزوجل کا کذب وغیرہ تمام عیوب سے منزہ ہونا اسے ہرگز کوئی مسلم عاقل عجز گمان نکریگا مگر ابن حزم سا کوئی ضال اجہل یا ان حضرت سا جاہل اضل و باللہ العصمہ عن مواقع الزلل والحمد للہ الاعز الاجل بحمد اللہ یہہ صرف نظائر پر تازیانون کا دوسرا **عشرہ کاملہ** تھا بلکہ خیال کیجیے تو یہانتک اسی مسئلہ کے متعلق سفاہات شریفہ پر شات تازیانے اور گزرے تازیانہ اول مین دوسرا تم اقول جسنے حضرت کا ناقض تہا یا اور دوم و سوم و پنجم کے بعد کی تنبیہات اور ششم کا ثانیا اور اوسکے بعد کی دو تنبیہین یہہ ساتون جدا گانہ تازیانے تھے تو حقیقۃً عشرہ اولی مین چودہ اور ثانیہ مین تیرہ کل **ستائیس تازیانے** یہانتک ہو چلتے وقت کے تین اور لیتے جایئے کہ تیس کا عدد جو دونون تنزیہ سابق مین بھی ملحوظ رہا ہے پورا ہو جائے خصوصاً انمین ایک تو ایسا شدید و کامل جس سے جان بچانی مشکل جو آپکا اخلاقی مطلب کھولے اصل مذہب سر چڑھکر بولے و باللہ التوفیق و افاضۃ التحقیق **تازیانہ**

۲۸ - اقول و باللہ التوفیق شاطر عیار نے اگرچہ بظاہر اغوائے جہال کو کہ عوام اہل اسلام اپنے رب ذوالجلال والاکرام کے حق مین صریح دشنام سنکر بھڑک نجائین مطلب دلی کے روئے زشت پر پردہ ڈالنے کو براہ تقیہ کہ روافض سے بڑھکر اصل اصیل مذہب نجدیہ ہے یہہ کلمات بڑھا دیئے کہ کذب مذکور ازہر منافی حکمت اوست پس ممتنع بالغیر ست مگر اسکی ساتھہ ہی جو مذہب خفیہ جوش پر آیا اور نظیرین دینے کا شوق گرمایا تو کہلے بندون علانیہ بتا یا کہ کذب الہی مین اصلا امتناع بالغیر کی بو بھی نہین قطعاً جزماً جائز و قوعی ہے جسکے وقوع مین استحالہ عقلی و شرعی درکنار استبعاد عادی کا بھی نام و نشان نہین ثبوت لیجیے اگر اسکے مذہب مین کذب الہی ممکن بالذات و ممتنع بالغیر ہوتا تو نظیرین وہ دیتا جنمین کذب ممتنع بالذات ہو کہ وہ جہان امتناع ذاتی ہوتا ہے عدم کذب باعث مدح نہین ہوتا اور باری عزوجل کے لیے ہے تو اوسکے حق مین امتناع ذاتی نہین مگر برخلاف اسکے مثالین وہ دین جنمین امتناع

ذاتی کا پتا نہیں مثلاً جسکا مونھہ بند کرلیں یا گلا گھونٹ دیں اور اس وجہ سے وہ جھوٹ نہ بول سکے
تو ظاہر کہ بولنے پر یقیناً قادر اگر بالفرض امتناع ہے تو اس عارض کے وجہ سے تو نہ ہو اگر امتناع
بالغیر امام تحدیہ اسی بھی مانع مدح جان کر باری عزوجل سے صراحۃً سلب کرتا ہے پھر کیوں منافقانہ
کہا تھا ممتنع بالغیر سست صاف کہا ہوتا اصلاً امتناع بالغیر ہم بہرہ ندارد ای حضرت دور کیوں
جایئے سہل بسم اللہ اخرس وجمادی کی نظیر لیجیے بھلا اخرس تو انسان ہے جماد کے
لیے بھی کلام محال شرعی تک نہیں صرف محال عادی ہے کتب حدیث دیکھیے بطور خرق عادت
ہزار ہا بار پتھروں جمادوں سے کلام واقع ہوا اور ہزار ہا بار ہوگا قرب قیامت آدمی کے
اوسکا کوڑا باتیں کریگا جب اہل اسلام یہود عنود کو قتل کرینگے اور وہ پتھروں درختوں کی
آڑ لینگے شجرہ و حجر مسلمان سے کہینگے ای مسلمان آ یہہ میرے پیچھے یہودی ہے اسیطرح
سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے گونگے کا کلام کرنا احادیث میں وارد اللہ عزوجل فرماتا ہے

وقالوا لجلودهم لم شهدتم علينا قالوا انطقنا الله الذي انطق كل شيء

کافر اپنی کھالوں سے بولے تمنے کیوں ہمپر گواہی دی وہ بولیں ہمیں اوس اللہ نے بلوایا
جسنے ہر چیز کو گویائی بخشی) اگر کلام جماد واخرس ممتنع بالغیر یا محال شرعی ہوتا زنہار وقوع کا
نام نہ پاتا کہ ہر ممتنع بالغیر کا وقوع اوس غیر یعنی ممتنع بالذات کے وقوع کو مستلزم تو وقوع
نے ظاہر کر دیا کہ صرف خلاف عادت ہے جب وقوع کلام ثابت اور اوسکے استحالہ کذب پہ
ہرگز کوئی دلیل عقلی نہ شرعی تو یقیناً اوسکے لیے بھی جواز وقوعی جو امتناع بالغیر کا منافی قطعی ہے
جھوٹ بہادر استدلال کرتا ہے کہ ایسا عدم کذب مفید مدح نہیں ہوتا اور باری عزوجل میں
مدح تو لاجرم وہاں ایسا عدم کبھی نہوگا آتا تو اوسکے کلام کا مسلوق ہے آگے خود دیکھیے
کہ اخرس وجماد میں کیسا عدم تھا جسکو باری عزوجل میں نہیں مانتا زنہار نہ امتناع عقلی تھا نہ استحالہ
شرعی بلکہ صرف استبعاد عادی تو بالضرور بلا ہی ہیبات آپکے رب میں کذب کو مستبعد بھی نہیں جانتا
والعظمۃ للہ اگر لازم قول ٹھہرے تو اس سے بڑھکر کفر جلی اور کیا ہے مگر یہہ حسن احتیاط اللہ
عزوجل نے اہلسنت ہی کو عطا فرمایا اہل بدعت خصوصاً نجدیہ کہ یہہ شخص جنکا معلم و امام ہے
کفر و شرک کو باتیں کے سہج لیے ہوئے ہیں بات بات پہ کفر و شرک پہلے اگر جزاء سیئۃ

سیئة مثلها کی ٹھہرے تو کیا ہم انکے ایسے صریح کفریات پر بھی فتوائے کفر نہ دیتے
مگر الحمد للہ یہان ادفع بالتی ھی احسن پر عمل اور کلمۂ طیبہ کا ادب پیش نظر ہے کہ لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہنے والے کو حتی الامکان کفر سے بچاتے ہین
والحمد للہ رب العالمین تازیانہ ۲۹ - اقول منافات حکمت کے سبب کذب کو
زبانی ممتنع بالغیر کہنا اس سفیہ کا صریح تناقض ہے شئ ممتنع بالغیر جب ہو سکتی ہے کہ کسی محال
بالذات کیطرف منجر ہو ورنہ لزوم ممکن کا ممکن کو ناممکن کرنا ناممکن اور انتفائے حکمت اگرچہ اہلسنت
کے نزدیک ممتنع بالذات مگر ان حضرت کے دین مین بالیقین ممکن کہ آخر سلب حکمت ایک عیب
ومنقصت ہے اور وہ تمام عیوب ونقائص کو ممکن مان چکا پھر کس منہ سے کہتا ہے کہ منافات حکمت
باعث امتناع بالغیر ہوئی الحمد للہ اہل بدعت کے بارے مین اسیطرح سنت باری تعالی ہے
کہ اونہین کے کلام سے اونھین کے کلام پر حجت والزام قائم فرماتا ہے ع ومنہا علی بطلانہا
لستواہد * سچ کہا ہے دروغگو را حافظہ نباشد تازیانہ ۳۰ - اقول سبحن اللہ ہم
یہہ ثابت کر رہے ہین کہ امام الطائفہ نے امتناع بالغیر محض تقیۃً مانا حقیقۃً اوسکا مذہب
جواز ووقوع ہے مگر غور کیجیے تو وہان کچھہ اور ہی گل کھلا ہے امام و ماموم خادم و مخدوم سارا
طائفہ ملوم کذب الہی کو واقع وموجود گا رہا ہے صراحۃً کہتے ہین کذب مقدور اور بلا شبہہ مقدوریت
کذب مقدوریت صدق کو مستلزم کما دللنا علیہ فی الدلیل السادس والعشرین اور امام الطائفہ
نے تو صاف بتایا کہ برعایت مصلحت صدق اختیار فرمایا اب کتب عقائد ملاحظہ کیجیے ہزار در
ہزار قاہر تصریحین ملینگی کہ جو کچھہ باختیار صادر ہو قدیم نہین تو لاجرم صدق الہی حادث ٹھہرا اور
ہر حادث ازل مین معدوم اور ازل کے لیے نہایت نہین تو بالیقین لازم کہ ازل غیر متناہی
مین مولی تعالی سچا نہ ہوا اور جب سچا نہ تھا تو معاذ اللہ ضرور جھوٹا تھا للانفصال الحقیقی بینہما پھر
ضلال ملیشت کا چہرۂ زشت چھپانے کو کیون کہتے ہو کہ کذب الہی ممکن ہے کیون نہین کہتے
کہ خدائے موہوم طائفہ ملوم کرورون برس تک جھوٹا رہ چکا ہے یہہ اب بھی اپنی پرانی آن پر آئی
تو کیا ہے تعلی اللہ عما یقولون علوا کبیرا ٥ تازیانہ ۳۱ - مین نے بارہا قصد
کیا کہ تازیانون مین دس بیس تیس پر بس کرون مگر جب اون حضرت کی شوخیان بھی مانین

وہان تو ع زفرق تا بقدم ہرکجا کہ می نگرم ✤ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست ✤ اسی رسالہ یکروزی مین عبارت مذکورہ سے دو سطر اوپر جو نظر کرون تو وہان تو خوب ہی سانچے مین ڈہلے ہین یہان عروس مذہب کے جمال مطلب پر پردۂ تقیہ تھا وہان حضرت بے نقاب جلی ہین اعتراض تھا کہ اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مثل یعنی تمام اوصاف کمالیہ مین حضور کا شریک من حیث ہو شریک ممکن ہو تو خبر الہی کا کذب لازم آئیگا کہ وہ فرماتا ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور وصف خاتمیت مین شرکت ناممکن حضرت اسکا ایک جواب یون دیتے ہین بعد اخبار ممکن ہست کہ ایشان را فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود مثل اصلا مستجر بتکذیب نصے از نصوص نگردد وسلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ہست داخل تحت قدرت الٰہیہ کما قال اللہ تعالی ولئن شئنا لنذہبن بالذی اوحینا الیک ثم لا تجد لک بہ علینا وکیلا ۝ حاصل یہہ کہ امکان شریک ماننا تکذیب قرآن کو اوسیصورت مین مستلزم کہ آیات قرآن محفوظ بھی رہین حالانکہ ممکن کہ اللہ تعالی قرآن ہی کو فنا کردے پھر تکذیب کاہیکی لازم آئے **اقول** ایہا المؤمنون دیکھو صاف صریح مان لیا کہ خدا کی بات واقع مین جھوٹی ہو جائے تو ہوجائے اسمین کچھ حرج نہین حرج تو اسمین ہے کہ بندے اوسے جھوٹا جانین یہہ اوسی تقدیر پر ہوگا کہ آیات باقی رہین جنکے ذریعہ سے ہم جان لین کہ خدا کی فلانی بات جھوٹی ہوئی اور جب قرآن ہی محو ہوگیا پھر جھوٹی پڑے بھی تو کسکو جھوٹ کی خبر بھی ہوگی تکذیب کون کریگا غرض سارا ڈر تنا سکا ہے کہ بندون کے سامنے کہین جھوٹا نہ پڑے واقع مین جھوٹا ہوجائے تو کیا پرواہ انا للہ وانا الیہ راجعون ۝ ای سفیہ ملوم یہہ تیرا خدا ہی موہوم ہوگا جو بندون کے طعنے سے ڈر کر جھوٹ سے بچے اور اونسے چرا چھپا بہلا بھلا اگر خوب پیٹ بھر کر بولے ہمارا سچا خدا بالذات ہر عیب ونقصت سے پاک ہے کہ کذب وغیرہ کسی نقصان کو اوسکے سراپردۂ عزت تک بار ممکن نہین اور جو افعال اوسکے ہین حاشا وہ اونمین کسی سے نہین ڈرتا یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید ۝ اوس کے شان ہے اور لا یسئل عما یفعل وہم یسئلون ۝ اوسکے جلال عظیم کا بیان ✤ لہ الکبریاء فی السموات والارض سبحنہ وتعالی عما یصفون ۝ تازیانہ

امام وہابیہ نے صاف کہدیا کہ خدا بندونسے چرا چھپا کر جھوٹ بولے تو کچھ حرج نہین

٣٢ - رب جلیل کو خلق کا خوف ماننا حضرت کا قدیمی مسلک ہے تقویۃ الایمان مین بھی بحث
شفاعت مین فرما گئے آئین باوشاہت کا خیال کرکے بے سبب درگزر نہین کرتا کہ کہین لوگونکی
دلونمین اس آئین کی قدر گھٹ نجاوے انتہی بلفظہ لعنۃ اللہ سفیہ جہول نے خدا کو بھی دارا و سکندر یا ہمایون
واکبر سمجھا ہے کہ اپنی مرضی پوری کرنے کو لوگون کے لحاظ سے حیلے ڈھونڈھتا ہے الا بعدا
للقوم الظالمین ۵ تازیانہ ٣٣ - قولہ - سلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ہے
اقول ای طرفہ معجون بدعات قرآن مجید اللہ عزوجل کی صفت قدیمہ ازلیہ ابدیہ ممتنع الزوال
ہے نہ اوسکا وجود اللہ عزوعلا کے ارادہ و اختیار و خلق و ایجاد سے نہ اوسکا سلب و اعدام
اللہ تبارک و تعالی کی قدرت مین ورنہ اپنی ذات کریم کو بھی سلب کرسکے کہ مقتضائے ذات بے
اقتضائے ذات منتفی نہین ہوسکتا تازیانہ ٣٤ - قولہ کما قال اللہ تعالی اقول
کیا خوب کہان ذاہب کہان مسلوب مگر آپکو تحریف معنوی مرغوب تنبیہ یہانت یہ
گمان نکرنا کہ سلب سے مراد قلب سے زوال ہے اور لاجرم ضرورت سے اسطرف جاتے ہو وہ حضرتکی
بالکل خلاف مذہب کہ یہہ شخص صفات باری کو علانیہ مخلوق و اختیاری مانتا ہے جیسا کہ علم الٰہی
و صدق ربانی کے بارہ مین اوسکی تصریحین ہمنے اوپر نقل کین اور بیشک جو چیز مخلوق و معدوم ہوسکے
اوسکی ذات کا سلب بھی ممکن تو برخلاف مسلک قائل تاویل قول غلط و باطل ثانیاً ہمنے
تنزیہ دوم مین بدلائل ثابت کردیا کہ صدق کو اختیاری مانیے والا قطعاً قرآن عظیم کو حادث مانتا ہے
اور بیشک ہر حادث قابل فنا ہے اوسکے نزدیک فنائے قرآن یقیناً جائز ثالثاً خاص یہان بھی
حضرت کا مطلب اونکے جاہلانہ نظر مین جبھی نکلیگا کہ قرآن مجید فی نفسہ معدوم ہوسکے کہ جب خبر ہی
نرہی تو کاذب کیا ہوگی ورنہ مجرد سہو ہوجانا ہرگز منافی کذب نہین ہوسکتا کما لا یخفی فاعرف
تازیانہ ٣٥ - اقول بفرض محال اگر سلب قرآن ممکن بھی ہوتا ہم جناب سفاہت مآب کا
جواب مجاب قطعاً ناصواب معترض نے لزوم کذب سے استحالہ قائم کیا تھا نہ لزوم تکذیب سے اور بیشک
اس تقدیر پر لزوم کذب سے اصلاً مفر نہین کہ خبر جب خلاف واقع ہو تو اوسکا صفحہ عالم سے انعدام
مانع کذب قائل نہوگا مانا کہ خبر معدوم ہوگئی اوسکے بعد اوسکا خلاف واقع ہوا تو غایت یہہ کہ ظہور
کذب کا یہہ وقت تھا نہ کہ کذب اسوقت اوسے عارض ہوتا جسکے لیے وجود معروض درکار تھا۔

جسوقت موجود تھی اوسیوقت بوجہ مخالفت واقع کاذب تھی گو ظہور کذب بعد کو ہوا کبھی نہوا اب انسان کیا
مین دیکھیے اوسکا کلام کہ عرض ہے اور عرض علمائے متکلمین کے نزدیک صالح بقا نہین فورا موجود ہوتے
ہی معدوم ہو جاتا ہے بالجملہ جب اوسکا خلاف واقع ہوتا ہے کہتے ہین فلان کی بات جھوٹی تھی غرض
اس نفیس جواب لاجواب اور اون دو ہذیان تباہ وخراب کی قدر اونکے مثل مجانین ہی جانتے ہونگے
یا معاذ اللہ عفو الٰہی بشرط صلاحیت کام نفرمائے تو اوسکی سچی قدر اوسدن کھلیگی یوم یقوم الناس
لرب العالمین ٥ الحمد للہ یہ حضرت کی چند سطری تحریر بالفعل پینتیس کوڑے ہین اور پانچ
ہذیان اول پر گزرے تو پورے چالیس تازیانے ہوئے واقعی معلم طائفہ نے
بغلامی معلم الملکوت تارہی ہوئے پر کذب وعیوب کا افترائے ممقوت کیا اور شرع مین افترا کی سزا
اسی کوڑے مگر غلام کے حقمین آدھی حد فعلیھن نصف ما علی المحصنٰت من العذاب تو
چالیس کوڑے نہایت بجا واقع ہوئے اللہ عز وجل سے آرزو کہ قبول فرمائے اور ان تازیانون کو
مشبوہ کے حقمین نکال وعقوبت تابع کیلیے ہدایت وعبرت اہلسنت کے واسطے قوت واستقامت
بنائے آمین یا ارحم الراحمین بیشک ہمارے طرف کے علما شکر اللہ مساعیہم الجمیلہ نے حضرت کے
ہذیان دوم کی بھی ضرور دھجیان لی ہونگی مگر اسوقت تک فقیر کی نظر سے اس بارہ مین کوئی تحریر نگذری
جو کچھ حاضر کیا بحمد اللہ سب القائے ربانی ہے کہ عبد ضعیف پر فیض لطیف سے فائض ہوا امید کرتا ہون
کہ ان شاء اللہ العزیز اس بسط جلیل و وجہ جمیل اللہ جزیل حصہ خاص فقیر ذلیل ہے فللہ المنۃ فی کل آن
وحین والحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد و الہ وصحبہ اجمعین آمین

تنزیہ چہارم ـ علاج جہالات جدیدہ مین

اقول وبحول اللہ اصول ایہا المسلمون امکان کذب الٰہی کو خلف وعید کی فرع جاننا اور اوسمین اختلاف

[illegible]

ائمہ کی وجہ سے امکان کذب کو مختلف فیہ ماننا ایک تو افترا دوسرے کتابیں بیشک مسئلہ خلف وعید میں بعض علما جانب جواز گئے اور محققین نے منع و انکار فرمایا مگر حاشا انہ اس سے امکان کذب ثابت نہ یہ علما مجوزین کا مسلک بلکہ وہ اس سے بہزار زبان تبری و تحاشی کرتے ہیں پھر اونکی طرف امکان کذب کی نسبت سخت کذب ستم جبارت جسکے بہتان واضح البطلان ہونے پر حجج قاہرہ قائم **حجت اولے** یہی نصوص قاطعہ کہ تنزیہ اول میں گزرے جنسے واضح کہ کذب باری محال ہونے پر اجماع قطعی منعقد تمام کتب کلامیہ میں جہاں اس مسئلہ کا ذکر آیا ہے صاف تصریح فرما دی کہ اسپر اجماع و اتفاق علما ہے یا بے حکایت خلاف اوسپر جزم فرمایا ہے **حجت ثانیہ - اقول** طرفہ یہ کہ جو علما مسئلہ خلف وعید میں خلاف بتاتے ہیں وہی استحالہ کذب پر اجماع نقل فرماتے ہیں جیسے شرح مقاصد میں ہے ان المتاخرین منہم یجوزون الخلف فی الوعید (بعض متاخرین خلف وعید جائز مانتے ہیں) اوسی شرح مقاصد میں ہے الکذب محال باجماع العلماء لان الکذب نقص باتفاق العقلاء وہو علی اللہ تعالی محال (کذب الہی باجماع علما محال ہے کہ وہ باتفاق عقلا عیب ہے اور عیب اوس پاک بے عیب پر قطعاً محال) مگر علما کو خبر نہ تھی کہ امکان کذب جواز خلف وعید پر متفرع تو ہم اوسے مختلف فیہ لکھکر اسے کیونکر اجماعی بتا لیتے ہیں اب چودہویں صدی میں اگر ان حضرات کو اس تفریع کی خبر ہوئی **حجت ثالثہ - اقول** طرفہ یہ کہ جو علما خلف وعید کا جواز مانتے ہیں خود وہی کذب الٰہی کو محال و اجماعی محال جانتے ہیں جیسے مواقف میں ہے لایعد الخلف فی الوعید نقصا (خلف وعید نقص نہیں گنا جاتا) اوسی مواقف میں ہے انہ تعالی یمتنع علیہ الکذب اتفاقا (کذب باری بالاتفاق محال ہے) جیسے شرح طوالع میں ہے الخلف فی الوعید حسن اوسی میں ہے الکذب علی اللہ تعالی محال) جیسے علامہ جلال دوانی نے شرح عقائد میں لکھا ذہب بعض العلماء الی ان الخلف فی الوعید جائز علی اللہ تعالی لا فی الوعد وبہذا وردت السنۃ (بعض علما اس طرف گئے کہ وعید میں خلف اللہ تعالی پر جائز ہے نہ وعدہ میں اور یہی مضمون حدیث میں آیا) پھر بعد ذکر حدیث اوسی عرف و کلام عرب سے تمسک کیا کما نقلہ افندی اسمعیل حقی فی روح البیان وہی علامہ جلال فرما چکے الکذب علیہ تعالی محال لاتشملہ القدرۃ (اللہ تعالی کا کذب محال ہے قدرت الہی میں داخل نہیں) مگر یہ علما خود اپنا لکھا نہ سمجھتے تھے کہ ہم متلازم چیزوں میں ایک کا جواز دوسرے کا استحالہ کیونکر مانے لیتے اور اپنے کلام سے آپ ہی تناقض کرتے ہیں

اب صدہا سال کے بعد ان حضرات کو کشف ہوا کہ مذہب کے معنی وہ تھے جو خود اہل مذہب کی فہم میں
نہ تھے **حجت رابعہ - اقول** افسوس ان ذہوشوں نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ علما مسلک جواز کا محصل
وہی کیا ٹھہراتے اور اس تفریع شنیع یعنی امکان کذب کو کیونکر کس طرح سے دفع فرماتے ہیں میں یہاں
اونسے بعض وجوہ نقل کرتا ہوں (وجہ ۱) وعید سے مقصود انشائے تخویف و تہدید ہے نہ اخبار تو جہت
سے احتمال کذب کا محل ہی نہ رہا مسلم الثبوت اور اوسکی شرح فواتح الرحموت میں ہے الخلف فی الوعید جائز فان
اہل العقول السلیمۃ یعدونہ فضلا لا نقصا دون الوعد فان الخلف فیہ نقص یستحیل علیہ سبحنہ وزد بان
ایعاد اللہ تعالی خبر فہو صادق قطعا لاستحالۃ الکذب ہناک واعتذر بان کونہ خبرا ممنوع بل ہو انشاء
للتخویف فلا باس ح فی الخلف یعنی وعید میں خلف جائز ہے کہ سلیم عقلیں اوسے خوبی گنتی ہیں
نہ عیب اور وعدہ میں جائز نہیں کہ اوسمیں خلف عیب ہے اور عیب اللہ عز وجل پر محال اسپر اعتراض
ہوا کہ اللہ تعالی کی وعید بھی ایک خبر ہے تو یقینا سچی کہ باری جل وعلا کا کذب محال اور عذر کیا گیا
کہ ہم اوسے خبر نہیں مانتے بلکہ انشائے تخویف ہے تو اب خلف میں حرج نہیں) دیکھو خلف وعید جائز
ماننے والوں نے استحالہ کذب الہی کا صراحۃ اقرار اور اوسکے امکان سے ہزار زبان اجتناب انکار
کیا اور اپنے مذہب کی وہ توجیہ فرمائی جسنے اس احتمال باطل کی گنجائش ہی نہ رکھی پھر معاذ اللہ امکان
کذب ماننے کو اون کے سر باندھنا کیسی وقاحت و شوخ چشمی ہے (وجہ ۲) فرماتے ہیں
آیات وعید آیات عفو سے مخصوص و مقید ہیں یعنی آیتیں عفو و وعید دونوں میں وارد تو اونکے ملانے
سے آیات وعید کے یہہ معنی ٹھہرے کہ جنہیں معاف نہ فرمائیگا وہ سزا پائینگے جب یہہ معنی خود
قرآن عظیم ہی نے ارشاد فرمائے تو جواز خلف کو معاذ اللہ امکان کذب سے کیا علاقہ رہا امکان
کذب تو جب نکلتا کہ جزما قطعا وعید فرمائی جاتی اور جب خود متکلم جل وعلا نے اوسے مقید بعدم عفو
فرما دیا ہے تو چاہے وعید واقع ہو یا نہو ہر طرح اوسکا کلام یقینا صادق جسمیں احتمال کذب کو
اصلا دخل نہیں یہی وجہ اکثر کتب علما مثل تفسیر بیضاوی انوار التنزیل و تفسیر عمادی ارشاد العقل
السلیم و تفسیر حقی روح البیان و شرح مقاصد وغیرہا میں اختیار فرمائی - لطف یہہ ہے - کہ خود وہی
رد المحتار جس سے مدعی جدید غیر مہتدی و رشید نے مسئلہ خلف میں خلاف نقل کیا اوسی رد المحتار
میں اسی جگہ اسی قول جواز کے بیان میں فرمایا حاصل ہذا القول جواز التخصیص لما دل علیہ اللفظ

بوضوء اللغوی من العموم فی نصوص الوعید اس قول کا حاصل یہہ ہے کہ نصوص وعید مین جو ظاہر لفظا یعنی
معنی لغوی کی روسے عموم پر دلالت کرتا ہی کہ جو شخص ایسا کریگا یہہ سزا پائیگا اونمین تخصیص جائز ہی
یعنی عام مراد نہو بلکہ اون لوگون کے ساتھہ خاص ہو جنھین مولی تعالی عذاب فرمانا چاہے ایمان
سے کہنا اوسی رد المحتار مین یہین یہین یہہ تصریح صریح تو تھی جسنے اوس تفریع خبیث وقبیح کی
صاف بیخ کنی کردی آجتک کسی عاقل نے بھی عام مخصوص منہ البعض کو کذب کہا ہی ایسے عام تو
قرآن عظیم مین اسوقت بکثرت موجود پھر امکان کذب کیون یا تو صاف نہ کہدو کہ قرآن مجید مین
(خاک بدہان گستاخان) جابجا کذب موجود ہی واہ شاباش رد المحتار کی عبارت سے اچھا استثنا کیا
کہ آدھی نقل اور آدھی نقل پھر بھی دعوی رشد و دیانت باقی ہے ذرا آدمی خدا سے تو حیا کرے
ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم (وجہ ۲۳) اگر بالفرض کوئی نص مفید تخصیص و تقیید وعید
نہ بھی آتا تاہم کریم کی شان یہی ہے کہ غیر ستم و غلامون کے حق مین وعید بنظر تہدید فرماتے اور اس
یہی مراد لی کہ اگر ہم معاف نفرمائین تو یہہ سزا ہی خلاصہ یہہ کہ قرینہ کرم تخصیص و تقیید وعید کے
لیے بس ہے اگرچہ مخصص قولی نہو **اقول** و بہ یحصل قران المخصص مع المخصص بخلاف ما سبق فہو
خاص بمذہب من یجیز التراخی والانفصال و ہذا جار علی مذہب الکل یہہ وجہ وجیہ فقیر غفر اللہ تعالی لہ
کے خیال مین آئی تھی یہانتک کہ علامہ خیالی رحمہ اللہ تعالی کو دیکھا کہ حاشیہ شرح عقائد مین اسکی
تصریح فرمائی حیث قال لعل مرادہم ان الکریم اذا اخبر بالوعید فاللائق بشانہ ان یبنی اخبارہ
علی المشیة وان لم یصرح بذلک بخلاف الوعد فلا کذب ولا تبدیل یعنی امید ہی کہ خلف وعید
جائز ماننے والے یہہ مراد لیتے ہین کہ کریم جب وعید کی خبر دے تو اوسکی شان کے لائق یہی ہے
کہ اپنی خبر کو مشیت پر مبنی رکھے اگرچہ کلام مین اسکی تصریح نفرمائی بخلاف وعدہ کے تو خلف
وعید مین نہ کذب ہے نہ بات بدلنا) مسلمانو دیکھا کہ خلف وعید جائز ماننے والے اس تقریر پاک
سے جو مدعی بیباک نے گڑھی کسقدر دور بھاگتے اور کس کس وجہ سے اوسے علانیہ رد کر رہے ہین
پھر اپنی جھوٹی باتیں بنانے کے لیے ناکردہ گناہ اونکے سر ایسا الزام شدید باندھنا کسقدر بیہودہ
جرأت و بیحیائی ہے قال اللہ سبحنہ وتعالی ومن یکسب خطیئة او اثما ثم یرم بہ
بریئا فقد احتمل بہتانا و اثما مبینا ہ **حجت خامسہ** - **اقول** مجوزین

خلف وعید اپنی مذہب پر بڑی دلیل یہہ پیش کرتے ہین کہ باری عز اسمہ نے فرمایا ان اللہ لا
یغفران یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء بیشک اللہ تعالی کفر کو معاف
نہین فرماتا اور کفر سے نیچے جتنے گناہ ہین جسے چاہیگا بخشدیگا) اسی ردالمحتار مین اسی مقام پر اسی
مسئلہ کے بیان مین آپکی منقولہ عبارت سے چار ہی سطر بعد فرمایا ادلۃ المتشبثین التی من نصہا

قولہ تعالی ان اللہ لا یغفران یشرک بہ ویغفر مادون ذلک اور یوہین اوسکی
ماخذ حلیہ شرح منیہ امام محقق ابن امیر الحاج مین ہے اور پر ظاہر کہ دعوی دلیل پر متفرع اور اوسکی
مفاد کا تابع ہوتا ہے سبحن اللہ جب جواز خلف خود ارشاد متکلم بالوعید جل مجدہ کیطرف مستند کہ اوسنے
فرمادیا ہم جسے چاہینگے بخشدینگے تو دلیل امکان کذب کو اصلا راہ نہین دیتی مگر ہر لول مین
زبردستی خدا واسطے کو مان لیا جائیگا اس جہالت کی کوئی حد ہے آپکے نزدیک یہہ علما اپنے
دعوی و دلیل کی بھی سمجھ نرکھتے تھے کہ خلف تو اوس معنی پر جائز مانین جسے امکان کذب لازم
اور دلیل وہ پیش کرین جو اس معنے کی بالکل قاطع و حاسم۔ خدارا اپنی جہالتین سفاہتین علما
کے سر کیون باندھتے ہو ع اوس آنکھ سے ڈریئے جو خدا سے نہ ڈری آنکھ ۔ تند انصاف
اگر بادشاہ حکم نافذ کرے کہ جو یہہ جرم کریگا یہہ سزا پائیگا اور ساتھ ہی اوسی فرمان مین یہہ بھی ارشاد
فرمائے کہ ہم جسے چاہینگے معاف فرمادینگے تو کیا اگر وہ بعض مجرمون سے درگزر کرے تو اپنے پچھلے حکم مین
جھوٹا پڑیگا یا اوس آئین کی قدر لوگون کے دلون سے گھٹ جائیگی جیسا کہ وہ احمق جاہل دعوی
کرتا ہے یا اگر کوئی شخص بدلیل اس خود ارشاد کے ثابت کرے کہ بادشاہ نے جو سزا مقرر فرمائی
ہے کچھہ ضرور نہین کہ ہو ہی کر رہے بلکہ ٹل بھی سکتی ہے تو کیا اوسکے قول کا حاصل یہہ ہوگا کہ وہ
بادشاہ کا کذب محتمل مانتا ہے ذرا آدمی سمجھہ سوچ کر تو بات موتہہ سے نکالے سبحن اللہ جس ردالمحتار سے
سند لائے اوسی مین وہین اوسی بیان مین اوسی صفحہ مین وہ صاف و روشن تصریحین موجود
جنسے اس تفریع ناپاک کی پوری قلعی کھلتی ہے حضرت ایک ذرا سا ٹکڑا نقل کر لائین اور باقی بالکل
ہضم گویا دیکھا ہی نہین اسی کا نام دین و دیانت ہے اسی پر دعوی رشد و ہدایت ہے مگر حضرات وہابیہ عادت
سے مجبور ہین نقل عبارت مین قطع برید ان صاحبون کا داب قدیم رہا ہے یہانتک کہ انکے متکلمین نے
رسالے کے رسالے جی سے گڑھکر علمائے سابقین کیطرف نسبت کر دیئے انتہا یہہ کہ عالم و امام دل سے

ترلشے کہ باوجود تکرر مطالبہ تمام عالم مین اونکے وجود کا پتا نہ دے سکے فقیر کے بعض احباب سلمہم اللہ
تعالی نے رسالہ سیف المصطفے علی ادیان الافترا ۱۲۹۹ھ اسی باب مین لکھا اور اوسمین ان حضرات کے عقائد
واکابر کی دو سو سے زیادہ ایسی ہی عیاریون بددیانتیون کا ثبوت دیا واقعی حضرات نجدیہ نے ایک
حدیث صحیح عمر بھر کے عمل کو بس سمجھی ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اذا لم تستحیی فاصنع ماشئت ع بیحیا باش وانچہ خواہی کن

حجت سادسہ - اقول

امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین فرماتے ہین قال ابو عمرو بن العلاء لعمرو بن عبید ما تقول فی اصحاب
الکبائر قال اقول ان اللہ منجز ایعادہ کما ہو منجز وعدہ قال ابو عمرو انک رجل اعجم لا اقول اعجم
اللسان ولکن اعجم القلب ان العرب تعد الرجوع عن الوعد لوما وعن الایعاد کرما والمعتزلۃ حکوا ان
ابا عمرو بن العلاء لما قال ہذا الکلام قال لہ عمرو بن عبید یا ابا عمرو فہل یسمی اللہ مکذب نفسہ قال لا قال
فقد سقطت حجتک قالوا فانقطع ابو عمرو بن العلاء وعندی انہ کان لابی عمرو ان یجیب عن ہذا السوال
ان ہذا انما یلزم لو کان الوعید ثابتا جزما من غیر شرط وعندی جمیع الوعیدات مشروطۃ بعدم العفو
فلا یلزم من ترکہ دخول الکذب فی کلام اللہ تعالی اہ ملخصا یعنی امام ابو عمرو ابن العلاء رحمہ اللہ تعالی
نے عمرو بن عبید پیشوائے معتزلہ سے فرمایا اہل کبائر کے بارے مین تیرا کیا عقیدہ ہے کہا مین
کہتا ہون اللہ تعالی اپنی وعید پوری کریگا جیسا کہ اپنا وعدہ بیشک پورا فرمائیگا امام نے
فرمایا تو عجمی ہے مین نہین کہتا کہ زبان کا عجمی بلکہ دل کا عجمی ہے عرب وعدہ سے رجوع کو نالائق
جانتے ہین اور وعید سے درگزر کو کرم ۔ معتزلہ حکایت کرتے ہین اسپر عمرو نے جواب دیا خدا کو
اپنی ذات کا جھٹلانے والا ٹھہرائیگا امام نے فرمایا نہ عمرو نے کہا تو آپکی حجت ساقط ہوئی اسپر
امام بند ہوگئے ۔ اب امام رازی فرماتے ہین میرے نزدیک امام یہ جواب دے سکتے تھے کہ اعتراض
تو جب لازم آئے کہ وعید یقینی بلا شرط ہو اور میرے مذہب مین تو سب وعیدین عدم عفو سے مشروط
ہین تو تخلف وعید سے معاذ اللہ کلام الٰہی مین کذب کہان سے لازم آیا اھ اب عاقل بنظر انصاف
غور کرے اولا اگر تجویز خلف امکان کذب ماننا ہوتی تو برتقدیر صدق حکایت امام کا بند ہونا
کیا معنی اونہین صاف کہنا تھا ہین جواز خلف مانتا ہون تو امکان کذب میرا عین مذہب اور
برتقدیر کذب معتزلہ علمائے اہلسنت کیون نہین فرماتے کہ تمنے وہ حکایت گڑھی جو آپہی اپنے

کذب کی دلیل ہے مجوزین خلف تو امکان کذب مانتے ہی ہیں پھر امام اس الزام پر بند کیون ہو جاتے **ثانیاً** آگے چلکر امام رازی امام ابن العلاء کیطرف سے اچھا جواب دیتے ہین کہ ہمارے مذہب مین سب وعیدین مقید ہین سبحٰن اللہ جب وعیدین مقید ہونگی تو امکان کذب کدھر جائیگا کیون نہین کہتے کہ ہمارے مذہب مین کذب ممکن تو الزام ساقط غرض بشمار وجوہ سے ثابت کہ مدعی جدید غیر مہتدی ورشید کے علمائے کرام پر جتنا طوفان باندھا **حجت سابعہ**۔

اقول - آپکی یہی رد المحتار جس سے آدھا فقرہ نقل کرکے ائمہ دین پر پوری تہمت کردی اس بحث مین حلیہ امام علامہ ابن امیر الحاج سے ناقل ہے شروع عبارت یون ہے وافقہ علی الاول صاحب الحایۃ المحقق ابن امیر الحاج وخالفہ فی الثانی وحقق بانہ مبنی علی مسئلۃ شہیرۃ وہی انہ ہل یجوز الخلف فی الوعید فظاہر مافی المواقف الخ اور ختم یون ہذا خلاصۃ ما اطال بہ فی الحلیۃ اور یہہ صاحب حلیہ خود مسلمانون کے حق مین جواز خلف کو ترجیح دیتے ہین اسی ردالمحتار مین اونسے منقول الاشبہ ترجح جواز الخلف فی الوعید فی حق المسلمین خاصۃ دون الکفار اب ملاحظہ ہو کہ یہی امام علام قائل جواز خود آپ کی اوس تفریع شنیع یعنی امکان کذب سے کیسی سخت تحاشی فرماتے ہین اسی حلیہ مین بعد ختم بحث کے فرمایا وحاشی للہ ان یراد بجواز الخلف فی الوعید ان لایقع عذاب من اراد اللہ الاخبار بعذابہ فانہ محال علی اللہ تعالی قطعا کما ان عدم وقوع نعیم من اراد اللہ الاخبار عنہ بالنعیم محال علیہ قطعا کیف لا وقد قال تعالی ومن اصدق من اللہ قیلا ومن اصدق من اللہ حدیثا ٥ وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمتہ یعنی حاشا للہ خلف وعید جائز ہونے کے یہہ معنی نہین کہ اللہ عزوجل نے جسکے عذاب کی خبر دینی چاہی اوسکا عذاب واقع نہو یہہ تو اللہ تعالی پر قطعاً محال ہے جسطرح یہہ بالیقین ممکن نہین کہ اوسے جسکی نعیم کی خبر دینی چاہی اوسکے لیے نعیم واقع نہو اور کیونکر اوسکی خبر کا کذب محال نہوگا حالانکہ وہ خود فرماتا ہے اللہ سے زیادہ کسکا قول سچا ہے اللہ سے زیادہ کسکی بات سچی ہے تیرے رب کی باتین سچ اور عدل مین کامل ہین کوئی اوسکی باتونکا بدلنے والا نہین) کیون ایمان سے کہنا یہہ وہی علما ہین جنپر تم امکان کذب ماننے کا بہتان کرتے ہو اللہ حیا دے **حجت ثامنہ تقطع عرق ضلالت ضامنہ** - **اقول** - وباللہ التوفیق وبہ الوصول الی ذری التحقیق علمائے مجوزین کے

ان خلف وعید بمعنی عفو ہو نہ بمعنی کذب جیسا کہ اس جاہل نے گمان کیا ؛

طرق استدلال ومناظرہ وجدال شاہد عدل ہیں کہ اونکے نزدیک خلف وعید وعفو ومغفرت میں نسبت
تساوی اور دونوں جانب سے تلازم کلی ہے ثبوت سنیے قریب گزرا کہ اونھوں نے اپنی دعوی پر کریمہ
ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء سے استدلال کیا اور حلیہ جوہر دالمختار میں جس سے
آپ ہمیشہ کے لیے اپنے پیچھے ایک آفت لگانے کو ذرا سا ٹکڑا نقل کر لائے اس دلیل کو انقص
واظہر دلائل مجوزین کہا اور یہ ظاہر کہ آیت صرف جواز مغفرت ارشاد فرماتی ہے اسیکو اونھوں نے
جواز خلف پر دلیل ٹھہرایا تو اونکا یہہ استدلال برہان قاطع کہ وہ مغفرت کو خلف سے عام نہیں
مانتے کہ جواز اعم ہرگز جواز اخص کا مثبت نہیں ہو سکتا اور عنقریب آتا ہے کہ معتزلہ نے امتناع عفو پر
آیات وعید سے تمسک کیا اسپر ان علما نے جواب دیا کہ خلف جائز ہے تو لاجرم جواز خلف کو امتناع عفو کا
رد مانا اور زنہار جواز اعم امتناع اخص کا نافی نہیں ہو سکتا تو اونکا یہہ جواب دلیل ساطع کہ وہ خلف کو
مغفرت سے عام نہیں مانتے رہا تباین وہ بالبداہت اور خود اسی رد واثبات سے بین البطلان
پس تساوی متعین اور مراد تبیین یعنی ظاہر ہو گیا کہ وہ صرف عدم وقوع وعید بوجہ عفو کو خلف سے
تعبیر فرماتے اور جائز ٹھہراتے ہیں کہ یہی مغفرت سے مساوی ہے نہ کہ معاذ اللہ تبدیل قول وتکذیب
خبر کہ عفو سے عموم وخصوص من وجہ رکھتی ہے مثلاً درگزر بنائے تخصیص نصوص وتقیید وعید واقع ہوئی
تو عفو موجود اور تبدیل مفقود اور کسی جرم پر ایک سزائے شدید کی وعید حتمی اور ایقاع کیوقت اوس میں
کمی کی تو عفو مفقود اور تبدیل موجود اور اگر عفو تخفیف کو شامل لیجیے تو عام مطلقاً سہی بہر حال خلف
کہ اوسکا مساوی ہے کذب سے قطعاً عام مطلقاً یا من وجہ اب تو اپنی جہالت فاحشہ پر متنبہ ہوئے
کہ جواز اعم کو امکان اخص کا مستلزم مان رہے ہو فالحمد للہ علی اتمام الحجۃ وایضاح المحجۃ **تحجیت**

تاسعہ قاہرہ قالعہ قاتلہ قارعہ بازغۃ التبیین دامغۃ الکذاب

اقول — وباللہ التوفیق ایہا المسلمون ذرا قلب حاضر درکار اس مدعی جدید غیر مہتدی و رشید
نے کذب باری عزوجل کا صرف امکان عقلی ہی ائمہ دین کیطرف نسبت نکیا بلکہ معاذ اللہ اوسے
کفر صریح کا قائل قرار دیا پھر بحمد اللہ اونکا دامن سنت ماسن تو کفر وضلالت کے ناپاک دھبوں
سے پاک ومنزہ مگر یہہ حضرت خود ہی اپنے ایمان کی خیر مناتین یوں نمانیں تو مفصل جانیں
اصل امر یہہ ہے کہ خلف بایں معنی کہ متکلم ایک بات کہکر پلٹ جائے اور جو خبر دی تھی اوسکے

خلاف عمل مین لاوے بلاشبہہ اقسام کذب سے ہے کہ کذب نہین مگر خلاف واقع خبر دینا تو اس
معنی پر خلف کو ممکن یا سائغ یا واقع یا واجب جو کچھ مانیے بعینہ وہی حکم کذب کے لیے ثابت ہوگا
کہ یہہ جانب وجود ہے اور جانب وجود مین قسم مقسم کو مستلزم اور عقل احکام قسم سے مقسم پر حاکم
کہ اسکا وجود بے اوسکے محال و ناممکن تو لاجرم اوسکا امکان اسکے جواز اور اوسکا وجود اسکی وقوع
اور اوسکا وجوب اسکی ضرورت کو لازم حضرت مدعی جدید نے اپنی جہالت و ضلالت سے کلام علماء مین
خلف کے یہی معنے سمجھے کہ باری تعالی عیاذا باللہ بات کہکر پلٹ جائے خبر دیکر غلط کر دے لہذا جواز
خلف پر امکان کذب کو متفرع کیا حالانکہ حاش للہ عالم مین کوئی عالم اسکا قائل نہین بلکہ وہ حضرات
اس معنی مردود مخترع عنود کا رد بلیغ فرماتے اور جواز خلف کو تخصیص نصوص و تقیید وعید وغیرہا
ایسے امور پر بنا کرتے ہین جنکے بعد نہ معاذ اللہ کہکر پلٹنا نہ بات کا بدلنا اس امر پر دلائل قاہرہ
و تصریحات باہرہ سن ہی چکے مگر ان حضرت کو یہہ مسلم نہین خواہی نخواہی خلف کو اوسی معنے پر
ڈھالتے ہین جو ایک قسم کذب ہے تاکہ اوسکے جواز سے امکان کذب کی راہ نکالین بہت اچھا
اگر یہی معنی مراد ہون تو اب انظر کیجیے کہ جواز خلف کے کیا معنی ہین اور وہ اپنے کس معنی پر ائمہ
مین مختلف فیہ جانتا جواز صرف بمعنی امکان عقلی محل خلاف نہین بلکہ قطعا جواز شرعی و امکان
وقوعی مین نزاع ہے جسکے بعد امتناع بالغیر بھی نہین رہتا دلائل سنیے (اولا) اہلسنت بالاجماع
اور معتزلہ کا ایک فرقہ مغفرت عاصیان کبائر کردگان و بے توبہ مردگان کے امکان عقلی پر متفق
ہین یعنی کچھہ عقل محال نہین جانتے کہ اللہ تعالی اونسے مواخذہ نفرمائے مگر امکان شرعی
مین اختلاف پڑا اہلسنت بالاجماع شرعا بھی جائز بلکہ واقع اور یہہ فرقہ وعیدیہ سمعا ناجائز اور عذاب
واجب مانتے ہین انھون نے آیات وعید سے استناد کیا اوسکے جواب مین جواز خلف کا مسئلہ
پیش ہوا یعنی ای معتزلہ تمہارا استدلال تو جب تمام ہو کہ ہم وقوع وعید شرعا واجب مانین

قولہ فالذی تم بحث نقل النزاع المشہور وکون المحققین علی المنع فی کلام [illegible] ان الاشبہ ترجیح جواز الاول [illegible] ان الجواز العقلی مختلف فیہ واوہم ایہاما [illegible] المحققین [illegible] انکارہ [illegible] عندہ ترجیح الجواز مع انا لا نعلم فیہ نزاعا اصلا [illegible] فاشکل [illegible] الائمۃ علی الجواز [illegible] الصحیح عند المحققین [illegible] الظاہر بالعکس [illegible] ان محل النزاع المشہور ہو الجواز الشرعی [illegible] انما ہو فی مطلق الخلف [illegible] تحقیق

[illegible]

وہ خود تمہارے نزدیک جائز الخلف ہے تو عفو بھی جائز کا جائز ہی رہا اور تمہارا دعویٰ وجوب عذاب کہ تمہارا دعویٰ تھا
ثابت نہ ہوا امام علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں فرماتے ہیں البحث الثانی عشر اتفقت الامۃ ونطق
الکتاب والسنۃ بان اللہ تعالیٰ عفو غفور یعفو عن الصغائر مطلقا وعن الکبائر بعد التوبۃ ولا یعفو عن
الکفر قطعا واختلفوا فی العفو عن الکبائر بدون التوبۃ فجوزہ الاصحاب بل اثبتوہ خلافا للمعتزلۃ تمسک
القائلون بجواز العفو عقلا وامتناعہ سمعا وہم البصریون من المعتزلۃ وبعض البغدادیۃ بالنصوص الواردۃ
فی وعید الفساق واصحاب الکبائر واجیب بانہم وان سلم عمومات الوعد بالثواب ودخول الجنۃ علی
ما مر والخلف فی الوعد لؤم لا یلیق بالکرم وفاقا بخلاف الخلف فی الوعید فانہ ربما یعد کرما اھ ملتقطا
دیکھو علما اس جواز خلف سے عذاب کے وجوب شرعی کو دفع فرماتے ہیں اور وجوب شرعی کا
مقابل نہیں مگر جواز شرعی اگر صرف امکان عقلی مراد ہو تو وہ ان معتزلہ کے مذہب کیا منافی او
ان کی دلیل کا کیونکر نافی ہوگا وہ کب کہتے تھے کہ واجب عقلی ہے جو تم امکان عقلی کا قصہ پیش کرو
تو ثابت ہوا کہ یہ علما بالیقین خلف وعید کو شرعا جائز مانتے ہیں **ثانیا** محققین کہ جواز خلف نہیں
مانتے آیہ کریمہ **مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ** سے استدلال کرتے ہیں کما فی شرح عقائد النسفی وشرح
الفقہ الاکبر وغیرہما اور پر ظاہر کہ آیت میں نفی وقوع صرف استحالہ شرعی پر دلیل ہوگی نہ امتناع عقلی پر
تو لازم کہ وہ علما جواز شرعی مانتے ہوں ورنہ محققین کی دلیل محل نزاع سے محض اجنبی اور ان کی نزاع
کی نافہمی پر مبنی ہوگی وہ نہ کہدینگے کہ اس سے صرف استحالہ شرعی ثابت ہوا وہ امکان عقلی کے کب
خلاف ہے جس کے ہم قائل ہیں **ثالثا** واحدی نے بسیط میں آیہ کریمہ **اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ**
سے صرف وعد مراد لیا اور وعید پر حمل کرنے سے انکار کیا کہ اوعید میں تو خلف جائز ہے تفسیر کبیر میں
فرمایا احتج الجبائی بہذہ الآیۃ علی القطع بوعید الفساق (ثم ذکر احتجاجہ والاجوبۃ عنہ الی ان قال)
وذکر الواحدی فی البسیط طریقۃ اخری فقال لم لا یجوز ان یحمل ہذا علی میعاد الاولیاء دون وعید الاعداء
لان خلف الوعید کرم عند العرب الخ ظاہر ہے کہ علمائے مجوزین اگر صرف امکان عقلی مانتے تو آیت میں
اس حمل کی انھیں کیا حاجت تھی کہ انتفائے شرعی جواز عقلی کے کچھ منافی نہیں **رابعا** قائلان
جواز کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ خلف وعید صرف بحق مسلمین جائز ہے نہ بحق کفار عبارت حلیہ
الاشبہ ترجیح القول بجواز الخلف فی الوعید فی حق المسلمین خاصۃ دون الکفار اھ بحوالہ رد المحتار

گزری مگر ہیں اوسکی جگہ اور تحفے پیش کروں مختصر العقائد میں ہے الملک یتعبد الناس عبیدہ ولہ
ان یفعل بہم ما یرید ولکن وعد ان لا یعذب احدا بغیر ذنب وان لا یخلد المؤمن المذنب فی النار وتجمیل
ان یخلف فی میعادہ وکذا اوعد ان یعذب المؤمن المذنب زمانا والکافر مؤبدا ولکن قد یعفو عن المؤمن
المذنب ولا یعذبہ لانہ تکرم وتفضل فیترک الوعید اما فی حق الکفار فلا یکون العفو وان کان تکرما
وتفضلا قال اللہ تعالی ولو شئنا لاتینا کل نفس ھدٰھا ولکن حق القول منی الآیۃ
اخبر انہ لا یفعل مع الکفار الا بطریق العدل روح البیان میں ہے اللہ تعالی لا یغفر ان یشرک
بہ فینجز وعیدہ فی حق المشرکین ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء فیجوز ان یخلف وعیدہ فی حق المؤمنین
سبحن اللہ اگر صرف امکان عقلی میں کلام ہوتا تو وہ تو باجماع اشاعرہ بلکہ جماہیر اہلسنت حق کفار
میں بھی حاصل وہو التحقیق یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید شرح مقاصد الطالبین
فی علم اصول الدین میں ہے اتفقت الامۃ ان اللہ تعالی لا یعفو عن الکفر قطعا وان جاز
عقلا ومنع بعضہم الجواز العقلی ایضا لانہ مخالف لحکمۃ التفرقۃ بین من احسن غایۃ الاحسان ومن
اساء غایۃ الاساءۃ وضعفہ ظاہر اھ ملخصا اسمیں تصریح ہے کہ شرذمہ لا یجوزون العفو عنہم فی الحکمۃ آجیرہم
بدلائل قاطعہ ثابت ہوا کہ قائلین جواز جواز شرعی لیتے اور خلف کے امتناع بالغیر سے بھی انکار
رکھتے ہیں اب کہئیے خلف کے وہ معنے لیے جو ایک قسم کذب ہی تو قطعًا لازم کہ تمہارے زعم
باطل میں ان علما کے نزدیک کذب الٰہی نہ صرف عقلًا بلکہ شرعًا بھی جائز ہو جسے امتناع بالغیر سے
بھی بہرہ نہیں یہ صریح کفر ہے والعیاذ باللہ رب العلمین امام علامہ قاضی عیاض قدس سرہ شفا
شریف میں فرماتے ہیں من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ ونبوۃ نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمہ ام لم یدعہا فہو کافر باجماع
جو اللہ تعالی کی وحدانیت اور نبوت کی حقانیت اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی
نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو یا اینہمہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام پر ان باتوں میں کہ وہ
اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اسمیں کسی مصلحت کا ادعا
کرے یا نکرے ہر طرح بالاجماع کافر ہے) سبحن اللہ حضرات انبیا علیہم افضل الصلاۃ والثنا
پر کذب جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا جناب باری عزوجل کا جواز کذب ماننے والا کیونکر

بالاجماع کافر و مرتد نہوگا اب تو جانا کہ تمنے اپنی جہالت و وقاحت سے کفر و اسلام مین تمیز
نکی اور کفر خالص پر معاذ اللہ ائمہ دین مین نزاع ٹھہرا دی سبحن اللہ یہہ فہم و فقاہت یہہ دین
و دیانت اور اسپر عالم رشید بلکہ شیخ مرید بننے کی ہمت ع آدمیان گم شدند ملک خرافت
گرفت ** ذرا یہہ مقام یاد رکھیے کہ آپکو خاتمہ مین اس سے کام پڑنا ہے واللہ المستعان
علی ما تصفون ۵ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تحجت عاشرہ ظلمات
باہرہ زاہرہ قاہرہ اقروا دہیا من قریبہا الاولے اقول
و باللہ التوفیق ہنوز کبس نہین اگرچہ علما مسئلہ خلف مین بلفظ جواز تعبیر کرتے ہین مگر تمکو
صافی دلی وافی نصیب ہو تو کہنا چاہیے کہ وہ جس مقدمہ پر خلف جایز رکھتے ہین اوسے
نہ صرف جائز بلکہ بالیقین واقع مانتے ہین تو تمہارے زعم خبیث پر قطعا لازم کہ ائمہ دین کذب
الہی کو یقینا واقع و موجود بالفعل جانتے ہین اس سے بڑھکر کفر جلی اور کیا ہوگا دلایل لیجیے
اولا ہم ثابت کر آئے کہ خلف و عفو اونکے نزدیک متساوی ہین اور ایک مساوی کا وقوع
وقوع مساوی دیگر کو قطعا مستلزم خواہ تساوی فی التحقق ہو یا فی الصدق کہ اول کا تو عین
منطوق تلازم فی الوجود اور ثانی اوس سے بھی زیادہ ادخل فی المقصود فان الانفکاک فی
الوجود انفکاک فی الصدق مع شیئ زائد لیکن عفو بالیقین واقع ابھی شرح مقاصد سے گزرا
جوزہ الاصحاب بل اثبتوہ تو ثابت ہوا کہ وہ علما جسے خلف وعید کہتے ہین یقینا واقع اب تم خلف کو
اوس معنی ناپاک پر حمل کر لیتے ہو تو معاذ اللہ کذب الہی کے بالیقین واقع و موجود ہونے مین
کیا کلام رہا صدق اللہ تعالی فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی
الصدور ۵ بیشک آنکھین اندھی نہین ہوتین وہ دل اندھے ہوتے ہین جو سینون مین ہین
والعیاذ باللہ سبحنہ وتعالی ثانیا تعیین تساوی سے قطع نظر بھی کیجیے تاہم آیۂ کریمہ ویغفر ما
دون ذلک سے اونکا استدلال دلیل قاطع کہ خلف عفو سے خاص یا مباین نہین لاجرم
مساوی نہہی تو عام ہوگا بہرحال وقوع مغفرت وقوع خلف اور تمہارے طور پر وقوع خلف
وقوع کذب کو مستلزم ہوگا کذب الہی یقینی الوقوع ٹھہریگا اور کیا گمراہون کے سر پر سینگ
ہوتے ہین ثالثا مختصر العقائد کی عبارت گزری کچھہ دیر نہوئی جسمین خلف وعد کو محال لکھکر

وعید مسلمین کے بارے مین دیکھ لیجئے کیا لفظ لکھا تجوزان تترک الوعید نکھا بلکہ صاف صاف تترک الوعید مرقوم کیا پھر ثبوت مدعا مین کیا کلام رہا رہا ایمان دلائل قاطعہ عقلیہ کے بعد تمہاری سمجھ کے لائق قاطع نزاع ودافع شغب یہہ ہے کہ امام محمد محمد محمد ابن امیر الحاج حلبی رحمہ اللہ تعالی نے اوسی حلیہ مین جواسی رد المحتار کی حسب سے آپ ناقل اسمقام مین ماخذ ہے صاف بتادیا کہ خلف وعید صرف عفو سے عبارت ہے اب آپ ہی بولیے آنکی مذہب مین عفو بالیقین واقع ہے یا نہین اگر ہے تو وہی خلف ہے اور تم خلف کو اصل کذب سمجھے تو اپنی خدا کو یقینًا کاذب کہہ چکے یا نہین حلیہ کی وہ عبارت یہہ ہی الدعاء المذکور یستلزم انہ یجوز الخلف فی الوعید وظاہر المواقف والمقاصد ان الاشاعرۃ قائلۃ بہ لانہ لا یعد نقصا بل جودًا وکرمًا ولہذا مدح بہ کعب بن زہیر رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم حیث قال نبئت ان رسول اللہ اوعدنی + والعفو عند رسول اللہ مأمول + دیکھو صراحۃً مدح بالعفو کو مدح بخلف الوعید قرار دیا اسیطرح ختم بحث مین قول ابن نباتہ مدی الحمد للہ الذی اذا وعد وفا واذا اوعد عفا کو اسی باب سے ٹھہرایا اب بھی وضوح حق مین کچھ باقی رہا یہہ دوسرا مقام یاد رکھنے کا ہی کہ کتنے صراحۃً وقوع ووجہ د کذب الہی کو ائمہ اہلسنت کا مذہب جانا اور ایسی کفر شنیع وارتداد فظیع کو اہلحق کا ایک اختلافی مسئلہ ماننا کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار ۵ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الواحد القہار بالجملہ بحمد اللہ حجج قاہرہ وبینات باہرہ شمس واسے زیادہ روشن واہین ہوگیا کہ علما جس معنے پر خلف جائز مانتے ہین حاش للہ اوسی امکان کذب سے اصلا علاقہ نہین اونکے نزدیک خلف بمعنی عدم ایقاع وعید بوجہ تجاوز وکرم ہے کہ عین عفو یا عفو کا مساوی وملازم اور یہہ معنی نہ صرف جائز بلکہ باجماع اہلسنت بلاشبہہ واقع رہا خلف بمعنی تبدیل قول وتکذیب خبر جسکے جواز پر امکان کذب متفرع ہو سکے ہرگز ہرگز اون علما کی مراد نہ عالم مین کوئی عالم اوسکا قائل بلکہ وہ بالاتفاق بکزبان ویکدل اوس سے تبری وتحاشی کامل کرتے اور کذب الہی کے استحالہ قطعی وامتناع عقلی پر اجماع تام رکھتے ہین اول سے آخر تک اونکے تمام کلمات ومحاورات ووجوہ مناظرہ وطرق رد واثبات ہزار در ہزار طور سے

اس امر پر شاہد عادل و ناطق فصل کما قد ظہر علی کل ذی عقل اور امام ابن امیر الحاج نے توحید اللہ
یہہ امر بانتم وجوہ منجلی کر دیا کہ خود جواز خلف کو راجح مانکر اس سے ناپاک تراشیدہ مدعی بیباک کی وہ
بیخکنی فرمائی جسکی غرب سے شرق تک خبر آئی یونہیں امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں انکے
کلام امام ابو عمرو ابن العلاء قائل جواز خلف کی وہ کچھ تائید کی جو اوپر گزری جب معنی تبدیل کی
نوبت آئی جسپر ان حضرت نے تفریع کی ٹھہرائی اوسپر وہ شدید و عظیم نکیر فرمائی کہ کچھ فہمی جاہلان پر
قیامت ڈھائی اسی تفسیر میں فرماتے ہیں الخبر اذا جوز علی اللہ الخلف فیہ فقد جوز الکذب علی
اللہ تعالی و ہذا خطأ عظیم بل یقرب من ان یکون کفرا فان العقلاء اجمعوا علی انہ تعالی منزہ عن
الکذب و معلوم ان فتح ہذا الباب یفضی الی الطعن فی القرآن و کل الشریعۃ اھ ملخصا یعنی جب خبر میں
خلف اللہ تعالی پر جائز رکھا جائے تو بیشک کذب الہی کو جائز ماننا ہوگا اور یہہ سخت خطا ہے بلکہ
قریب ہی کہ کفر ہو جائے اسلیے کہ تمام عقلا (یعنی نہ صرف اہل اسلام بلکہ سمجھ وال کافر بھی) اتفاق
کیے ہوئے ہیں کہ باری تعالی کذب سے منزہ ہی اور معلوم ہے کہ اس دروازے کا کھولنا قرآن مجید
اور تمام شریعت میں طعن تک لیجائیگا) پس خدا کی شان ہی شان نظر آتی ہے کہ واضح روشن
ایمانی اجماعی مسائل میں مدعیان علم و دیانت و رشد و مشیخت اغوای عوام و تلبیس ہرام کو یونہیں
دیدہ و دانستہ کورمغزی بنجاتے اور خوف خالق و شرم خلائق سبکو بیکدست سلام کرکے ائمہ
دین پر یوں کھلے بہتان جیتے طوفان اوٹھاتے ہیں ؎ چشم بازو گوش بازو این ذکا
خیرہ ام در چشم بندی خدا ؎ فان کنت لاتدری فتلک مصیبۃ ۞ وان کنت تدری
فالمصیبۃ اعظم ۞ بس زیادہ کیا کہوں سوا اسکے کہ اللہ ہدایت دے آمین **تنبیہ نبیہ** الحمد للہ
تحقیق ذروہ علیا کو پہونچی اور عیاروں طراروں کی افترابندی اپنی سزا کو اب صرف یہہ امر قابل
تنقیح رہا کہ جب خلف بمعنی تبدیل کے استحالہ پر اجماع قطعی قائم اور بمعنی مساوی عفو بالاجماع
جائز بلکہ واقع تو علمای مجوزین و محققین مانعین میں نزاع کس امر پر ہے **اقول** و باللہ التوفیق
و بہ العروج علے اوج التحقیق علی الخبیر سقطت ہاں منشا نزاع اس اطلاق خلف کی تجویز ہی
مجوزین نے خیال کیا کہ خلف وعید معاذ اللہ کسی عیب و منقصت کا نشان نہیں دیتا بلکہ
عفو و کرم پر دلیل ہوتا اور محل مدح و ستائش میں بولا جاتا ہے ولہذا جابجا عرف عرب میں

اوسپر استناد کرتے ہین قال قائلہم ؎ وانی وان اوعدتہ او وعدتہ ۔ لمخلف ایعادی ومنجز
موعدی ۔ وقال آخر ؎ اذا وعد السراء انجز وعدہ ۔ وان اوعد الضراء فالعفو مانعہ ۔
بنا بران خلف وعید کی تجویز کی محققین نے دیکھا کہ یہہ لفظ معنی محال یعنی تبدیل مقال کو موہم
اور یہان ایہام محال بھی منع ہین کما فی کما نصوا علیہ فی مسئلۃ معتقد العرش ۔ اور اسکے ساتھ وقوع
تمدح صرف مخلوق مین ہے خالق عزوجل کا اوسپر قیاس صحیح نہین لاجرم اس تجویز سے تحاشی کی
خلاصہ یہہ کہ آیات وعید مین بنظر ظاہر عموم عدم وقوع ایک صورت خلف مین ہے اگرچہ بنظر
تخصیص و تقیید حقیقت خلف سے قطعًا منزہ مجوزین اسی خلف صوری کو خلف وعید سے
تعبیر کرتے اور اسی جائز رکھتے ہین کہ مفید مدح ہے اور محققین منع فرماتے ہین کہ موہم نقص
و قدح ہے ورنہ اگر خیال معنی کیجیے تو بلاشبہہ وہ جس امر کو خلف کہتے ہین قطعًا بالاجماع جائز
و واقع ولہذا علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نے نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض
مین مسئلہ خلف کو اہلسنت کا اتفاقی قرار دیا اور اوسمین خلاف صرف معتزلہ کیطرف نسبت کیا
حیث قال الوعید لا یجوز تخلفہ عند المعتزلۃ لقولہم بانہ یجب علی اللہ تعالی تعذیب العاصی پر ظاہر کہ
اس نسبت کا منشا وہی نظر معنی ہے کہ معنی مقصود مجوزین کے جواز مین واقعی اشقیاء معتزلہ ہی
خلاف ہی اہلسنت مین کوئی اوسکا منکر نہین جسطرح معنی کذب و تبدیل کے بطلان و امتناع
پر اہلسنت بلکہ اہل اسلام بلکہ اہل ملل بلکہ اہل عقل کا اجماع ہے جسمین کسی فرقہ کا خلاف معلوم و
ظاہر نہین یہہ ہے بحمد اللہ محل نزاع کی تحریر انیق و تقریر رشیق والحمد للہ ولی التوفیق علی الہام
التحقیق وارشاد الطریق امام محقق مدقق علامہ حلبی نے اوسی حلیہ مین جواز خلف بایں کہ معنی
کذب و تبدیل سے وہ تحاشی عظیم فرمائی جسکی نقل بحث سابعہ مین گزری پھر تقریر مراد کی یون ارشاد
کی المراد بالوعید صورۃ العموم بالوعید ان ارید بالخطاب مسئلہ جواز خلف مین وعید سے صورت
عموم مراد ہے کہ بظاہر حکم سب مخاطبون کو شامل نظر آتا ہے) یعنی تنہا الفاظ وعید پر نظر کیجیے تو
صاف یہی حکم معلوم ہوتا ہے کہ جو ایسا کرینگے سب سزا پائینگے پھر جبکہ بدلائل قاطعہ ثابت ہو
کہ بعض کو نہوگی تو بظاہر وعید متخلف ہوئی حالانکہ وہ عموم صرف صوری تھا نہ حقیقی کہ حقیقت
مین عمومات وعید آیات مشیئت سے بسبب تقیید جنکا حاصل یہہ کہ ہم معاف نفرمائین تو سزا

ہوگی بس اسقدر محصل خلف ہی جسے معاذ اللہ کذب و تبدیل سے کچھ علاقہ نہیں پھر اس مراد و مقصود کی تحقیق
فرماکر ارشاد کرتے ہین ثم حیث کان المراد ہذا فالوجہ ترک اطلاق جواز الخلف فی الوعد والوعید دفعا
لایہام ان یکون المراد منہ ہذا المحال یعنی جب معلوم ہولیا کہ جواز خلف سے صرف اسقدر مراد ہی نہ وہ کہ معاذ اللہ
امکان کذب کو راہ دی کہ کذب و تبدیل تو یقینا اللہ تعالے پر مستحیل تو مناسب یہی ہی کہ وعدہ
یا وعید کسی میں جواز خلف کا لفظ نہ بولیں کہ اس سے کسیکو اوس معنی محال کا وہم نگذرے (
واقعی امام ممدوح کا گمان بجا تھا آخر دیکھیے نہ کہ اس چودہوین صدی مین جہال سفہا کو وہ وہم
گذرا ہی آیا والعیاذ باللہ سبحنہ وتعالے پھر فرماتے ہین وانما وافقناہم علی الاطلاق لشہرۃ المسئلۃ
بینہم بہذہ العبارۃ ونستغفر اللہ العظیم من کل ما لیس فیہ رضاہ یعنی جو اس لفظ کے اطلاق مین علماے
سابقین کا ساتھ دیا اسپر باعث یہ تھا کہ مسئلہ اونمین اسی نام سے شہرت رکھتا ہی اور ہم اللہ عزوجل
سے مغفرت چاہتے ہین ہر اوس بات کی جو اوسے پسندیدہ نہین (سفیہ جاہل دیکھے کہ اوسکی امکان
کذب کے شوشے کرہ گئے قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا
فقیر غفر اللہ تعالے لہ نے بتوفیق المولے سبحنہ وتعالے اس مقام کی زیادہ تحقیق وتنقیح حواشی شرح
عقائد وشرح مقاصد وشرح مواقف پر ذکر کی اگر مخافت تطویل نہوتی اون نفائس جلیلہ کو زیور گوش
سامعین کرتا وفیما ذکرنا کفایۃ والحمد للہ ولی الہدایۃ غرض اس مقدار سے زائد کسی امر کو محل نزاع ٹھہرانا
خود اونکے مقتضاے کلام ومقال وتمسک واستدلال سے جدا پڑنا اور توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ
کرنا اور اونکے اجماعیات قاطعہ سے منکر ہونا اور اون مہالک شنیعہ وقبائح قطعیہ کا اونکے ذمے
باندھنا ہی جنسے وہ ہزار جگہ بتصریح صریح تبری کرتے ہین اور واقعی بحمد اللہ بارہا دیکھا ہے کہ ائمہ
اہلسنت مین جو مسئلہ اصول مختلف فیہ رہا ہے اگرچہ بعض ناظرین ظواہر الفاظ سے دہوکا کھاتے ہین
مگر عند التحقیق اوسکا حاصل نزاع لفظی یا ایسی ہی کسی ہلکی بات کیطرف راجع ہوا ہے پھر ایک فریق
کے دوسرے پر الزامات حقیقۃً اپنی معنی مراد پر الزام ہین جس سے دوسرے کا ذہن خالی نہ اوسکی
مراد سے انھین تعلق نہ اسے دیکھکر کوئی عاقل یہ وہم کرسکتا ہی کہ وہ امر جسکا الزام دیا گیا فریقین
مین مختلف فیہ ہی بلکہ یہ تو عامہ نزاعات حقیقیہ معنویہ مین بھی نہین ہوتا چہ جاے صوریہ لفظیہ
الزام اوسی امر سے دیتے ہین جسکا بطلان متفق علیہ مختلف فیہ سے مختلف فیہ پر احتجاج یعنی چہ خصوصا

جبکہ ایک امر مین اختلاف دوسرے مین تنازع کی فرع ہو کہ اس تقدیر پر فرع سے الزام مصادرہ علی المطلوب ہے
یہہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل کہ طرف مقابل سخت ابلہ وجاہل - خیر بات دور پہونچی نظایر لیجیے مثلاً
ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق امام عارف باللہ حارث محاسبی وجعفر بن حرب وعبد اللہ بن کلاب
وامام المتکلمین عبد العزیز مکی وائمہ سمرقند اول کے قایل اور اسیطرف امام ہمام ابو الحسن اشعری قدس
سرہ مایل بلکہ اسی پر امام الائمہ سراج الامہ امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا نص شریف دلیل کامل
اور امام عماد السنہ احمد بن حنبل وغیرہ جماعت محدثین سے قول ثانی منقول اور یہی ائمہ بخارا ومن وافقہم
کے نزدیک مختار ومنصور ومعتمد ومقبول اسپر ائمہ سمرقند وبخارا مین نزاع کو جو طول ہوا مخفی نہین انہون
نے اونپر مخلوقیت قرآن کا الزام رکھا اونہون نے انپر نا مخلوقیت افعال عباد کا طعن کیا
اور حقیقت دیکھیے تو بات کچھ بھی نہین اپنی اپنی مراد پر دونون سچ فرماتے ہین ایمان مخلوق
بیشک مخلوق کہ مخلوق وصفات مخلوق سب مخلوق اور ایمان کہ صفت خالق عز وجل ہے
جسکے اسمائے حسنے سے اسم پاک مؤمن دلیل یعنی اوس ملک جلیل جل جلالہ کا ازل مین اپنے
کلام کی تصدیق فرمانا وہ قطعاً غیر مخلوق کہ خالق وصفات خالق مخلوقیت سے منزہ بلکہ ذکرہ
الفاضل العلامۃ کمال الدین بن ابی شریف القدسی فی المسامرۃ شرح المسایرۃ اب کیا کوئی احمق
جاہل اس نزاع کو دیکھکر یہہ گمان کریگا کہ بعض صفات خالق کا مخلوق یا بعض افعال مخلوق کا
نا مخلوق ہونا ائمہ اہلسنت مین مختلف فیہ ہے حاشا وکلا یونہین مسئلہ زیادت ونقصان ایمان
کہ قدیم سے مختلف فیہا امام رازی وغیرہ بہت محققین اسی کو بھی نزاع لفظی بتا رہے ہین
شرح الروض مین ہے ذہب الامام الرازی وکثیر من المتکلمین الی ان ہذا الخلاف لفظی راجع الی
تفسیر الایمان پھر کہا ہذا ہو التحقیق الذی یجب ان یعول علیہ اسیطرح اور مسائل پایئے گا
اگر اسپر حمل کیجیے جب تو امر نہایت ایسر مجوزین بھی مساوی عفو لیتے ہین اور مانعین بھی تبدیل قول
دونون سچ کہتے ہین اور دونون اجماعی باتین مگر فقیر نے بحمد اللہ جو تنقیح مناط کر دی اوسپر نزاع بھی
معنوی رہی اور قول مانعین کا محقق وراجح ہونا بھی کھلگیا اور جہالت جاہلین کا علاج بھی بحمد اللہ
بروجہ کافی ہو گیا ذلک من فضل اللہ علینا وعلی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون ۰
اللہم لک الشکر الابدی والمن السرمدی والحمد للہ رب العالمین ۰ تسجیل جلیل

وتکمیل جمیل - اقول وباللہ التوفیق مدعی جدید بیچارے کی حالت نہایت قابل رحم ہے غریب نے امام الطائفہ کی بات بنانے کو عقل و دیانت کو پان رخصت دیا اپنے رب کو جیسے نبی لائق کذب کردینے کا ذمہ لیا ائمہ امت و سادات ملت پر کھلی آنکھوں جیتا بہتان کیا غرض لاکھ جتن کر چھوڑے مگر کال نہ کٹا یعنی امام کی پیشانی سے داغ ضلالت مٹنا تھا نہ مٹا آنکو یاد ہو کہ اصل بات کاہے پر چھڑی تھی ذکر یہ تھا کہ حضور پرنور سید المرسلین خاتم النبیین اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مثل و ہمسر حضور کی جملہ صفات کمالیہ مین شریک برابر محال ہے کہ اللہ تعالی حضور کو خاتم النبیین فرماتا ہے اور ختم نبوت ناقابل شرکت تو امکان مثل مستلزم کذب الٰہی اور کذب الٰہی محال عقلی ؎ منزہ عن شریک فی محاسنہ ٭ فجوہر الحسن فیہ غیر منقسم ٭ اسپر اوس سفیہ نے جواب دیا کہ کذب الٰہی محال نہیں ممکن ہے کہ خدا کی بات جھوٹی ہو جائے اور اسپر جو ہذیانات بکے اونکی عدسگزاری تو آپ سن ہی چکے اب یہ حضرت اوسکی حمایت مین خلف وعید کا مسئلہ پیش کرتے ہین یعنی اونکے امام نہی نکہی بلکہ اوسکا قول ایک گروہ ائمہ کے موافق ہے ای سبحٰن اللہ ؎ امامے چنین مقتدے چنان ٭ جہان چون نہ بیند بدیدے چنان ٭ ای حضرت سب کچھ جانے دیجیے مگر یہہ آیۂ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین بھی معاذ اللہ کوئی وعید ہے جسکے امکان کذب کو جواز خلف پر متفرع کیجیے گا یہہ تو وعدہ ہے یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بشارت عظیمہ کہ تمہین اس فضل جلیل سے مشرف کیا کہ تمہاری شریعت مطہرہ کو شرف ابدیت بخشا تم ناسخ ادیان ہوئے تمہارے دین متین کا ناسخ کا فی نہ آئیگا تم سب سے بلند و برتر ہی تم سے بالا کوئی ہوا نہوگا اسمین خلف تو ہر طرح بالاجماع محال ہے یہہ تمہارے امام کا کیا کام نکلا اور مخالفت اجماع مسلمین و احداث بدعت ضالہ فی الدین کا داغ کیونکر مٹا ہان یہہ کہ اوسکی اور ساتھ لگے تمہاری عقل و دیانت کا کام تمام ہوا اسے کام نکلنا سمجھیے چاہے کام ہو جانا قسمت کا بدا کہ دین و دیانت سے یون گئی پیٹی اور امام بیچارے کی بات بھی نہ بنی نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم جیسا کہ الشقی یشقی وتیم ؎ ذلیل و خوار و خراب و خستہ نہ اوس سے ملتے نہ ایسے ہوتے ٭ جو آپ دین حق کا ستہ نہ اوس سے ملتے نہ ایسے ہوتے ٭ صدق القائل ؎ اذا کان الغراب

دلیل قوم پہ ہے جس طریق البالکینا ہوا الحمد للہ یہہ بظاہر دس حجج باہرہ اور حقیقۃً اکیس ۲۱
دلائل قاہرہ ہین کہ حجت رابعہ مین وجہ ۲ دو وجہ ۳ حجت سادسہ مین ثانیاً حجت تاسعہ و
عاشرہ دونون مین ثانیاً ثالثاً رابعاً بالجملہ ہمے بعد عبارت امام رازی تنبیہ تنبیہ مین
کلام امام حلبی یہہ گیارہ مستقل حجتین تھین انہین مدعی جدید پر اکیس کوڑے سمجھے تو بائیسوان
تازیانہ یہہ تجہیل جلیل کا ہوا اور سب کے شتو ملا کر ایکسو بائیس کوڑے
انہین جمع رکھیے اور آگے چلیے کہ سائل کے بقیہ سوال کو اظہار جواب و تحقیق صواب کا انتظار
کرتے دیر گزری اب وقت وہ آیا کہ ادہر عطف عنان کرون اور بیان حکم قائل کے لیے سمند
بیان تحقیق رفیع مین قدم دہرون واللہ الہادی وولی الایادی والصلاۃ علی حبیبہ سراج النادی

خاتمہ تحقیق حکم قائل مین

اقول وباللہ التوفیق اللہم غفرا قنا الضلال والکفر اجارتا برادر یہہ پوچھتا ہے کہ انکا یہہ
عقیدہ کیسا اور انکے پیچھے نماز کا حکم کیا ہے یہہ پوچھ کہ ان امام و ماموم پر ایک جماعت ائمہ کے
نزدیک کتنی وجہ سے کفر آتا ہے حاش للہ حاش للہ ہزار ہزار بار حاش للہ مین ہرگز انکی تکفیر پسند
نہین کرتا ان مقتدیون یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہون اگرچہ انکی بدعت
و ضلالت مین شک نہین اور امام الطائفہ کے کفر پر بھی حکم نہین کرتا کہ ہمین ہمارے نبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے
زیادہ روشن و جلی نہو جائے اور حکم اسلام کے لیے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی نہ رہے
فان الاسلام یعلو ولا یعلی مگر یہہ کہتا ہون اور بیشک کہتا ہون کہ بلا ریب ان تابع و متبوع
سب پر ایک گروہ علما کے مذہب مین بوجوہ کثیرہ کفر لازم والعیاذ باللہ ذی الفضل الدائم
غرض مقصود اس بیان سے یہہ ہے کہ ان عزیزون کو خواب غفلت سے جگاؤن اور ان کے
اقوال باطلہ کی شناعت ہائلہ انہین جتاؤن کہ او بے پرواہ بکریکس نیند سو رہی ہے گلا دور
پہونچا سورج ڈھلنے پر آیا گرگ خونخوار بظاہر دوست بنکر تمہارے کان پر تھپک رہا ہے کہ ذرا
جھپکتا ہو اور اپنا کام کرے جو باتون مین تمہاری بیباہٹ کے باعث اختلاف پڑ چکا ہے

بہت حکم لگانے لگے کہ یہہ بکریان ہماری گلے سے خارج ہین بھیڑیا کھائے شیر لیجائے ہمین
کچھہ کام نہین اور جنھین ابھی تک تمیز ترس باقی ہے وہ بھی تمہاری ناشائستہ حرکتون سے
ناراض ہوکر اپنی خاص گلے مین تمہارا آنا نہین چاہتی ہیہات ہیہات اس بیہوشی کی نیند
اندھیری رات مین جسے چوپان سمجھہ رہی ہو واللہ وہ چوپان نہین خود بھیڑیا ہے کہ ذیابٌ
فی ثیابٍ کے کپڑے پہنکر تمہین دھوکا دے رہا ہے پہلے وہ بھی تمہاری طرح اس گلہ کی بکری
تھا حقیقی بھیڑیے جب سے اوسے شکار کیا اپنی سالف کا دیکھکر دھوکے کی ٹٹی بنا لیا اب
وہ بھی اسکے ونگے کی خبر سناتا اور بھولی بھیڑون کو لگا کر لیجاتا ہے لہذا اپنی حالت پر رحم کرو اور
جہانتک دم رکھتے ہو ان گرگ و نائب گرگ سے بھاگو جیسے بنے اس مبارک گلہ مین جسپر خدا کا
ہاتھہ ہے کہ یداللہ علی الجماعۃ اور اوسکے سچے راعی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مین کر
ہو کر اس چین کا رستہ چلو اور مرغزار جنت مین بیخوف چرو اور رب سے ہدایت فرما آمین

تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ سید العلمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
جو کچھہ اپنی رب کے پاس سے لائے اون سب مین اونکی تصدیق کرنا اور سچے دل سے اونکی
ایک ایک بات پر یقین لانا ایمان ہے اوامہ اللہ لنا حتی نلقاہ بہ یوم القیامۃ وندخل
بہ بفضل رحمتہ دار السلام آمین اور معاذ اللہ اونمین کسی بات کا جھٹلانا اور اوسمین ادنی
شک لانا کفر اعاذنا اللہ منہ بحفظہ العظیم و رحم عجزنا وضعفنا بلطفہ الفخیم انہ ہو الغفور الرحیم آمین
آمین الہ الحق آمین پھر یہہ انکار جس سے خدا بچائے اور سب مسلمانون کو پناہ دے دو طرح ہوتا ہے
لزومی والتزامی التزامی یہہ کہ ضروریات دین سے کسی شے کا تصریحاً خلاف کرے یہہ قطعاً اجماعاً کفر ہی
اگرچہ نام کفر سے چڑے اور کمال اسلام کا دعوی کرے کفر التزامی کے یہی معنی نہین کہ صاف
صاف اپنی کافر ہونے کا اقرار کرتا ہو جیسا کہ بعض جہال سمجھتے ہین یہہ اقرار تو بہت طوائف کفار
مین بھی نہ پایا جائیگا ہمنے دیکھا ہی بہتیرے ہندو کافر کہنے سے چڑتے ہین بلکہ اوسکے یہہ معنی
کہ جو انکار اس سے صادر ہوا یا جس بات کا اسنے دعوی کیا وہ بعینہ کفر و مخالف ضروریات دین ہو
جیسے طائفہ تالفہ نیاچرہ کا وجود ملک جن و شیطان و آسمان و نار و جنان و معجزات انبیا
علیہم افضل الصلاۃ والسلام سے اون معانی پر کہ اہل اسلام کے نزدیک حضور ہادی برحق

صلوات الله وسلامہ علیہ سے متواترین انکار کرنا اور اپنی تاویلات باطلہ وتوہمات عاطلہ کو
سے لے مرنا نہ ہر گز ہر گز ان تاویلوں کے ڈھکوسلے اونھیں کفر سے بچائینگے نہ محبت اسلام و
ہمدردی قوم کے جھوٹے دعوی کام آئینگے قاتلہم الله انی یؤفکون ○ اور اوسی
سے یہ کہ جو بات اسنے کہی عین کفر نہیں مگر منجر بکفر ہوتی ہے یعنی مآل سخن ولازم حکم کو ترتیب
مقدمات وتتمیم تقریبات کرتے لے چلیے تو انجام کار اوس سے کسی ضروری دین کا انکار لازم
آتا ہے جیسے روافض کا خلافت حقہ راشدہ خلیفۂ رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم حضرت جناب
صدیق اکبر وامیر المؤمنین حضرت جناب فاروق اعظم رضی الله تعالی عنہما سے انکار کرنا کہ تفضیل
جمیع صحابہ رضوان الله تعالی علیہم اجمعین کیطرف موؤدی اور وہ قطعا کفر مگر اونہوں نے صراحۃً
اس لازم کا اقرار نکیا تھا بلکہ اوس سے کماف تحاشی کرتے اور بعض صحابہ یعنی حضرات اہلبیت عظام
وغیرہم چند اکابر کرام علی مولاہم وعلیہم الصلاۃ والسلام کو زبانی وعود ان سے اپنا پیشوا بتاتے
اور خلافت صدیقی وفاروقی پر اسکے توافق باطنی سے انکار رکھتے ہیں اس قسم کے کفر میں علمائے
اہلسنت مختلف ہوگئے جنھوں نے مآل مقال ولازم سخن کیطرف نظر کی حکم کفر فرمایا اور تحقیق یہ ہے
کہ کفر نہیں بدعت وبدمذہبی وضلالت وگمراہی ہے والعیاذ بالله رب العلمین امام علامہ قاضی عیاض رحمہ
الله تعالی شفا شریف میں فرماتے ہیں من قال بالمآل لما یؤدی الیہ قولہ ویسوق الیہ مذہبہ کفرہ
فکانہم صرحوا عندہ بما ادی الیہ قولہم ومن لم یراخذہم بمآل قولہم ولا الزمہم موجب مذہبہم لم یر
اکفارہم قال لانہم اذا وقفوا علی ہذا قالوا لا نقول بالمآل الذی الزمتموہ لنا ونعتقد نحن وانتم انہ
کفر بل نقول ان قولنا لا یؤل الیہ علی ما اصلناہ فعلی ہذین الماخذین اختلف الناس فی اکفار اہل
التاویل والصواب ترک اکفارہم اھ ملخصا جب یہ امر ممہد ہو لیا تو اب ان امام وہابیہ کے
کفریات لزومیہ گنیے امام کے کفروں کا تو شمار ہی نہیں اوسنے تو صرف انہیں چند
سطروں میں جو تنبیہ سوم میں اوس سے منقول ہوئیں کفر لزومی کی سات اصلیں تیار کیں جنہیں
ہر اصل صدہا کفر کیطرف منجر اور اوسکا مذہب مان کر ہر گز ہر گز اوسنے نجات نہ ملے والعیاذ بالله العلی
الاکبر **اصل اول** جو کچھ انسان کرسکے خدا اپنی ذات کریم کے لیے کرسکتا ہے ورنہ قدرت انسانی
بڑھ جائیگی (دیکھو بیان اول) اس اصل کے کفروں کی گنتی نہیں مگر میں اوسقدر شمار کردوں

اور ہرگز نہ آیا ہون یقیناً قطعاً لازم کہ اس سفیہ کے مذہب پر ۱ اوسکا معبود کھانا کھا سکتا ہے ۲
پانی پی سکتا ہے ۳ پاخانہ پھر سکتا ہے ۴ پیشاب کرسکتا ہے ۵ اپنا سمع روک سکتا ہے
۶ اپنا بصر روک سکتا ہے ۷ دریا مین ڈوب سکتا ہے ۸ آگ مین جل سکتا ہے ۹ خاک پر لیٹ سکتا ہے
۱۰ اکا نٹو پھر لوٹ سکتا ہے ۱۱ وہابی ہو سکتا ہے ۱۲ رافضی بن سکتا ہے ۱۳ اپنا نکاح
کرسکتا ہے ۱۴ اجماع کرسکتا ہے ۱۵ عورت کے رحم مین اپنا نطفہ پہونچا سکتا ہے ۱۶ اپنا بچہ
جنا سکتا ہے ۱۷ نیز اس اصل پر لازم کہ خدا خدا نہین ۱۸ ہزارون کرورون خدا
ممکن ہین ۱۹ آیۂ کریمہ واللہ خلقکم وما تعملون ۞ حق نہین ان سب امور کا ثبوت
ہذیان مذکورہ کے ردون مین ہدیۂ ناظرین ہوا **اصل دوم** خدا کے لیے عیوب و
نقائص محال نہین بلکہ مصلحت سے کیے اوسنے قصداً اچکا ہے (ہذیان دوم) اس اصل کے کفر اصل
اول سے صدہا درجے فزون جس سے لازم کہ اس بیباک کو مذہب ناپاک پر ۲۰ اہل اسلام
کے عامہ عقائد تنزیہ و تقدیس کہ اونکے نزدیک ضروریات دین سے ہین سب باطل
دلیل ۲۱ اس نامسعود کا وہمی معبود عاجز ۲۲ جاہل ۲۳ احمق ۲۴ کاہل ۲۵ اندھا
۲۶ بہرا ۲۷ ہکلا ۲۸ گونگا سب کچھ ہو سکتا ہے ۲۹ کھانا کھائے ۳۰ پانی پیے ۳۱
پاخانہ پھرے ۳۲ پیشاب کرے ۳۳ بیمار پڑے ۳۴ بچہ جنے ۳۵ اونگھے ۳۶ سوئے
۳۷ مرجائے ۳۸ مر کر پھر پیدا ہو سب کچھ روا ہے ۳۹ اسکی علم ۴۰ قدرت ۴۱ سمع
۴۲ بصر ۴۳ کلام ۴۴ مشیت وغیرہا صفات کمال کے ازلی ہونے کا کچھ ثبوت
نہین ۴۵ تا ۵۰ انکے ابدی ہونے کا کچھ ثبوت نہین ۵۱ اوسکی الوہیت قابل زوال
ان سب لزومون کا بیان تازیانۂ اول مین گزرا بلکہ ۵۲ خود اس اصل کا ماننا درحقیقت
بالفعل اللہ عزوجل کو ناقص جاننا ہے (دیکھو تازیانہ ۲) اور بیشک جو اللہ عزوجل کی طرف
نقص کی نسبت کرے قطعاً کافر۔ اعلام بقواطع الاسلام مین ہے من نفی او اثبت ما ہو صریح
فی النقص کفر انتہی **اصل سوم** جن باتون کی نفی سے خدا کی مدح کی گئی وہ سب خدا کے لیے
ممکن ہین (ہذیان ۳) اسکے کفر بھی بکثرت ہین قطعاً لازم کہ اس سفیہ کے طور پر ۵۳ اوسکے
معبود کی جورو ہو سکتی ہے ۵۴ بیٹا ہو سکتا ہے ۵۵ بھول سکتا ہے ۵۶ بہک سکتا ہے

۵۷ بعض اشیا اوسکے ملک سے خارج ہیں الی غیر ذلک من الکفریات (دیکھو ت ۵ تا ۸)

اصل چہارم صدق الٰہی اختیاری ہے (۲۸) اس سے لازم کہ سفیہ کے مذہب پر
۵۸ قرآن مجید مخلوق ہے جسکے کفر پر ۳۳ فتوے گزرے ۵۹ اوسکا معبود ازل میں کاذب
تھا ۶۰ اب بھی کاذب ہے ۶۱ کبھی صادق نہیں ہو سکتا ۶۲ قرآن مجید کا جملہ جملہ غلط
ہے ۶۳ اللہ مخلوق ہے ۶۴ بلکہ محال ہے الی غیر ذلک وہ کفریات کثیرہ کہ سوا تفصیل مذکور
ہیں جنکا الزام گزرا اصل پنجم علم الٰہی اختیاری ہے (تنبیہ بعد ۳۱) اسپر لازم کہ
جاہل کے نزدیک ۶۵ علم الٰہی مخلوق و حادث ہے جسکے کفر پر فتوائے امام اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ گزرا ۶۶ اللہ تعالیٰ ازل میں جاہل تھا ۶۷ جب چاہے جاہل بنجائے ۶۸ اللہ
حادث ہے ۶۹ قابل فنا ہے الی غیر ذلک اصل ششم کذب الٰہی ممکن ہے
اور ہم ثابت کر آئے کہ اوسکا کلام نہ صرف امکان عقلی بلکہ امکان وقوعی بلکہ عدم استبعاد
عادی میں نص صریح ہے اور ۷۰ یہہ خود کفر ہے پھر اس تقدیر پر قطعاً یقیناً ۷۱ شریعت
سے یکسر امان مرتفع ۷۲ خدا کی خبر سے یقین مندفع ۷۳ اسلام پر وہ مطاعن جنسے جواب
ناممکن اصل ہفتم ۷۴ اللہ تعالیٰ بندوں سے چھپا کر پہلا بھلا کر آیات قرآنیہ جھوٹی کر دے
تو کچھ حرج نہیں (ت ۲۸) ہیہات یہہ تو اوسنے صاف صریح کہا تھا میں متحیر ہوں اسے
لزوم میں داخل کروں یا التزام میں پھر اسپر ۷۵ حشر نشر حساب کتاب جنت نار عذاب ثواب
کسی چیز پر ایمان نہ رہا کہ ہر خبر میں صاف صریح احتمال نقیض باقی تو یقین کیسا تو ایمان
کہاں والعیاذ باللہ رب العالمین ہماری تقریرات سابقہ و تحریرات لاحقہ دیکھنے والا
اس امام نجدیہ کے کفریات لزومیہ کو صدہا تک پہونچا سکتا ہے بلکہ جسقدر زیادہ غور کرے
ہوئے وہ بھی یہاں پورے نہ گنے گئے پھر بھی معاذ اللہ پچھتر ۷۵ کفر کیا کم ہیں
پھر یہہ تو صرف ایک ہی قول پر ہیں باقی کفریات تقویۃ الایمان و صراط مستقیم کی
گنتی ہی کیا ہے پھر وہ اقبالی کفر علاوہ رہے جو ایمان تقویۃ الایمان و صراط مستقیم میں
اپنے کھلے پھر رہے ہیں۔ غرض حضرت کے کفریات لزومیہ و اقبالیہ کی تفصیل کرنے فی کفر ایک
نقطہ اونکی قبر پر دیتے جائیے تو غالباً دم بھر میں ساری قبر کا مونہہ کالا ہو جائے یہہ اونکی

سزا ہی کہ کفر و شرک دھڑی دھڑی کرکے بیجا محض بلا وجہ بیچے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہا
یہانتک کہ انکے طور پر صحابہ تابعین سے لے کر شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز صاحب تک کوئی
کفر و شرک سے نہ بچا گویا حضرت کے نزدیک کفر امور عامہ سے تھا پھر یہہ خود اوس سے بچکر
کہاں جاسکتے کہ گرد کہ نیافت کما تدین تدان ○ دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را چندان
امان نداد کہ شب را سحر کند ❊ کذٰلک العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر لو کانوا
یعلمون ○ اللہم احفظ لنا الایمان واعصمنا من شر الشیطان بجاہ حبیبک محمد سید الانس
والجان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ وشرف وکرم آمین والحمد للہ رب العالمین ؏
آن امام صاحب پر چالیس بلکہ ستر تازیانے اوپر گزرے تھے بحیثیت یہہ ہوئے کہ ایک جماعت
ائمہ کے نزدیک تم بحیثیت وجہ سے کافر ہوا **امام الطائفہ** پر ایک ہی **قول** میں
لیے دوسو کوڑے یاد رکھیے آپ **مقتدی** صاحبوں کی طرف چلیے
انہیں دیوبندی تقلید نے تو دیوبندی یعنی اوس امام مغوی عوام کی پیروی سے قدم
آگے نہ بڑھایا یعنی کوئی ایسی نئی بات پیش کی جسپر الزام کفر سے جدید حصہ پاتا صرف انہیں
احکام امام کا ترکہ پایا اور اوسکی باقی خرافات لشدت اہمال قابل التفات اہل علم نہیں تاہم
معرض بیان میں سکوت نامحمود لہذا بطور اجمال تعرض مقصود **قولہ** ہمارا اعتقاد یہی کہ خدائی
کبھی جھوٹ بولا نہ بولے **اقول** یہہ زبانی اظہار محض بے بنیاد و ناپائدار کہ جب کذب ممکن
بلکہ جائز و وقوعی ہوا جیسا کہ تمہارے امام کا مشرب تو ہرگز اس اعتقاد کیطرف کوئی راہ نہیں بلکہ
صراحۃً **ام تقولون علی اللہ ما لا تعلمون ○** میں داخل ہوتا ہے وہ تقریریں
کہ فقیر نے دلیل دوم نمبر یہ دوم میں حاضر کیں یہاں نہایت وضوح وانجلا جاری جنمیں بحمد اللہ
اس اظہار باطل کی ذلت وخواری کی پوری ذمہ داری سچا ہے تو کذب الٰہی جائز رکھکر اپنے
اعتقاد پر دلیل تو قائم کرے اور جب نہ قائم کر سکے تو واضح ہو جائیگا کہ یہہ زبانی استمالت بھی صرف
خاطرداری عوام کے لیے تھی آخر اوسکا امام صراحۃً لکھ ہی چکا کہ خیر اچھا اگر خدا جھوٹ بول
لے تو کچھ حرج نہیں اللہم انی اعوذ بک من اضلال الشیاطین والعیاذ باللہ رب العٰلمین
قولہ مگر بول سکتا ہے **اقول** انظر کیف یفترون علی اللہ الکذب وکفی بہ

اقول انما مبناہ **قولہ** بہشتیون کو دوزخ اور دوزخیون کو بہشت مین بھیجدے
قطع نظر اس سے کہ تو سن سلیع کی تعذیب ہمارے ائمہ کرام ماتریدیہ اعلام قدست اسرارہم کی
نزدیک محال عقلی مسلم الثبوت اور اوسکی شرح فواتح الرحموت مین ہے امتناع تعذیب المطائع ثم مشبا
معتمر الماتریدیۃ فانہ نقص یستحیل علیہ سبحنہ وتعالی عقلا اھ ملخصا اور امام نسفی وغیرہ بعض علما نے
عفو کافر کو بھی عقلاً ناممکن جانا امام ابن الہمام مسایرہ مین فرماتے ہین صاحب العمدۃ اختار
العفو عن الکفر لایجوز عقلا اس قائل سے پوچھے انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والسلام کا جنہون نے
کبھی طاعت کے سوا کچھ گناہ نکیا معاذ اللہ دوزخ مین جانا اور کافرون مشرکون کا جنت مین
آنا محال شرعی بھی جانتا ہے یا نہین اگر نہین تو اپنے ایمان کی خیر کرے اور علما سے اپنا حکم
پوچھ دیکھے اور اگر ہان تو ممتنع بالغیر ہوا اور ممتنع بالغیر وہی جسکا وقوع ماننا کسی ممتنع بالذات
کیطرف منجر ہو ورنہ لزوم ممکن سے استحالہ ممکن محض ناممکن اب غیر کیا ہے یہی لزوم کذب
باری عزوجل تو اسی دلیل سے ثابت ہوا کہ کذب باری محال ذاتی ہے اے ذی ہوش وردو
نص کے سبب خلاف منصوص کو محال شرعی اسیلیے کہتے ہین کہ اوسکا وقوع محال عقلی
یعنی کذب الہی کو مستلزم شرح عقائد مین ہے لوقع لزم کذب کلام اللہ تعالی وہو محال
شرح فقہ اکبر مین ہے قال اللہ تعالی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا وعن ہذا النص
ذہب المحققون ممن جوزہ عقلا من الاشاعرۃ الی امتناعہ سمعا وان جاز عقلا ای والا لزم وقوع
خلاف خبرہ سبحنہ سبحن اللہ یہہ تو عقل وفہم اور الہیات مین بحث کا وہم **قولہ** تو کسیکا اجارہ نہین
اقول یون تو تم اپنے امام کیطرف سے یہہ بھی کہہ سکتے ہو کہ اگر باری تعالی اپنے آپ کو
ناقص وملوث وعیبی بنالے تو کسیکا اجارہ نہین اپنی ذات یا قدرت یا علم یا الوہیت کو فنا
کردے تو کسیکا اجارہ نہین ظاہر ہے کہ ان محالات کے فرض پر بھی اوسپر کسیکا اجارہ ثابت نہوگا
کہ بے علاقہ ملازمت معقول نہین پھر اس نفی اجارہ سے ثبوت امکان کیونکر ہوا اور اگر یہہ
مقصود کہ ایسا کرے تو کچھ حرج نہین اور بیشک عرف مین یہہ کلام اسی معنی کو مفید ہوتا ہے
تو محض غلط و باطل اور اجماع امت ونصوص قاطعہ کے خلاف بیشک کتنا بڑا حرج ہے کہ سارے
جہان کا سچا مالک معاذ اللہ جھوٹا ٹھہرے جسکے استحالے پر نصوص بیشمار سنتے آتے اور جلیہ کا

کلام تازہ گزرا اور شرح عقائد و شرح فقہ اکبر کی آوازین تو ابھی تمھارے کان مین گونجتی ہونگی
مگر ہان تمھارے نزدیک اللہ عزوجل کے جھوٹے ہونے مین کیا حرج ہوتا تمھارا امام تو صاف
کہہ چکا کہ اوس پاک بے عیب مین دنیا بھر کے عیب آسکتے ہین پھر انہم بر علم اللہ ایمان و حیا ختم
قولہ اور یہی امکان کذب ہے **اقول** محض تمھارا کذب ہے ہر ممتنع بالغیر محال بالذات کو مستلزم
اور باوجود اسکے خود ممکن بالذات ہوتا ہے اوسکا امکان ذاتی اوس محال کے امکان ذاتی کو
مستلزم ہوتا محال بالذات اور یہہ کہ انہین استلزام ہی عارضی تھا نہ ذاتی ورنہ محال بالذات ہوتا
نہ بالغیر یون تو لازم کہ باری تعالےٰ و تقدس واجب الوجود نرہے یا تمام موجودات واجب بالذات
ہو جاتین وجہ ملازمت سنئے زید آج موجود ہوا اوسکا اوسوقت وجود علم الٰہی عزشانہ و تعالی مین تھا
یا نہین اگر نہین تو علم محیط باری جل وعلا منتفی ہوا اور انتفاء علم کہ مقتضاء ذات ہی انتفاء
مقتضی کو مقتضی تو باری عزوجل معاذ اللہ معدوم ہوا اور اگر تھا تو اسوقت اوسکا عدم بھی ممکن
ذاتی تھا یا نہین اگر نہین تو زید واجب بالذات ہوا اور ہان تو اوسکا اسوقت عدم کہ ممکن
بالذات ہے عدم علم اور عدم علم عدم عالم کو مستلزم تو تمھارے طور پر عدم ذات ممکن تو باری
جل جلالہ واجب الوجود نہوا اب تو آپ کو اپنی جہالت پر یقین آیا واقعی تم بیچارے معذور ہو کہ
حقائق علوم و دقائق فہوم مین بیچارے گنگوہی تعلیم کا حصہ رکھا ہی نہ گیا ذرا کلمات علما پر نظر
کیجئے کہ آپکو اپنی دانشمندی پر یقین کامل آسکے علامہ سعد الدین تفتازانی شرح عقائد نسفی
مین فرماتے ہین ان اللہ تعالی لما اوجد العالم بقدرتہ واختیارہ فعدمہ ممکن فی نفسہ مع انہ یلزم
من فرض وقوعہ تخلف المعلول عن علتہ التامۃ وھو محال والحاصل ان الممکن لا یلزم من فرض وقوعہ
محال بالنظر الی ذاتہ واما بالنظر الی امر زائد علی نفسہ فلا نسلم انہ لا یستلزم المحال شرح مقاصد مین
فرماتے ہین ان قیل ما علم اللہ او اخبر بوقوعہ یلزم من فرض وقوعہ محال وھو جہلہ او کذبہ تعالی
عن ذلک وکلما یلزم من فرض وقوعہ محال فھو محال ضرورۃ امتناع وجود الملزوم بدون اللازم
فجوابہ منع الکبری وانما تصدق لو کان لزوم المحال لذاتہ اما لو کان لعارض کالعلم والخبر فیما
نحن فیہ فلا لجواز انیکون ھو ممکنا فی نفسہ ومنشاء لزوم المحال ھو ذلک العارض عن المحال
ناشیۃ عن نفس الذات وعن خارج مین فرق نکر کے بعض نے استلزام عارضی مین بھی استحالہ

لازم بالذات سے استحالہ ملزوم بالذات کا حکم تو کیا جسکا محققین نے یون حل کر دیا مگر ایسی جگہ
امکان مستلزم سے امکان لازم مستحیل بالذات کا حکم آپھی کی عقل شریف کا حصہ خاصہ تھا کہ اوسکی
رد مین بھی علما کا وہ حل کافی و وافی ہوا سبحان اللہ مین اپنے علما سے کیون استناد کرون آپ اپنی
ہی امام کا قول نہ سنیئے اسی بحث کذب والی یکروزی مین کیا کہتا ہے اگر مقصود انیست کہ وقوع
مذکور بالفعل (جیسے یہان اپنی بحث مین وقوع تعذیب مطیع و مغفرت کافر فرض کیجیے) مستلزم
کذب ست پس آن مسلم ست و کسی دعوی وقوع مذکور بالفعل نکردہ و اگر مقصود انیست کہ امکان
وقوع مذکور مستلزم کذب نصی ست از نصوص قرآنیہ پس آن نص را تلاوت باید کرد تا واضح گردد کہ
کدام نص بر نفی امکان وجود مذکور دلالت میکند و اگر مقصود انیست کہ امکان وجود مذکور مستلزم
امکان کذب ست پس ملازمت ممنوع ست زیرا کہ عدم وجود مذکور معلول صدق نص ست پس تحقق
عدم مذکور البتہ مستلزم تحقق امکان صدق نص مذکور ست و زوال عدم مذکور بالفعل مستلزم کذب ست
واما امکان زوال عدم مذکور پس مستلزم امکان زوال صدق نیست یعنی امکان وجود مذکور مستلزم
امکان کذب نیست چہ امکان زوال معلول مستلزم امکان زوال علت نیست والا لازم آید کہ
امکان زوال عقل اول مستلزم امکان زوال واجب باشد پس امکان زوال عقل اول ممتنع باشد
پس عقل اول واجب لذاتہ باشد حاصلش آنکہ تلازم درمیان علت و معلول در فعلیت وجود
و عدم ست نہ در امکان ذاتی والا لازم آید کہ واجب لذاتہ ممکن لذاتہ گردد چہ معلولات او ہمہ
ممکنات اند اھ ملخصا اگر اوسکی یہہ تقریر پریشان طویل الذیل جسمین اوسنے خواہی نخواہی ذرا سی
بات کو بکھون مین پھیلایا ہے تمھاری مقدس سمجھ مین نہ آئے تو اوسیکا دوسرا بیان مختصر
سنو اسی یکروزی مین لکھتا ہی اگر مقصود انیست کہ از وقوع ممکن ہیچگونہ محال ناشی نمی گردد
لا بالنظر الی ذاتہ و لا بالنظر الی الامور الخارجیۃ پس این مقدمہ ممنوع ست چہ برین تقدیر لازم می آید
کہ وجود ہر معدوم و عدم ہر موجود محال باشد زیرا کہ مستلزم محال ست یعنی کذب علم ازلی دیکھو
باوجود امکان ملزوم لازم کو محال مانتا ہی پھر تمھاری جہالت کہ تعذیب مطیع و عفو کافر کے امکان
سے امکان کذب پر استدلال کرتے ہو غرض حق یہہ ہے کہ یہہ نفیس استدلال کسی ایسی ہی مقدس
آدمی کا ہی جسے دیو جہالت کی بند و قید مین کبھی علم و فہم کی ہوا نہ لگی ہو واللہ الہادی جہیر یہہ تو

وہ تھے جنھون نے تقلید امام سے تجاوز نکیا تھا رہے امام عنید کے مرید رشید
انھون نے بیشک ہمت فرماکر وہ طرفہ انکار انکا ردیہ الطارفحول نظار کین یعنی یہی جواز
خلف کی تقریر بنا زہین جسکے باعث اونپر لزوم کفر کی تین وجہین اور ٹہین اولا وہ وجہ
نائل کہ تمام مقلدان امام الطائفہ کو عموما شامل یعنی یہہ اوسکے قول مذکور وجمیع اقوال کفریہ مین
مقلد اور بیشک جو کفریات مین تقلید کرے قطعا لزوم کفر سے حصہ پاے ثانیا ان حضرت نے
جواز خلف بمعنی کذب ائمہ دین کیطرف نسبت کیا اور ہم بدلائل قاطعہ ثابت کر آئے کہ وہ جس معنی کو
خلف جائز فرماتے ہین اوسے قطعا جائز وقوعی بلکہ واقع ٹھہراتے ہین تو ان حضرت نے مولی سبحنہ و
تعالی کا کاذب بالفعل ہونا کہ قطعا اجماعا کفر خالص ہے ایک جماعت ائمہ دین کا مذہب جانا اور کرہ سے
اسقدر ہلکا سمجھا کہ ائمہ اہلسنت کا اختلافی مسئلہ مانا اور اوسپر طعن کو بیجا بتایا اور اوس سے تعجب کا جہلا
ٹھہرایا اور بیشک جو شخص کسی عقیدۂ کفر کو ایسا سمجھے خود کافر ہے اعلام بقواطع الاسلام مین ہمارے
علماے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل مین منقول او صدق کلام اہل الاہواء او قال عندی کلامھم کلام
معنوی او معناہ صحیح الخ فقیر نے اس مسئلہ کی قدرے تفصیل اپنے رسالہ مبارکہ مقامع الحدید علی خد المنطق
الجدید مین ذکر کی واللہ الموفق ثالثا الحمد للہ کہ علماے سنت ان نئے جہلا کی جہالت فاحشہ سے
پاک نرالے اور انکے بہتانی خیالون شیطانی ضلالون پر سب سے پہلے تبرا کرنے والے مگر
انکی قوت واہمہ نے جو انہین امام الطائفہ کے ترکہ مین ملی ائمہ متقدمین مین جگہ علما ایسے تراشے
جو کذب الہی کے جواز وقوعی بلکہ وقوع بالفعل کے قائل ہوئے تو وہ تراشیدہ علما ساختہ ائمہ
(جنکا ان جہال کے وہم وخیال کے سوا کہین وجود نہین) قطعا اجماعا کافر تھے اب انھون او
نہی موجودون یقینی مرتدون کو کافر نجانا بلکہ مشائخ دین وعلماے معتمدین مانا تو اونپر کفر وارتداد لازم
آنے مین کیا کلام رہا کہ جو کسی منکر ضروریات دین کو کافر نکہے آپ کافر ہے امام علامہ قاضی عیاض
قدس سرہ شفا شریف مین فرماتے ہین الاجماع علی کفر من لم یکفر احدا من النصاری والیہود وکل من
فارق دین المسلمین او وقف فی تکفیرھم او شک قال القاضی ابو بکر لان التوقیف والاجماع اتفقا علی
کفرھم فمن وقف فی ذلک فقد کذب النص والتوقیف او شک فیہ والتکذیب والشک فیہ لایقع الا من
کافر یعنی اجماع ہے اوسکے کفر پر جو کسی یہودی نصرانی خواہ کسی ایسے شخص کو جو دین اسلام سے

جدا ہوگیا کافر نکہے یا اوسکے کافر کہنے مین توقف کرے یا شک لاے امام قاضی ابوبکر باقلانی نے اسکی وجہ یہہ فرمائی کہ نصوص شرعیہ و اجماع امت اون لوگون کے کفر پر متفق ہین تو جو اونکے کفر مین توقف کرتا ہے وہ نص شریعت کی تکذیب کرتا یا اوسمین شک رکہتا ہے اور یہہ امر کافر ہی سے صادر ہوتا ہے) اوسمین ہے نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة الاسلام او وقف فیہم او شک او صحح مذہبہم وان اظہر الاسلام و اعتقدہ و اعتقد ابطال کل مذہب سواہ فہو کافر باظہار ما اظہر من خلاف ذلک اہ ملخصا یعنی کافر ہے جو کافر نکہے اون لوگون کو کہ غیر ملت اسلام کا اعتقاد رکہتے ہین یا اونکے کفر مین شک لاے یا اونکے مذہب کو ٹہیک بتاے اگرچہ اپنے آپکو مسلمان کہتا اور مذہب اسلام کی حقانیت اور اوسکے سوا سب مذہبون کے بطلان کا اعتقاد ظاہر کرتا ہو کہ اوس نے بعض منکر ضروریات دین کو جبکہ کافر نجانا تو اپنے اس اظہار کے خلاف اظہار کر چکا) اب کہو یا دہوکے ان مدعیان جدید نامہتدی و رشید پر اکیسو بائیس کوڑے اور جو بڑے آدر اونکے امام کا وبال انہین کب چہوڑے کہ آخر یہہ اوسیکے مقلد اور اوسکے اقوال کے پوری معتقد ہیں۔ اذا جب ضرب الغلام اہانة المولی فضرب المولی اہانة الغلام بدرجہ اولی بہرحال یہہ ۱۲۵ کوڑے جو امام الطائفہ تازے پڑے اونکے حصے مین بہی یقینا جڑے ۱۹۶ ایکسو چہیانوے ہوئے آدر مین خاص اونکے دم پر سوا سو تو اس مختصر رسالے سو جز جا سے مین مدعیان جدید پر پورے دو سو کوڑون کی کامل بوچہار کذلک العذاب و لعذاب الاخرة اکبر لو کانوا یعلمون (۱) نے ہین جسطرح اس رسالے کا تاریخی نام سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح رکہا ہو ہین ان تازیانون کا عدد درخواست کرتا ہے کہ اسکا تاریخی لقب دو صد تازیانہ بر فرق جہول زمانہ رکہون بالجملہ آفتاب روشن کیطرح واضح ہوگیا کہ ایک مذہب علماے دین پر یہہ امام و مقتدی سب کے سب نہ ایک دو کفر بلکہ صدہا کفر سراپا کفر مین ڈوبے ہوئے ہین وفی ذلک اقول ۵ فکفر فوق کفر فوق کفر ✤ کان الکفر من کثر و وفر ✤ کمواج فی نتن وقر ✤ تتابع قطرہ من تقب کفر معاذ اللہ اسقدر اونکے خسارہ و بوار کو کیا کم ہے اگرچہ ائمہ محققین و علماے محتاطین انہیں کافر نکہین اور یہی صواب ہو وہو الجواب و بہ یفتی و علیہ الفتوی و ہو المذہب و علیہ الاعتماد و فیہ السلامة

فیہ السداو امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالی اعلام میں فرماتے ہیں انہ یصیر مرتدا علی قول جماعۃ وکفی بہذا خسارا وہ ایک جماعت علما کے قول پر مرتد ہوگیا اور اسقدر خسران و زیان میں بس ہے) والعیاذ باللہ خیر الحافظین پھر جبکہ ائمہ دین انکے کفر میں مختلف ہوگئے تو راہ یہہ ہے کہ اگر اپنا بھلا چاہیں جلد از سر نو کلمہ اسلام پڑھیں اور اپنے مذہب نا مہذب کی تکذیب صریح اور اوسکے رد و تقبیح کی صاف تصریح کریں ورنہ بطور عادت کلمہ شہادت کافی نہیں کہ یہہ تو وہ اب بھی پڑھتے ہیں اور اوسے اپنے مذہب کا رد نہیں سمجھتے بحر الرائق میں بزازیہ و جامع الفصولین سے ہے لو اتی بالشہادتین علی وجہ العادۃ لم ینفعہ ما لم یرجع عما قال اور جسطرح اس مذہب خبیث کا اعلان کیا ہے ویسے ہی توبہ و رجوع کا بھی اعلان کریں کہ توبہ نہاں کی نہاں ہے اور عیاں کی عیاں حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا عملت سیئۃ فاحدث عندہا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ جب تو کوئی گناہ کرے تو فورا توبہ کر پوشیدہ کی پوشیدہ اور ظاہر کی ظاہر رواہ الامام احمد فی کتاب الزہد والطبرانی فی المعجم الکبیر بسند حسن جلی اصولنا عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ اس سب کے بعد اپنی عورتوں سے تجدید نکاح کریں کہ کفر خلافی کا حکم یہی ہے علامہ حسن شرنبلالی شرح وہبانیہ پھر علامہ علائی شرح تنویر میں فرماتے ہیں ما یکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح و اولادہ اولاد زنا وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ و تجدید النکاح پس اگر مولی سبحنہ و تعالی ہدایت فرمائے اور اوسکے کرم سے کچھہ دور نہیں یعنی یہہ حضرات اپنے مذہب مردود سے باز آئیں اور علانیہ رب العلمین کیطرف توبہ لائیں فاخوانکم فی الدین تمہارے دینی بھائی ہیں ورنہ اہلسنت پر لازم کہ اونسے الگ ہوجائیں اونکی صحبت کو آگ سمجھیں اونکے پیچھے نماز ہرگز نہ پڑھیں اگر نادانستہ پڑھلی ہو اعادہ کرلیں کہ نماز اعظم عبادات رب بے نیاز ہے اور تقدیم و امامت ایک اعلی اعزاز اور فاسق مجاہر واجب التوہین نہ کہ بدعتی گمراہ فاسق فی الدین والعیاذ باللہ رب العلمین فقیر غفر اللہ تعالی لہ نے ان مسائل کی قدرے تحقیق و تفصیل اپنے رسالہ النہی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید میں ذکر کی علامہ ابراہیم حلبی غنیہ شرح منیہ میں فرماتے ہیں یکرہ تقدیم الفاسق کراہۃ تحریم وکذا المبتدع اھ ملخصا یعنی فاسق و بدمذہب کی امامت

مکروہ تحریمی قریب بحرام ہی جسکے سبب نماز کا پھیرنا واجب ہیہہ حکم و للہ الحکم والیہ ترجعون ○ والحمد للہ رب العلمین ○ **التماس ہدایت اساس** ہین جانا ہو کہ فقیر کے اس رسالے پر حسب معمول سخن پروری و بحکم دستور تعصب و خود سری اگر بعض سلیم خاطرین نشر مائینگی قبول و انصاف کو کام فرمائینگی تو بہت عنادی طبیعتین گرمائینگی جبلی نزاکتین غصہ لائینگی جاہلی حمیتین جوش دکھائینگی تعصبی حمایتین ہمت پر آئینگی وحسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم الکفیل ہیہہ سب کچھہ قبول کر کہتا ہیا عاجز و انکا قدیمی معمول مگر انما اعظکم بواحدۃ حق اسلام یاد ولاکر اتنا ماسول کہ چند ساعت کے لیے تعصب و نفسانیت کو راہ نہ ہائین مثنی و فرادی تنہا یا دو دو صاحب بیٹھکر غور فرمائین اگر کلام خصم حق و صواب ہو تو للہ حق سے کیون اجتناب ہو گیا قرآن نے نہ سنایا کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا سیذکر من یخشی ○ ویتجنبہا الاشقی ○ ای میرے پیارے بھائیو کلمہ اسلام کے ہمراہیو اگرچہ نفس امارہ رہزن عیارہ اور شیطان لعین اوسکا معین ولہذا خطا کا اقرار آدمی کو ناگوار مگر واللہ واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم کی آفت سخت شدید ہے الیس منکم رجل رشید ○ خدارا ذرا انصاف کو کام فرماؤ خلق کا کیا پاس خالق سے شرماؤ کچھہ دیکھا بھی کس پر امکان کذب کی تہمت دھرتے ہو کس پاک بے عیب مین عیب آنے کا احتمال کرتے ہو المتطہر للہ ارے وہ خدا ہے سب خوبیون والا ہر عیب و نقصان سے پاک نرالا ذرا اپنے گریبان مین سوٹہہ ڈالو جسنے زبان عطا فرمائی اوسکے بارے مین تو زبان سنبھالو واہ رے بے انصافی تمہین کوئی جھوٹا کہے تو آپے مین نرہو اور ملک جبار واحد قہار کا جھوٹا ہونا یون ممکن کہو یہہ کون دیانت ہے کیا انصاف ہے اور سیر یہہ پھر اصرار یہہ بلا اعتساف ہے آسے الا انکم حالفہ ای قوم مفتون مانو تو ایک سہل تدبیر تمہین بتاؤن میرا رسالہ تنہائی مین بیٹھکر بغور دیکھو ان **دو سو دلائل و اعتراضات** کو ایک ایک کرکے انصاف سے پرکھو فرض کرو ہم کہ دو سو مین استحالہ کذب الہی پر صرف ایک دلیل اور تمہارے خیال اور تمہارے امام کے ہذیانی اقوال پر فقط ایک ایک اعتراض قاطع ہر قال و قیل باقی رہگیا باقی سب نے تمہی جواب دے لیا تو جان ہدایت ہوا احقاق حق کو ایک دلیل کافی ابطال باطل کو ایک

اعتراض وافی نہ کہ دلائل باہرہ اعتراضات قاہرہ صدہا سنو اور ایک نہ گنو ولیکن جانتے
جاؤ کہ دلائل باصواب اور اعتراض لاجواب مگر یا تمہیں کی قسم توبہ کی آن بلکہ الٹی تائید باطل کے
فکر سامان یہہ توحق پرستی نہوئی یا وہ بدمستی ہوئی نشۂ تعصب مین سیاہ مستی ہوئی پہر قیامت
تو آنیگی حساب توہوگا خدا کے حضور سوال وجواب توہوگا ای رب میرے ہدایت فرما اور ان بہلی
آنکہون کو کچہہ توشرما ﴿ می توانی کہ دہی اشک مرا حسن قبول ﴾ ای کہ دُرساختہ قطرۂ
بارانی را ﴿ اور یہین سے ظاہر کہ جو صاحب قصد جواب کی ہمت رکہین ایک ایک دلیل
ایک ایک اعتراض کا تفصیلی جواب سمجہکر لکہین یہہ نہو کہ ابقائے شیخت ترفع ندامت فریب
عوام جواب کے نام کو کہتین کچہہ اعتراض باقی ہے اعتراض یہہ کلام خصم کا رد نکریگا اور لٹا
تمہین پر صاعقہ بنکر گریگا کہ جب حجت خصم سنا سکے مذہب سے اعتراض ہٹا سکے تو ناحق تکلیف
خامہ اوٹہائی تعصب سیاہی ناحق اوٹہائی اپنی ہی عجز کا اظہار کیا بطلان مذہب کا اقرار کیا
للہ کچہہ دیر توحق وانصاف کی قدر سمجہو زنجیر تعصب کی قید سے سلجہو خار زار تکبر مین اتنا
نہ اولجہو افسوس کہ حق کا چاند جلوہ نما اور تمہارے نصیب کی وہی کالی گہٹا تمہا تم ہمایون
سایہ افگن اور تمہارا تاج وہی بال زغن ای سچے خدا سچ سے موصوف جہوٹ سے نرالے سچے رسول کی
سچی کتاب اوتارنے والے اپنے سچے حبیب کی سچی وجاہت کا صدقہ امت مصطفے کو سچی ہدایت
عنایت فرما صلی اللہ تعالی علی الحبیب وسلم وعلی آلہ وصحبہ شرف وکرم یا محبا الصادق وقلب
الکاذب ونہی الصدق عن تعاطی الکواذب قولک الحق ووعدک الصدق ولک الحمد والیک
المصیر انک علی کل شیء قدیر وصلی اللہ تعالی علے سید الصادقین محمد وآلہ وصحبہ
اجمعین آمین آمین الٰہ الحق آمین الحمد للہ کہ یہہ مبارک رسالہ موجز عجالہ باوجود کثرت
اشغال تحریر مسائل وترتیب رسائل تیرہ دن کے متفرق جلسون مین مسودہ اور تبییض دیکر
صاف وبیضہ ہوکر دوازدہم ماہ مبارک وفاخر شہر ربیع الآخر روز ہمایون جمعہ ۱۳۰۷
ہجریہ علی صاحبہا الصلاۃ والتحیہ کو بہمہ وجوہ بدر سمائے تمام وشمع بزم ہدایت اتمام ہوا
للہ الحمد والمنہ کہ آج اس مبارک رسالے سنت کے قبالے زنگ صدق جلانے
والے زنگ کذب گمانے والے سے علوم دینیہ مین تصانیف فقیر نے سو کا عدد کامل

یا یا والحمد للہ وہاب العطایا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۵ و

الحمد للہ رب العلمین ۵ والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد والہ وصحبہ

اجمعین سبحن ربک رب العزۃ عما یصفون ۵ وسلم علی المرسلین

والحمد للہ رب العلمین

تمت وبالخیر عمت تعوذ من قال قولہ الحق و تمت

کلمت ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمتہ وھو السمیع العلیم

الحمد للہ الذی بنعمتہ وجلالہ تتم الصالحات والصلاۃ والسلام علی سیدنا ومولنا محمد سید

الکائنات والہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین ۵

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمد المصطفی النبی الامی

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری

عبد المصطفی احمد رضا خان

جلد ثانی سبحن السبوح کا مژدہ جانفزا اور ثانی رسالہ تقدیس کا ذکر دلکشا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ وصحبہ اولی الفضل والجاہ فقیر سید عبد الکریم قادری

غفر لہ برادران دین وحصفان کلام رب العلمین کو گردن زنی بدعت وبطالت وتکبر شکنی اہل ضلالت کا مژدہ

تازہ شانا اور قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا کے جلوہ بکر کا منتظر بنا تا ہی حضرت عالم محقق فاضل مدقق حامی السنن ماحی الفتن فخر الاکابر وارث العلم کابرا عن کابر استاذ استاذی وملاذ ملاذی یا محمد والرضا ایدہ اللہ وبالنبی والعلی ایدہ اللہ نے یہہ رسالہ رائقہ وعجالہ بارعہ بحول وقوت اللہ الصمد مطابق عدد اسم پاک احد صرف تیرہ روز مین تصنیف فرمایا اور دوازدہم ربیع الآخر ۱۳۰۷ھ کو ماہ تمام سمائے اتمام بنا با ازانجا کہ رسالہ حقیقۃً ایک فتوی تھا کہ بجواب سوال مولنا ملہم مکمل ہوا لہذا سپہر مین اونکے پاس مرسل ہوا اسکے بعد بھی مدت تک براہین وبکروزی کے سوا جنمین اس رسالہ مین ہرا تھین دن رو رہی ہوا نہ کوئی تحریر مخالف یہان آئی نہ تبدیل بحث کی خبر پائی بدام ممدوح نے بنظر نفع ہر بزرگ وخورد کہ حلوا نیست نہا نبایست خورد طبع رسالہ مین کلفت سعی اہی کہ بوجہ عوائق ناکام رہی سوا برس بعد وہ نافع برایا باستدعائے طبع واپس آیا ذیقعدہ ۱۳۰۸ھ اسی انوار محمدیہ چھپنا شروع ہوا انوار محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا چاند طلوع ہوا اور بذریعہ بعض احباب سلمہم الوہاب رسالہ تلبیس الابلیس بغلط مسمی تقدیس القدیر تمام زنگی کافور کی سچی تصویر بنظر انور حضرت مولنا اپنا کا ادبین ارشاد فرمایا یہہ سخافت تحریر تناقض تقریر بشدت اضطراب وتقلب انقلاب اپنی ایجاد وجواب اور باکثار مکابرات وانکار بدیہیات وکمال سفاہات وجمال بلاہات کیا لائق توجہ وقابل خطاب حضرت مولنا نے ساعت واحدہ مین اس رسالہ عجیبہ کے کمالات غریبہ وہ ظاہر فرمائے جنکے مشاہدہ سے یقین لائے کہ مولف صاحب تم تحریر کا ذب ہوش سے دور تھے یا نشہ مین چور رہا ہو ایا ہہڑ کے زور مین معذور یا مولوی الہی بخش گنگوہی کے منظور ایک سہل سی بات تھی کافی اثبات وکاشف حالات کہ دہوش بیچارے گھبراہٹ کی ماری ہیبت الہی سے گورکناری ص ۹ پر یون آنکھ پکاری کہ جسکے امکان مین یہان گفتگو ہی یہہ کذب ہرگز نہین اور ص ۲ پر یون تصریح مبین کہ منشیو ہمپر ناحق تہمت ہی کذب باری کو ممکن ہم کون کہتا ہی چلیے ہم جانور ہی مین سب گاؤ خورد سارا دفتر ہی دریا برد ۵ نہ ہم سمجھے نہ تم آئے کہین سے پسینہ پونچھیے اپنی جبین سے انصاف کیجیے ایسے زبون ناتوان عاجز پریشان سراسیمہ وحیران ترس کے مستحق یا حملہ شیرانہ ونعرہ دلیرانہ سے قتل کے لائق پھر لطف یہہ کہ خود اسی رسالہ مین انھین لفظون کے جابجا متعلق کہ اسکے نزدیک کذب باری ممکن ص ۸ سائل نے سوال کیا کذب الباری کیسا ہی بعض ملا (یعنی میان رشید) نے فرمایا موجود بالامکان ص ۲ ارنا قول آپکا امکان کذب باری تعالی بالاجماع محال ہی

اسمین کسکو کلام ہے گفتگو بالغیر و بالذات مین ہے وہ بھی امتناع بالغیر مین امکان ذاتی کذب باری مین نہین لفظونکی
تصریح وانی نیز مبلغ علم دیکھنے کو دیکھ حضرات کا یہی حیادل کافی جن عزیزون کو اتنی تمیز نہو کہ امکان
کذب محال مان کر کذب محال بالغیر جاننا کھلا قول بالمتناقضین وہ مقدس صورتین کیا قابل کلام و
خطاب عقلا مین پھر یہہ تقدس تبیا تو ادنی درجہ کی اس سے اونچی چوٹی کی رسالہ شریفہ مین جابجا مزۂ جوان
دانش والا مین ؎ ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ۔ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست ؎ سمجھ
و فاحت یہہ کہ سر سے پاؤن تک سارا رسالہ اس تازہ اعجوبہ نوخیز کا پالا کہ کلام نفسی مین ہم بھی
کذب محال بالذات جانتے ہین حالانکہ کل تک کلام یقینا عام تھا طرہ یہہ کہ اب بھی عام مانتے ہین اس
رسالہ مین بخوف الحق اسحقا نیہ ذاتی کذب نفسی کے بیشمار اقرار اور پردہ اوٹھا کر دیکھیے تو وہی بیبنا
بازار جو دلیل جلوہ دکھاتی آئی نفسی ہی مین امکان سناتی آئی مذہب حق پر جو اعتراض
ڈھلا نفسی ہی مین امتناع رد کر چلا مزہ یہہ کہ براہ تشقیبہ کہتے یون جاتے ہین کہ کذب لفظی ممتنع بالغیر اور
ایک نہین دس نہین بیسون جگہ صاف جھلک دکھا جاتے ہین کہ وہ بھی بخیر ؎ عیار ہو طرار ہو جو آج ہو
تم ہو ۔ بندی ہو مگر خوف خدا کا نہین رکھتے ؎ قسمت کی بدی قسمت مین بدی کہ جابجا اپنی ہوت
اپنے ہی موئے لکھدی سبحن السبوح مین حاجت اقامت دلائل ہوئی تھی کہ مجوزان خلف کا مذہب جواز
و وقوعی تو اونکے کلام مین خلف یعنی کذب لیکر اوسے سند بنانا اور اوسپر طعن بیجا بتانا رشید و خلیل پر
لزوم کفر آنا آپ حضرت نے سب قت اوٹھادی ص ۱۲ پر قول مجوزین مین خلف نوع کذب بتا کر ص ۲۹ پر
تصریح فرمادی کہ بعض یعنی مجوزان خلف جواز و وقوعی کا اثبات کرتے ہین اور ص ۳۰ پر شرح مقاصد سے
اس مقصد پر سند بھی سنادی غرض کفر ضلیل رشید و خلیل کی نیو جمادی پر دہ حمایت مین اچھی سزا دی
سچ ہی ہے ؎ اگر خصم جان تو عاقل بود ؎ بہ از دوستداری کہ پاگل بود ؎ مگر قیاست ادا
دل چھیننے والی یہی ص ۲۸ کی نئی نرالی کہ خلف وعید مین دو احتمال مقدوریت و جواز و قوعی جواز و قوعی کا
بعض اثبات کرتے ہین پس سند زید (یعنی رشید و خلیل) کی مقدوریت ہے نہ جواز و قوعی کیا کہنا ہے اس
آپکی پیس کا جھٹ نقیض کو نقیض پڑھی ٹیکا بیان تو یہہ کہ زید بیچارے کا جس قول سے استناد ہے نیز
جواز و قوعی مراد اور اوسپر یہہ پھر کتی چکتی تفریع نازنین کہ پس سند زید کی جواز و قوعی نہین سچ ہے
اونچی مین ہے کیا جو اسی ہی تو ہین سارا رسالہ ایسی ہی سفاہتون بلاہتون سے جوش زن رسالہ

نہ کہئے بلا ولادت کی تجلی بلٹ **تناقض** وہ نہیں کہ گنتی میں آئیں ہزار ہزار جگہ نمایاں
شدہ پائیں آپہی ٹھنڈے ہوں آپہی گر پائیں پھر یہہ نہیں کہ تناقض کرکے اوسی جگہ تھم
جائیں۔ نہیں۔ موقع پائیں تو اوس سے بھی رم جائیں ٥ تناقض کے پیچھے تعارض کا
شور ÷ تعارض کی دھوم میں تناقض کی دوڑ ÷ ہاں گنگوہی کے فوج میں تھمنا کہاں گنگا کی
سوج میں جمنا کہاں **افترا** کی شدت وہ گندہ بہار کہ ایک ہی سطر میں چار چار کی بوچھار مانا
کہ تنزیہ الرحمن پر افترا سہی کہ ائمہ ذیشان پر افترا یہہ کیسا ظلم کہ قرآن پر افترا ملک جبار
دیان پر افترا۔ اختلافی ہی مسائل میں اجماع کے دعوی کہ اختلاق تراشتوں میں اس ادعا کی
بلوے تحکم کا وہ جوش کہ ایک ہی قاعدہ خود وضع فرمائیں جب خصم کا داؤں آئے آنکھیں
دکھائیں خود مخالف حضر کو سفید بنائیں مفید خصم کو ناسفید بتائیں **تحریف** کی حرفت تو وہ افراط
خصومت کہ جس کتاب کا جواب آدھی عبارت میں قطع برید کا داب **کج فہمی** اور آپ کیا
سمجھے کیسی کج فہمی این نہ آن باشد کہ تو می فہمی تو وہ کج فہمی کہ بقوت وہمی کہئے کوہ تو
سنیں گنگوہ جنین گنگوہ تو سمجھیں اندوہ سمجھیں اندوہ تو کہیں انبوہ کہیں انبوہ تو لکھیں
کنبوہ لکھیں کنبوہ تو پڑھیں کنگوا پڑھیں کنکوا تو یاد کریں کوا پھر سے قلم سے حاشا وکلا کبھی
کلمہ ہنسی سے نہ نکلا ایک بات دلیل سے کبھی ثابت ہو جائے جب تو سہی۔ تبنایت الٰہی
نہ اپنا کہا سمجھیں نہ خصم کا لکھا نہ اپنی دلیل نہ خصم کا مدعا نہ اپنے امام بیچارے کا کلام اور
بحث الٰہیات کا شوق مدام آس قطع مبارک پر علاقہ بندی کا نام یہہ صورت اور اتنی کہنگی
دام ٥ تراگفت کہ ای نازنین زپردہ برآ ÷ بغمزہ برصف مردان تیر افگن زن ÷ اوس
شوخی وعیاری تو رگ رگ میں ساری کہ کہ بدل جائیں چل کر مچل جائیں وقت پر
قبول موقع پر عدول کہیں دلیل میں پیوند لگا گئے کہیں دعوی میں رفو فرما گئے بات بنائے کو بیمار
سے بگر گئے ثبوت نہ بن پڑا تو چوکڑی بھر گئے جو کھٹی دیکھی اوس سے آنکھیں بند ایک ایک
فن میں سو سو فند اعتراض خصم سے طرز جواب نرالی عجاب انوکھی لاجواب صاف اعتراض قبول
فرمائیں قبول صریح کو جواب ٹھہرائیں **جوش مکابرہ** گزارش ہوچکا کہ مطلب کا پتا جب لڑائیں
رکا انکار بدیہیات کے بال چڑھے عقل کے بیل فی الحال بڑھے **کفریات** کا جوش عنا ننگ ہوش

ایک ایک نقل میں دس دس کفر قطار در قطار کہا کہ صفر صریح گستاخیوں سے نچھوڑا قرآن کو شہ
چہار قہار شدید السلطان کو نہ عرش کے چاند ملک دیان کو صلے اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ
وصحبہ وبارک وکرم عرض ع اے تو مجموعہ شہر ہا ز کدامست گویم + رشد عزیز و عقل و تمیز و دین و
دیانت وصدق وصیانت سب جی بھر کر کہی چھنی واہ جی رشیدی تو خوب ہی بنی اگر خوف
ضلالت بے رایان ہوتو الیسون سے کلام کیا شایان ہوتا صاحبو بیری ورا تفسی پر عقیدہ نہ کیجیے جو کچھ
کہا ہی ایک ایک حرف کا ثبوت لے لیجیے ہاں وہ کہاں ہاں وہ جلد ثانی سبحن السبوح بیز
رد ولا ثانی تقدیس سبوح ہیں جسکے بحمد اللہ طیار ہو جانے کا ظن آپ صاحبون کو ہر شدہ رسالہ سہیر
پکھم ان حضرات اور انکے اکابر کے بیس اقرار دن سے ثبوت دیا ہے کہ آجتک کلام عام رہا ہے تخصیص حادث
لفظی کا حادث بادیہ پر قول مردہ کی وارث دوم بدلائل ساطعہ ثابت کیا ہے کہ آپ بھی حضرات کا ہی
مدعا ہے سوم بحجج کثیرہ اثبات واظہار کہ امتناع بالغیر بھی انہیں ناگوار انکے مذہب پر لفظی و نفسی دونوں
کلام میں کذب باری نہ صرف ممکن ذاتی بلکہ وقوعی بلکہ واقع بلکہ دائم بلکہ واجب تعالی اللہ عن تقدیس
کاذب چارم واضح کیا ہے کہ انکے مذہب پر کذب لفظی کا وقوع وقوع کذب نفسی کو مستلزم ہونا ممنوع دعوی
استلزام مغالطہ عوام تری عیاری فقوت سے عاری پنجم انہیں کے اقراروں سے ثبوت دیا ہے کہ
کذب لفظی محال ہو یا ممکن مگر انکے طور پر کلام اللہ لفظی کا صدق ہر طرح نا ممکن ششم چالیس دلیلو نسے
اس نزاکت تازہ کار دبیں کہ معانی قائم بنفس باری نہیں ہفتم اکیس حجتوں سے اس زعم شنیع کا ابطال
کہ صدق و کذب لفظی کا نفسی پر مدار نہیں ساری رسالہ حضرات کا بنا تھی خرافات یہی دو مقدمہ تھی
کہ اکسٹھ دلیلوں سے اٹ سٹ ہوئے ہشتم بینات بینہ سے بیان کیا کہ امکان کذب لفظی مان کر
نفسی میں استحالہ محال نہم بینات بینہ سے بیان کیا کہ امتناع کذب نفسی جان کر لفظی میں امکان کی
کیا مجال دہم امکان پر ان صاحبوں نے جو نئی برہان دی خلیلی رشیدی قدیمی جدیدی ایک ایک پر
انکی تاز یانے پڑے کہ تھا سب کو گننی مشکل پڑے یازدہم آبکار افکار سر کار پر کار مذہب حق پر
جو اعتراض لیکر آئیں اونکی صد فہائے سوال قطرات زلال رد و ابطال سے چھلکتی لوٹائیں دوازدہم
ان حضرات کی بجمال جیا امکان پر جو ادعائے اتفاق کیا اوسکی وہ گت بنائی کہ رو رو دیا سیزدہم
خود استحالہ ذاتی کذب لفظی پر اجماع بتایا اور اوسی قاہر تقریروں زاہر تنویروں سے ظاہر کر دکھایا

چہاردہم خاص امتناع ذاتی کذب لفظی پر بکثرت دلائل ساطعہ دیئے اور اجماعی تحقیقی الزامی تینوں قسمونپر
منقسم کیے پانزدہم ہر جگہ تحقیقات جلیلہ و تدقیقات جمیلہ و افادات عالیہ و ارشادات غالیہ کا وفور نور و نور
وفور ایسا نہیں کہ بیان میں سما سکے یا سننے سے اوسکا لطف آسکے ع ذوق این می نشناسی بخدا تا نچشی ۞ باجملہ
بحول و قوت باری دعوی کیا جاتا ہی کہ طوائف وہابیہ خصوصاً طائفہ مکذبہ کے دفترونمین اس
رنگ کی کتاب نفیس لاجواب دوسری نظر نہ آئیگی اگر آئینہ باچشم دوبین ہین ع گرمثل تو ہست ہم تو باشی
الحمد للہ جو بیان اوٹھا نا نہایت کو پہونچا تا جو نعرہ ہو جگر گداز جو حملہ ہو کوہ انداز مخالف بیچارہ کی وہ حالت
کردی جیسے شیر ژیان کی حضور ہائی ہرنی نہ شاخ و تاب کہ سامنا کرے نہ توان و تاب کہ چوکڑی بھرے ۵ رحم اوس سادہ
نازک پہ جسے اوسکے نصیب ۞ لائے ہوں پنجۂ مردان مین لچکنے کے لیے ۞ ذلک فضل اللہ یوتیہ
من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم ۵ والحمد للہ رب العلمین ۵ قصد یہہ تھا کہ رسالہ نفیس
تقدیس سبحٰن السبوح کا ذیل نافع اوسکے ساتھ چھپکر شائع ہو جب بحر زخار قلم موج خیز ہوا اور ابر دربار
قدم گہر ریز رسالہ پندرہ جزسے تجاوز کر چلا اور ہنوز لہر کو بس کا حکم نہ ملا نہ ابر محیط برس کر کھلا ادہر
طالبان حق و محبان اسلام خواص و عوام و علمای کرام سبحٰن السبوح کی مشتاق قدوم نزدیک و دور سے
تقاضون کی دہوم لہذا رائے یہہ ہوئی کہ اس رسالہ کو جلد اول کیجیے اور جلد دوم کا مژدہ دیجیے الہی
جلد انتظار کو اذن رفع دے اور دونون جلد سے مومنین کو نفع آمین آمین الہ العلمین وصلی اللہ تعالی
علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین **التماس آخرین بخدمت مخالفین** حضرات اگر جواب
جلد اول کی جلد ہمت فرمائیں مکابرات تقدیس کو رخصت فرمائیں تخصیص حادث سے حجت فرمائین
نلت ہوش سے ملت فرمائیں شیر شرزہ سے شکار چھینتی ڈرین پارہ شدہ نہ اکتین پھر پیش کرین
ورنہ کیا لطف ہوا کہ اپنی محنت بھی جھیلی خرچ بھی کیا اور مضمون وہی کہ جلد دوم میں قتل ہو لیا تا کہ تقدیس
بیچاری اکیلی رہی اوسکی دوسری بہن تلبیس بھی ہی جب بعون المولی سبحنہ وتعالی یہہ اسد اغبر گوشمال
آئیگا جب اسکا نعرہ جگر ہی ہلائیگا یک گز دو فاختہ کا مضمون دکھائیگا آپ ایک شکار ہی جب دو پائیگا
یا ابناء الانبھیتہ یا اہل الگنگوہ اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ انشاء اللہ جلد دوم کا عنقریب ہی جلد آتا ہے
پھر شیر کو دیر ہی کیا ہی آگاہ کر دینا ہمارا کام آگے تم جانو تمھارا کام و من انذر فقد اعذر والحمد للہ العلی الاکبر وصلی اللہ تعالی
علی السید الاطہر سیدنا الکریم الطیب الاطہر محمد وآلہ وصحبہ الغر آمین آمین والحمد للہ رب العلمین سلخ محرم الحرام ۱۳۰۷ھ

تقریظ و تاریخ از نتائج افکار گہر بار مولٰنا مولوی محمد صادق صاحب علیہ السلام الفتاح سلمہ شاگرد غالب دہلوی

اے سچے خدا تیری سچی خدائی کی سچی تعریف زبان راست بیان کا راست کام اے سچے سچے مولی تیری سچی مولائی کی سچی توصیف قلم حق رقم کا حق ارقام تو سچا تیرا حبیب سچا تیرا دین سچا تیرے علما سچے تیرے بندے سچے اسکی مخالف ملت کے سچائی ہین جھوٹے مذہب کی ہنگائی ہین کچی جھوٹا وہ جو تیرا جھوٹ بولنا ممکن جانے جھوٹا وہ تیرے حبیب کو جھوٹا مانے۔ جھوٹا وہ جو تیرے دین کو جھٹلائے جھوٹا وہ جو تیرے عالمون کو جھوٹا بتلائے۔ جھوٹا وہ جو تیرے بندونکو جھوٹا کہے۔ ایسا جھوٹا سچے اسلام کب داخل رہے تیری سچائی وہن اصدق من اللہ قیلا سے شہرۂ آفاق۔ اوسکی جھوٹائی لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مصداق ہرچند کاذبون نے تجھے امکان کذب کا دھبا لگایا۔ مگر صادقون نے تجھے اصدق ہی ثابت ہی کر دکھایا۔ جھوٹے ٹگو نسار اور سچے سربلند۔ جھوٹے خوار اور سچے ارجمند

تیری سچائی کے قائل تیرے سچے بندے
جھوٹ ممکن جو ترا کہتے ہین وہ جھوٹی ہین آپ
تیری سچائی پہ مائل تیرے سچے بندے
ایسے جھوٹونکو توہین کا بھی ہیجل ملتا پاپ

جھوٹون نے جب تیرے جھوٹا بنا یکی جھوٹی باتون سے جھوٹی راہ نکالی تیرے سچے بندے صادق سچے مدایح محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تیری سچائی کی سچی غرض سے سچے مخبر صادق کی پہر وہی تیری سچی توفیق کے ساتھ سچی کمر ہمت باندھی جسکا سچا نتیجہ سچے عالم حقانی سچے فاضل ربانی سچے صاحب عرفان سچے مولٰنا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب رضا بریلوی کے سچے رسالہ عجالہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح سے حاصل جسکے ایک ایک سچے فقرے ایک ایک سچے جلے ہین تیری سچی ذات حق صفات کے سچائی شامل آپ ہین اوس سچی تالیف بیمثال کا قطعہ سال رقم کرتا ہون اور اپنے سچے خدا کی سچی خدائی کا سچا دم بھرتا ہون

مولٰنا مولوی رضا صاحب نے
مصرع سال تو بھی لکھدے مداح
کیا ہی سلطان کذب باری لکھا
ردّ امکان کذب باری لکھا
۱۳۰۷ھ

تمت

۱۰۱

انباریہ کی خبرگیری

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و مصلیاً و مسلماً و مستشہداً [illegible]

[illegible] بخش قادری برکاتی [illegible] مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی [illegible]

[illegible] رسالہ مطبع نظام الملک [illegible]

قول الطائفہ [illegible]

سبحان اللہ [illegible] عطیہ کریم [illegible] حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]

لطیفہ (۱) [illegible]

لطیفہ (۲) [illegible]

لطیفہ (۳) [illegible]

لطیفہ (۴) [illegible]

لطیفہ (۵) [illegible]

لطیفہ (۶) [illegible]

لطیفہ (۱۳) [illegible] کذب [illegible]

لطیفہ (۱۸) [illegible]

لطیفہ (۱۹) [illegible] امکان کذب [illegible]

لطیفہ (۲۰) [illegible]

[illegible]

لطیفہ ... اقول

[illegible]

لطیفہ ... اقول

[illegible]

صحت نامہ متن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۹	اما	اما	۳۴	۲۲	لاقدیر	التقدیر	۴۹	۲	آن	ان
۱۰	۱	جومعدوم	ومعدوم	۳۷	۲۱	یکذب	کذبا	۵۰	۷	گھائیون	گھانیون
۱۶	۱۹	ہاوی	ہادی	۴۰	۸	اوریاقص	اوناقص	۵۱	۱۲	باکہ	بلکہ
۲۱	۲۳	ہوگا اوسکا	ہوگا اسکا	۴۱	۱۲	جذاکا	خداکے	۵۴	۱۶	اللہ	للہ
۲۲	۹	محمول	محمولے	۴۲	۱۲	لعسالمین	خسرالذین	۵۶	۵	[illegible]	نکالنے کو
۲۴	۱۳	قال	محال	〃	۱۳	تشابہت قلوبہم	نعم القلوب تشابہت	۵۹	۷	[illegible]	[illegible]
〃	۱۸	معائدہ	معاند	۴۴	۱	وعیب	عیب	〃	۱۹	للاتصال	للانفصال
〃	۲۱	مانئے	نمانیے	〃	۲	گرامی	کرامی	۶۰	۸	سنتجر	منجر
〃	۲۲	جسے	سے	۴۶	۷	الاہ اخر	الاواخر	۶۲	۱۵	نقد	پرنقد
۲۸	۹	بیظہر	نفس بغیر	۴۸	۲۰	علماسئے	علماسئے	۶۹	۱۸	تبینن	متباین
۳۳	۱۶	بہ	[illegible]	۴۸	۱۶	لوازم	لوازم ذاتیہ	۷۹	۱۵	پہر	بیمہ

[illegible]

صحت نامہ حواشی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۹	۱۶	گیاکیا	کیا گیا
"	۱۷	کافی	کوئی
"	۲۱	جبھٹی	چھٹی
"	۲۳	کاستہ	کارستہ
۸۰	۱۹	مذاہب	مذہب
۸۲	۱۹	کفریات	کفریات
"	۲۳	کرون	کرون جو
۸۶	۱۰	غیر	وہ غیر
۹۰	۲۱	کہ ٹو اس ان سا	[illegible]
"	۲۲	یوار	بوار
۹۷	۴	گنگوہی	گنگوہ

صفحہ	حاشیہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۱	۳۴	پوسلے	بھی ہوسے
۹	۱	۱۷	تحقیق	تحقیق
"	۲	۱	المناقض الوجود	المناقض الوجود
۱۰	۱	۵	بالبس فیہا	بالیس فیہا
۲۲	۳	۴	او	اہ
"	۴	۳	کدو	کہ دو
۲۴	۴	۱	آن فر	اِن فر
"	۵۸	۶	صندا	صند ہا
"	"	۷	حل	من
۳۱	۱	۵۹	[illegible]	[illegible]
۳۵	۲	۲۳	بچہ جنی ہوی	بچہ جنی ہوتے
۳۶	۱	۴	مفتر	مفتری

صفحہ	حاشیہ	سطر	غلط	صحیح
۴۵	۵	۱۱	ما والله فواتہ	ذات باری کا حادث و مخلوق ہونا اور ... امام پر بھی لازم آیا یا نہیں ... لازم نہیں ہوتا ۱۲ منہ
۵۰	۱	۵	الاحاحۃ	الاحاطۃ
۵۲	۱	۲	دشی	وحشی
۶۲	۲	۵	فزادول	فسادول
"	۳	۴	رئیسان	عروسان
۶۶	۱	۳	تقویت	تقویت
۸۵	۱	۳۰	ہوکا	ہوکلام
۸۶	۲	۹	لاجبلہ	لاجلہ
"	"	۱۱	لیثنا	تشبثنا
۹۶	۲	۸	ضرورن	ضرورت

اشتہارات

بسم الله الرحمن الرحیم نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

اشتہار جلد اول

اس جلد کی عام قیمت ۴ر رئیس جلد پر فی جلد ۳ر پچاس یا زائد پر صرف ۲ر۔ محصول ڈاک ۱ر

اشتہار جلد دوم جسکے مدائح عالیہ اس کتاب کے ص ۹۴ سے ص ۹۹ تک جملاً مذکور ہوئے یعنی رسالہ تقدیس القدیر کا رد بینظیر اسکی قیمت بھی انشاء اللہ تعالی بلحاظ نفع مسلمین مناسب رکھی جائیگی۔ پوری تعیین طبع ہونے پر موقوف اسوقت اتنا کہہ سکتے ہین کہ غالباً ۵ر سے کم ہوگی اور پچاس جلد یا زائد پر چہارم تخفیف اور جو صاحب آخر شعبان ۴ھ تک ایک کارڈ پر درخواست خریداری ارسال فرمائینگے وہ ایک جلد پر بھی تخفیف پائینگے اور پیشگی تیس یا زائد جلدون کی درخواست پر ثلث کی کمی کتاب انشاء اللہ تعالی کم سے کم چار سو جلد کی درخواستین آجانے پر چھاپی جائیگی برادران دینی اپنے رب کی وجوب صدق کا سچا دم بھرنے والے اسکی تنزیہ و تسبیح پر جان قربان کرنے والے اگر اوسپر تہمت کذب تجویز کرنے والون کی جلد سرکوبی چاہین تو ارسال درخواست مین عجلت فرمائین واللہ الموفق ۞ **اشتہار رسالہ حج و زیارت** مکہ معظمہ کی ایک عالم امام